ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، باأثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

غزہ میں جاری سفاکیت اور نسل کشی روکنے کے لیے قابض اسرائیل پر دباؤ بڑھایا جائے: حماس

ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.01 Tuesday, 07 July 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۰۱)، بروز منگل، ۷ رجولائی، ۲۰۲۶ء، ۲۱ محرم الحرام، ۱۴۴۸ھ، ۸ صفحات

حماس کا غزہ کی انتظامیہ تحلیل کرنے کا اعلان

غزہ (ایجنسیاں): حماس نے پیر کے روز اعلان کیا ہے کہ اس نے غزہ میں اپنی ڈی فیکٹو حکومت کو تحلیل کر دیا ہے۔ یہ اقدام امریکہ کی حمایت یافتہ امن منصوبے کے تحت کیا گیا ہے، جس کا مقصد جنگ کے بعد غزہ کے انتظامی ڈھانچے کی تشکیل نو ہے۔

حماس کے مطابق وزارتیں اور ان میں کام کرنے والا عملہ اپنی ذمہ داریاں جاری رکھے گا، جبکہ تنظیم غزہ کے ان علاقوں میں سکیورٹی اور پولیسنگ کی نگرانی برقرار رکھے گی جواب بھی اس کے کنٹرول میں ہیں۔

امریکی بورڈ کا ردعمل

امن منصوبے کی نگرانی کے لیے قائم امریکی حمایت یافتہ ''بورڈ آف پیس'' نے حماس کے اعلان کا نوٹس لیتے ہوئے کہا کہ حتمی جائزہ وعدوں کے بجائے عملی اقدامات کی بنیاد پر لیا جائے گا، تاکہ غزہ کے عوام کی ضروریات پوری کی جاسکیں۔

اسرائیل کی جانب سے اس اعلان پر فوری ردعمل سامنے نہیں آیا۔ حماس کا الزام ہے کہ اسرائیل نے جنگ بندی کی متعدد شقوں کی خلاف ورزی کی ہے اور معاہدے کے دیگر نکات پر پیش رفت نہیں کی۔

انتظامی اختیارات کی منتقلی

غزہ میں حماس کے حکومتی میڈیا آفس کے سربراہ اسماعیل الثوابتہ نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا، ''حکومتی ایمرجنسی کمیٹی'' کے سربراہ مستعفی ہوگئے ہیں اور اس نگرانی کرنے والے ادارے کو باضابطہ طور پر تحلیل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ قدم طے شدہ انتظامات پر عمل درآمد اور غزہ کی انتظامی منتقلی کے عمل کو آسان بنانے کے لیے اٹھایا گیا ہے۔

امریکی حمایت یافتہ منصوبے کے تحت حکومتی نگرانی ''نیشنل کمیٹی فار دی ایڈمنسٹریشن آف غزہ'' کو منتقل کی جانی ہے، جو فلسطینی ٹیکنوکریٹس پر مشتمل ایک ادارہ ہے۔ اس کمیٹی کے سربراہ علی شعث نے کہا کہ 15 رکنی کمیٹی غزہ میں اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے کے لیے تیار ہے، تاہم اس کے لیے ضروری وسائل اور مناسب ماحول کی فراہمی ناگزیر ہے۔

جنگ اور انسانی صورتحال

ادھر غزہ میں جھڑپیں مکمل طور پر ختم نہیں ہوئیں۔ مقامی طبی حکام کے مطابق پیر کے روز اسرائیلی حملوں میں کم از کم پانچ افراد ہلاک ہوئے۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ جنگ بندی کے بعد کی کارروائیوں کا مقصد عسکریت پسندوں کے خطرات کو روکنا ہے۔ اسرائیلی فوج اس وقت غزہ کے 60 فیصد سے زائد حصے پر کنٹرول رکھتی ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم بینجمن نیتن یاہو کا کہنا ہے کہ یہ علاقے حفاظتی بفر زون کے طور پر استعمال کیے جا رہے ہیں اور اسرائیل غزہ سے انخلا کا ارادہ نہیں رکھتا۔ طویل جنگ کے نتیجے میں غزہ کی تقریباً 20 لاکھ آبادی شدید متاثر ہوئی ہے، جبکہ بڑی تعداد میں لوگ بے گھر ہو کر خیموں یا تباہ شدہ عمارتوں میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ مقامی حکام کے مطابق پیر کو غزہ سٹی کے تل الہوا علاقے میں ایک اپارٹمنٹ پر اسرائیلی فضائی حملے میں ایک میاں بیوی بھی ہلاک ہوگئے۔

طبی ذرائع کے مطابق غزہ کے جنوب میں خان یونس میں دو دیگر اسرائیلی حملوں میں مزید تین افراد مارے گئے اور کم از کم 20 زخمی ہوگئے۔

رپورٹس کے مطابق ایک حملہ بے گھر افراد کے خیمے پر کیا گیا، جبکہ دوسرا ایک گاڑی کو نشانہ بنا کر کیا گیا۔ زخمیوں کو قریبی ہسپتالوں میں منتقل کر دیا گیا ہے، جہاں بعض کی حالت تشویشناک بتائی جارہی ہے۔ اسرائیلی فوج کی جانب سے ان واقعات پر فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا۔ تاہم اسرائیل کا مؤقف رہا ہے کہ جنگ بندی کے باوجود اس کی کارروائیوں کا مقصد عسکریت پسندوں کے ممکنہ خطرات کو روکنا ہے۔ دوسری جانب فلسطینی حکام کا کہنا ہے کہ حملوں میں عام شہری مسلسل متاثر ہو رہے ہیں۔

یوکرین کے ڈھائی ہزار کلومیٹر دور روسی ریفائنری پر ڈرون حملے

ماسکو سے پیر چھ جولائی کو موصولہ نیوز ایجنسی روئٹرز کی رپورٹوں کے مطابق روسی صوبے مغربی سائبیریا کے گورنر ویتالی خوتسینکو نے بتایا کہ کئی برسوں سے جاری روسی یوکرینی جنگ میں کییف نے اپنے جنگی ڈرونز کے ساتھ انتہائی دور واقع روسی خطے اومسک میں کئی مقامات کو مسلح حملوں کا نشانہ بنایا۔

روئٹرز نے اس بارے میں اپنی رپورٹوں میں لکھا ہے کہ ان تازہ عسکری کارروائیوں کا شمار ان یوکرینی حملوں میں ہوتا ہے، جو کییف نے آج تک روس کے اندر طویل ترین فاصلے پر کیے ہیں۔ گورنر ویتالی خوتسینکو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹیلیگرام پر اپنی ایک پوسٹ میں لکھا کہ ان حملوں میں یوکرین کی طرف سے اومسک کے خطے میں" شمالی صنعتی مرکز " کہلانے والے علاقے میں کئی اہداف کو نشانہ بنایا گیا۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ روسی خطہ روس کی قزاقستان کے ساتھ سرحد کے قریب اور یوکرینی ریاستی علاقے سے تقریبا 2,700 کلومیٹر یا 1,700 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

ڈرون حملوں کے 'اثرات کا تدارک' جاری: اومسک کے گورنر خوتسینکو نے ٹیلیگرام پر لکھا کہ ان یوکرینی ڈرون حملے کے " اثرات کا تدارک " جاری ہے۔ بہت سوچ سمجھ کر استعمال کیے گئے ان الفاظ سے ان کی مراد یہ تھی کہ اومسک میں ان یوکرینی ڈرون حملوں سے ہونے والے نقصانات پر قابو پایا جارہا ہے۔ گورنر خوتسینکو نے کہا" ۔ ان حملوں کے نتائج کی وضاحت کی جارہی ہے اور ساتھ ہی روسی ایمرجنسی سروسز ان کے اثرات کے ازالے کے لیے بھی کوشاں ہیں۔ ''روس اپنے رقبے کے لحاظ سے اتنا بڑا ملک ہے کہ اس میں 11 ٹائم زونز ہیں اور یوکرین نے گزشتہ چند ماہ سے روس کے انتہائی اندر تک کے علاقوں، خاص کر آئل ریفائنریوں اور توانائی کی دیگر تنصیبات پر اپنے جو ڈرون حملے تیز تر کر رکھے ہیں، ان کے نتیجے میں کئی روسی علاقوں میں ایندھن کی شدید قلت بھی پیدا ہو چکی ہے۔

اومسک حملوں کے بارے میں یوکرینی موقف: یوکرین کی طرف سے روس میں سائبیریا کے علاقے میں گزشتہ رات اور آج پیر کی صبح جو ڈرون حملے کیے گئے، ان کے بارے میں کییف میں یوکرینی فوج کی اعلیٰ قیادت کی طرف سے کہا گیا کہ ان فضائی حملون میں اومسک کی ایک بڑی آئل ریفائنری کو نشانہ بنایا گیا۔ اومسک آئل ریفائنری کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ روس کی سب سے بڑی ریفائنری ہے، جو روسی یوکرینی سرحد سے تقریبا 2,500 کلومیٹر یا 1,553 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

حافظ سعید نے رچی تھی پہلگام حملے کی سازش

پہلگام حملہ کیس میں این آئی اے نے پاکستانی دہشت گرد تنظیم لشکر طیبہ کے بانی حافظ سعید کو بنایا ملزم

نئی دہلی: (ایجنسی) قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے پہلگام دہشت گردانہ حملے کے سلسلے میں پیر کو پاکستانی دہشت گرد اور لشکر طیبہ (ایل ای ٹی) کے بانی حافظ سعید کے خلاف ایک ضمنی چارج شیٹ داخل کی ہے۔ ایک سرکاری بیان کے مطابق، جموں کی این آئی اے کی خصوصی عدالت میں داخل کردہ ضمنی چارج شیٹ میں حافظ سعید کا نام ان کی ذاتی حیثیت کے ساتھ ساتھ کالعدم لشکر طیبہ وراس کی فرنٹ تنظیم، ٹی آر ایف کے سربراہ کے طور پر بھی شامل ہے۔ دہشت گرد حافظ سعید پر بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس)، 2023، اور غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1967 کی مختلف دفعات کے تحت الزام عائد کیا گیا ہے۔ سرکاری بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ این آئی اے نے ہندوستان کے خلاف جنگ چھیڑنے اور سرحد پار سے مبینہ طور پر رچی گئی مجرمانہ سازش سے متعلق الزامات بھی عائد کیے ہیں۔ ایک ہزار پانچ سو 97 صفحات کی چارج شیٹ میں توسیع کے طور پر دائر کی گئی، اس ضمنی چارج شیٹ میں پاکستان کی مبینہ سازش، حافظ سعید کے کردار، اور سائنسی تحقیقات اور وسیع زمینی سطح کی تصدیق کے ذریعے این آئی اے کے ذریعے جمع کیے گئے شواہد کی تفصیلات دی گئی ہیں۔

15 دسمبر 2025 کو داخل کی گئی اپنی سابقہ چارج شیٹ میں، این آئی اے نے پاکستانی دہشت گرد ہینڈلر ساجد جٹ، جولائی 2025 میں آپریشن مہادیو کے دوران مارے گئے تین دہشت گردوں اور دو گرفتار ملزمان کا نام لیا تھا۔ این آئی اے نے کالعدم لشکر طیبہ/ ٹی آر ایف کو حملے کی سازش، سہولت کاری اور اس کو انجام دینے میں مبینہ کردار کے لیے بھی چارج شیٹ کیا تھا۔ 22 اپریل 2025 کو جموں و کشمیر کے پہلگام میں دہشت گردانہ حملے میں پاکستان کے حمایت یافتہ دہشت گردوں نے سیاحوں کو نشانہ بنایا اور مذہب کی بنیاد پر ٹارگٹ کلنگ کی۔ اس حملے میں 25 سیاح اور ایک مقامی باشندہ ہلاک ہو گیا۔ یہ مقدمہ ابتدائی طور پر اننت ناگ ضلع کے پہلگام پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر نمبر 2025/25 کے طور پر درج کیا گیا تھا۔ جموں و کشمیر پولیس کی ابتدائی تحقیقات کے بعد وزارت داخلہ نے جانچ این آئی اے کو سونپ دی۔ این آئی اے نے کہا کہ NIA/JMU/2025/RC-02 کے تحت بڑی سازش اور ہندوستانی سرزمین پر دہشت گردی کو اسپانسر کرنے میں پاکستان کے مبینہ کردار کا پردہ فاش کرنے کے لئے تحقیقات جاری ہے۔

جلال آباد اب ہوا پرشورام پوری

یوگی حکومت کا ناموں کی تبدیلی کا سلسلہ جاری

لکھنؤ: (ایجنسی) اتر پردیش کی یوگی آدتیہ ناتھ حکومت نے شاہجہانپور ضلع کے تاریخی قصبے جلال آباد کا نام تبدیل کر کے پرشورام پوری رکھنے کی حتمی منظوری دے دی ہے۔ ریاستی کابینہ نے پیر کے روز اس تجویز کی توثیق کی، جس کے بعد نام کی تبدیلی کی سرکاری کارروائی مکمل ہونے کی راہ ہموار ہوگئی۔ اس سے قبل مرکزی وزارت داخلہ اس تجویز پر عدم اعتراض ظاہر کر چکی تھی۔ ریاستی حکومت کے مطابق جلال آباد کو ہندو روایت میں بھگوان پرشورام کی جنم بھومی کے طور پر مانا جاتا ہے اور یہاں ان سے منسوب ایک قدیم مندر بھی موجود ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اسی تاریخی اور مذہبی نسبت کی بنیاد پر شہر کا نام پرشورام پوری رکھنے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ یہ تجویز پہلے مقامی بلدیہ نے منظور کی، بعد ازاں ریاستی حکومت نے اسے مرکزی وزارت داخلہ کو بھیجا، جہاں سے منظوری ملنے کے بعد ریاستی کابینہ نے اسے حتمی شکل دے دی۔ تاریخی ریکارڈ کے مطابق جلال آباد تقریباً 1560 میں آباد ہوا تھا اور اس کا نام مغل شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کے نام پر رکھا گیا تھا۔

شہید آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی آخری رسومات

تہران میں تاریخی جلوسِ جنازہ کا آغاز ہوگیا

جلوسِ جنازہ تہران سے مہرآباد ہوائی اڈے تک جائے گا، جہاں سے تدفین کے اگلے مرحلے کے لیے انتظامات کیے جائیں گے، جلوس میں امریکہ اور اسرائیل سے بدلہ لینے کا مطالبہ مسلسل گونجتا رہا

تہران: (ایجنسی) ایران کے سابق سپریم لیڈر شہید آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی آخری رسومات کے سلسلے میں پیر کے روز تہران میں تاریخی جنازہ جلوس کا آغاز ہوگیا، دارالحکومت تہران کی سڑکوں پر مختلف مقامات پر لاکھوں افراد کی بڑی تعداد سابق سپریم لیڈر سید علی خامنہ ای کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے جمع ہے۔ سب سے بڑا ہجوم 'انقلاب اسکوائر' میں مرکوز ہے۔ اس چوک سے ایران کے اسلامی انقلاب کی یادیں وابستہ ہیں۔ اس تقریب کی مرکزی علامت اور اس کا نعرہ ہے: "ہمیں اٹھنا چاہیے۔" پیر 6 جولائی کو خامنہ ای کے قتل کا امریکہ اور اسرائیل سے بدلہ لینے کا مطالبہ مسلسل گونجتا رہا۔ یہ نعرے ایرانی عوام کی طرف سے لگائے جا رہے تھے۔ لوگوں کے ہاتھوں میں سرخ جھنڈے نظر آئے اور پوسٹرز میں خاص طور پر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو نشانہ بنایا گیا۔

ایرانی سرکاری میڈیا کے مطابق خامنہ ای کے قومی پرچم میں لپٹے تابوت کو ایک خصوصی گاڑی کے ذریعے تہران کی مرکزی شاہراہوں سے گزارا جارہا ہے۔ ان کے ساتھ ان اہل خانہ کے تابوت بھی موجود ہیں جو 28 فروری کو جنگ کے آغاز میں ہونے والے فضائی حملے میں جاں بحق ہوئے تھے۔ رپورٹس کے مطابق جنازہ جلوس تہران سے مہرآباد بین الاقوامی ہوائی اڈے تک جائے گا، جہاں سے تدفین کے اگلے مرحلے کے لیے انتظامات کیے جائیں گے۔ ایرانی حکام نے اس موقع پر غیر معمولی سکیورٹی انتظامات کیے ہیں۔

دارالحکومت کی متعدد اہم سڑکیں بند کر دی گئی ہیں، فضائی حدود پر پابندیاں عائد ہیں جبکہ کئی سرکاری و نجی ادارے بھی سوگ کی تقریبات کے باعث بند رکھے گئے ہیں۔

انڈونیشیا میں وزیر اعظم مودی کا شاندار استقبال

لڑاکا طیاروں نے فضائی حدود میں وزیر اعظم کے طیارے کو دیا اعزازی حصار

جکارتہ: (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی پیر کے روز انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتہ پہنچے، جہاں ان کا پرتپاک اور شاندار استقبال کیا گیا۔ انڈونیشیا کی فضائی حدود میں داخل ہوتے ہی انڈونیشیائی فضائیہ کے لڑاکا طیاروں نے وزیر اعظم کے خصوصی طیارے کو اعزازی حصار میں لے کر روایتی خیر مقدمی سلامی پیش کی۔ یہ وزیر اعظم مودی کے تین ملکی دورے کا پہلا مرحلہ ہے، جس کے بعد وہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کا بھی دورہ کریں گے۔ جکارتہ پہنچنے پر انڈونیشیا کے صدر پرابوو سوبیانتو نے وزیر اعظم نریندر مودی کا خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر روایتی ثقافتی رقص بھی پیش کیا گیا، جس کے ذریعے معزز مہمان کا استقبال کیا گیا۔

ایکٹ ایسٹ پالیسی اور مہاساگر وژن کو ملے گی تقویت: روانگی سے قبل جاری اپنے بیان میں وزیر اعظم مودی نے کہا تھا کہ انڈونیشیا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کا یہ دورہ بھارت کے ان اہم شراکت دار ممالک کے ساتھ تعلقات کو مزید مضبوط کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ انڈونیشیا، Regions کا مقصد سمندری خطے میں سلامتی، استحکام اور ہمہ گیر ترقی کو فروغ دینا ہے۔

جامع اسٹریٹجک شراکت داری

کو مزید فروغ: وزیر اعظم مودی 6 سے 8 جولائی تک صدر پرابوو سوبیانتو کی دعوت پر انڈونیشیا کے دورے پر ہیں۔ مئی 2018 میں دونوں ممالک کے تعلقات کو جامع اسٹریٹجک شراکت داری کی سطح تک بلند کیے جانے کے بعد یہ وزیر اعظم مودی کا پہلا دوطرفہ دورہ اور مجموعی طور پر ان کا چوتھا دورۂ انڈونیشیا ہے۔ اس دوران وہ بھارتی برادری سے ملاقات کریں گے اور صدر پرابوو سوبیانتو کے ہمراہ یوگیا کارتا میں واقع پرمبانن مندر کا بھی دورہ کریں گے، جو یونیسکو کے عالمی ثقافتی ورثے میں شامل ہے اہم معدنیات کے شعبے میں تعاون بھی مذاکرات کا اہم موضوع ہوگا۔ انڈونیشیا دنیا کے تقریباً 21 فیصد نکل کے ذخائر کا مالک ہے اور تانبے، باکسائٹ اور ٹن کی پیداوار میں بھی عالمی سطح پر نمایاں مقام رکھتا ہے۔ وزیر اعظم مودی کی آمد سے قبل انڈونیشیا میں مقیم بھارتی برادری کے افراد نے اس دورے کا خیر مقدم کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ اس سے کان کنی، توانائی، بنیادی ڈھانچے اور جدید ٹیکنالوجی سمیت مختلف شعبوں میں دونوں ممالک کے درمیان تعاون کو نئی رفتار ملے گی۔ مشقوں، دفاعی صنعت میں تعاون اور برہموس میزائل کی فروخت جیسے اقدامات سے دفاعی تعلقات مزید مضبوط ہوئے ہیں۔ انڈونیشیا اس وقت آسیان خطے میں بھارت کا دوسرا بڑا تجارتی شراکت دار ہے۔ مالی سال 26-2025 کے دوران دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تجارت کا حجم 78.24 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گیا، جبکہ 130 سے زائد بھارتی کمپنیاں انڈونیشیا میں مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری کر رہی ہیں۔ دونوں رہنماؤں کے درمیان

''خون کا بدلہ خون: ٹرمپ اور نیتن یاہو کو قتل کرو''

شہید خامنہ ای کی سوگ کی مرکزی تقریب کے دوران نعرے بازی، عوام کی بڑی تعداد نے امریکا اور اسرائیل سے انتقام لینے کے مطالبات کیے

تہران: (ایجنسی) ایران کے شہید سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی نماز جنازہ اور سوگ کی مرکزی تقریب کے دوران امریکا اور اسرائیل کے خلاف شدید نعرے بازی کی گئی۔

عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو قتل کرنے کی کھلی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم اپنے رہبر کے قاتل کو قتل نہ کریں تو یہ ہمارے لیے باعثِ شرم ہوگا۔ نماز جنازہ میں شریک لاکھوں سوگوار سیاہ لباس میں ملبوس تھے اور ایران کے پرچموں کے ساتھ ایسے بینرز اور پوسٹر بھی اٹھائے ہوئے تھے جن پر ڈونلڈ ٹرمپ اور اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کو قتل کرنے کے مطالبات درج تھے۔

نماز جنازہ کے جلوس کی گزرگاہوں پر بھی دیواروں اور چوراہوں پر بھی ٹرمپ اور نیتن یاہو کے قتل کے مطالبے پر مبنی بینرز آویزاں تھے اور جابجا امریکا مردہ باد، اسرائیل مردہ باد کے نعروں کی چاکنگ بھی ہوئی تھی۔

نماز جنازہ کی مرکزی تقریب کی میزبانی کرنے والے ایرانی شاعر محمد رسولی نے اجتماع سے خطاب میں امریکا مردہ باد اور اسرائیل مردہ باد کے پرجوش نعرے بھی لگوائے۔ انھوں نے مجمع سے سوال کیا کہ دنیا کا سب سے بڑا بدبخت انسان (ٹرمپ) اب تک زندہ کیوں ہے؟" اس پر شرکا نے بھرپور نعرے بازی کی۔ بعد ازاں انھوں نے کہا کہ جس شخص نے میرے امام کو قتل کیا، اسے کیوں نہ مارا جائے؟ اگر ہم اپنے رہبر کے قاتل کو قتل نہ کریں تو یہ ہمارے لیے شرم کی بات ہوگی۔

یہ پہلا موقع قرار دیا جارہا ہے کہ خامنہ ای کی آخری رسومات کے دوران کسی سرکاری تقریب میں ٹرمپ کی جان لینے کی اس قدر براہ راست بات کی گئی۔ اسی طرح نماز جنازہ میں شریک عوام کی بڑی تعداد نے امریکا اور اسرائیل سے انتقام لینے کے مطالبات کیے۔

ایک نوجوان غلام رضا صابونی نے کہا کہ وہ ہمارے امام کو قتل کر گئے اب ہمیں بھی ان کے رہنما ٹرمپ کو قتل کرنا چاہیے۔ یاد رہے کہ بغداد میں 2020 کو ایرانی جنرل قاسم سلیمانی کی امریکی حملے میں شہادت کے بعد سے امریکی صدر کو ایران کی جانب سے قتل کرنے کی دھمکیاں دی جارہی تھیں۔

ونیش پھوگاٹ معاملہ

دو ہفتوں میں فیصلہ سنانے کا حکم

نئی دہلی: (ایجنسی) دہلی ہائی کورٹ نے پیر کو ریسلنگ فیڈریشن آف انڈیا (ڈبلیو ایف آئی) کو ہدایت دی کہ وہ پہلوان ونیش پھوگاٹ کے خلاف بدانتظامی اور اینٹی ڈوپنگ قوانین کی مبینہ خلاف ورزیوں پر جاری شوکاز نوٹس پر دو ہفتوں کے اندر فیصلہ کرے۔ جسٹس سورنا کانتا شرما نے ونیش پھوگاٹ کی عرضی نمٹا دی، جس میں انہوں نے شوکاز نوٹس کے ساتھ ساتھ ڈبلیو ایف آئی کی انتخابی پالیسی اور سرکلر کو بھی چیلنج کیا تھا۔ فیڈریشن کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ ایشیائی کھیلوں کے انتخابی ٹرائلز میں شرکت سے متعلق ان کی شکایت اب غیر مؤثر ہو چکی ہے۔ ڈبلیو ایف آئی کے وکیل نے عدالت کو یقین دلایا کہ شوکاز نوٹس پر فیصلہ کر دیا جائے گا، جس کے بعد عدالت نے عرضی نمٹا دی۔ عدالت نے حکم دیا، "9 مئی کے شوکاز نوٹس پر دو ہفتوں کے اندر فیصلہ کیا جائے اور اس کی اطلاع درخواست گزار اور عدالت دونوں کو دی جائے۔" فیڈریشن کے وکیل نے بتایا کہ شوکاز نوٹس پر فیصلہ کرنے سے پہلے ونیش پھوگاٹ کو ذاتی طور پر سنا جائے گا۔

سری لنکا کی جیل میں ہنگاموں کے دوران کم از کم 23 افراد ہلاک

غزہ میں جاری سفاکیت اور نسل کشی روکنے کے لیے قابض اسرائیل پر دباؤ بڑھایا جائے: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے ثالثوں، عرب اور اسلامی ممالک سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قابض اسرائیل پر اپنے دباؤ میں اضافہ کریں تا کہ غزہ میں صیہونی سفاکیت کا سلسلہ بند ہو سکے، جو ہمیشہ کے لیے قابض دشمن اور اس کے حامیوں کی پیشانی پر بدنمائی کا داغ رہے گا۔ حماس نے پیر کے روز جاری کردہ اپنے ایک بیان میں کہا کہ جس وقت وہ اور دیگر فلسطینی دھڑے جنگ بندی کے معاہدے کو مستحکم کرنے اور اس کی شقوں پر عمل درآمد کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں، عین اسی وقت قابض دشمن کی مجرمانہ قتل گاہ اپنے جارحانہ کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ آج صبح سے جاری بربریت کے نتیجے میں چھ شہری شہید اور بیس سے زائد زخمی ہو چکے ہیں، یہ خونی منظر نامہ نسل کشی کے جاری رہنے اور قابض حکومت کے معاہدے کے تحت اپنی تمام تر ذمہ داریوں سے انحراف کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ حماس نے ثالثوں اور 'کونسل برائے امن' کو غزہ میں ہمارے عوام کے خلاف اس خوفناک قتل و غارت کے جاری رہنے کا براہ راست ذمہ دار ٹھہرایا ہے، خاص طور پر اس وقت جب نسل کشی کو روکنے کے لیے حقیقی کوششوں کا فقدان ہے، جسے مجرمِ جنگ نجمن نیتن یاہو کی حکومت کسی رکاوٹ یا نتائج کی پرواہ کیے بغیر انجام دے رہی ہے۔ قابض اسرائیل کی افواج غزہ کی پٹی میں فضائی اور توپ خانے کی گولہ باری کے ذریعے جنگ بندی کے معاہدے کی مسلسل خلاف ورزی کر رہی ہیں۔ یہ کارروائیاں بے گھر افراد کے ٹھکانوں کو نشانہ بنا کر کی جا رہی ہیں، اس کے ساتھ 'یلو لائن' کے اندر تباہی اور عمارتوں کو بارود سے اڑانے کا سلسلہ جاری ہے، جبکہ سامان کی ترسیل، انسانی امداد اور سفر پر پابندیاں بھی بدستور برقرار ہیں۔ وزارت صحت کے اعداد و شمار کے مطابق، دس اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی شروع ہونے کے بعد سے اب تک شہداء کی تعداد 1072 تک پہنچ گئی ہے، جبکہ 3463 شہری زخمی ہوئے ہیں۔ 799 افراد کی لاشیں ملبے سے نکالی گئی ہیں۔ سات اکتوبر سنہ 2023ء کو شروع ہونے والی اس سفاکیت کے بعد سے مجموعی طور پر 73098 افراد شہید اور 173571 شہری زخمی ہو چکے ہیں، جو کہ غزہ پر قابض اسرائیل کی مسلسل جارحیت کی بھاری انسانی قیمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

غزہ میں شہری دفاع کی ٹیموں نے الصبرہ سے 8 شہداء کی باقیات نکال لیں

غزہ شہر میں شہری دفاع کی ٹیموں نے نسل کشی کی جاری جنگ کے دوران قابض اسرائیل کی جانب سے تباہ کیے گئے الصبرہ محلے میں ایک گھر کے ملبے تلے سے 8 شہداء کی باقیات نکال لی ہیں۔

شہری دفاع نے ایک پریس بیان میں وضاحت کی کہ ان کی ٹیموں نے غزہ شہر کے جنوب میں واقع الصبرہ کے علاقے میں 'الصفدی' خاندان کے گھر کے ملبے تلے لاپتہ ہونے والے 8 شہداء کی لاشیں اور باقیات نکالنے کا کام مکمل کر لیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ٹیمیں اسی علاقے میں 'جاد اللہ' خاندان کے تباہ شدہ گھر کے ملبے تلے لاپتہ ہونے والے دیگر شہداء کی تلاش جاری رکھنے کے لیے روانہ ہو گئی ہیں۔ شہری دفاع کی ٹیمیں ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کے تعاون سے نویں روز بھی ملبے تلے سے شہداء کی باقیات نکالنے کا مشن جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یاد رہے کہ ٹیموں نے گذشتہ ہفتے بروز ہفتہ الصبرہ محلے میں 'الماسہ' عمارت کے ملبے سے 6 شہداء کی باقیات نکالی تھیں۔ تلاش اور بازیابی کرنے والی ٹیموں کو وسائل کی کمی، قابض فوج کی مسلسل فوجی کارروائیوں اور کچھ ایسی جگہوں پر لاشوں کی موجودگی کے باعث شدید مشکلات کا سامنا ہے جہاں پہنچنا ناممکن ہے۔ غزہ کی پٹی میں وزارت صحت کے آج جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق، 11 اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کے بعد سے اب تک ملبے تلے سے 799 لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔ فلسطینی مرکزی ادارہ برائے شماریات کے اندازوں کے مطابق، غزہ کی پٹی میں اب بھی تقریباً 11 ہزار افراد لاپتہ ہیں، اور یہ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ان میں سے ایک بڑی تعداد ان شہداء کی ہے جن کی لاشیں اب تک نہیں نکالی جا سکیں۔

کولمبو: سری لنکا کے دارالحکومت کولمبو کے نواح میں واقع ایک جیل میں اتوار کی شام ہونے والے پرتشدد ہنگاموں کے دوران کم از کم 19 قیدی اور 4 جیل اہلکار ہلاک ہو گئے۔

نیگومبو اسپتال کی ڈائریکٹر پشپا گاملاتھ نے فرانسیسی خبر رساں ایجنسی (AFP) کو بتایا کہ ہنگاموں کے بعد 100 سے زائد زخمی قیدیوں کو اسپتال منتقل کیا گیا۔ حکام کے مطابق جھڑپوں کا آغاز اس وقت ہوا جب تقریباً 10 ہزار قیدیوں پر مشتمل جیل میں منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث دو حریف گروہوں کے درمیان تصادم شروع ہو گیا۔ ایک پولیس اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر اے ایف پی کو بتایا، صورتحال مکمل طور پر قابو سے باہر ہو گئی تھی، اور ہنگاموں پر قابو پانے کی کوشش کے دوران چار جیل اہلکار ہلاک ہو گئے۔ اسپتال کی ڈائریکٹر کے مطابق بعض ہلاک اور زخمی افراد کو گولیاں بھی لگی تھیں۔ صورتحال پر قابو پانے کے لیے پولیس کی خصوصی فورس کے دستے طلب کیے گئے، تاہم وہ جیل کے احاطے میں داخل نہیں ہوئے، جبکہ قیدیوں کے اہل خانہ کی بڑی تعداد جیل کے باہر جمع رہی۔

یاد رہے کہ دسمبر 2020 میں بھی سری لنکا کی ایک جیل میں کووڈ-19 وبا کے دوران ہونے والی بغاوت میں 11 افراد ہلاک اور 117 زخمی ہوئے تھے، جس کے بعد حکومت نے سیکڑوں قیدیوں کو رہا کر دیا تھا۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اتوار تک سری لنکا کی جیلوں میں 41 ہزار 250 قیدی موجود تھے، جو ملک کی جیلوں کی مجموعی گنجائش سے تقریباً چار گنا زیادہ ہیں۔

اسرائیلی زندانوں میں قید غزہ کے 17 شہری رہائی کے بعد تشویشناک حالت میں ہسپتال منتقل

غزہ: قابض اسرائیلی حکام نے غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے 17 اسیران کو رہا کر دیا ہے، جنہیں مختلف مدتوں تک قابض صیہونی عقوبت خانوں میں قید رکھا گیا تھا۔

مقامی ذرائع نے بتایا کہ رہا ہونے والے اسیران ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کی ٹیموں کے ذریعے جنوبی غزہ کی پٹی کے شہر خانیونس میں واقع ناصر ہسپتال لائے گئے۔ ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی نے تصدیق کی کہ اس نے 17 قیدیوں کی رہائی کے عمل میں سہولت فراہم کی اور فلسطینی ریڈ کراس کی ٹیموں کے ساتھ ہم آہنگی کے ذریعے انہیں کرم ابو سالم گزرگاہ سے غزہ کی پٹی میں منتقل کیا۔ رہا ہونے والے اسیران کی فہرست میں زکریا بلال عید ابولبدہ اور موسیٰ عادل موسیٰ الشاعر (خانیونس)، خالد حسن علی ابوغرابہ (دیر البلح)، عماد رمضان عمر اشتیوی (غزہ شہر کا علاقہ زیتون)، محمد عبداللہ محمد البشیتی اور یوسف عبد اللہ محمد البشیتی (مغازی کیمپ) شامل ہیں۔ اس فہرست میں غزہ شہر کے الشاطئ کیمپ سے تعلق رکھنے والے رائد محمد سعید ابو ریالہ، محمود اسماعیل عبد الغفار ججوح اور امین بہجت محمد ابو عودہ بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ الزوایدیہ کے علاقے سے رمضان اسامہ سلیم ابو عمر، نمر مازن احمد القرعان، ضیاء حازم احمد القرعان، جمعہ مازن احمد القرعان اور زہیر احمد جمعہ القرعان بھی رہا ہونے والوں میں شامل ہیں۔ ریڈ کراس کے ذریعے ناصر ہسپتال پہنچنے والوں میں الشجاعیہ محلے سے معتز ایمن محمود الحلو، غزہ شہر سے محمد جہاد جزاع الصوفی اور شمالی غزہ سے حمادہ یاسر عبد البن شامل ہیں۔ 17 اسیران کی رہائی کے بعد، غزہ کے محکمہ صحت کے پاس موجود سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، 'طوفانِ احرار' معاہدے کے تمام مراحل مکمل ہونے کے بعد سے اب تک رہا ہونے والے اسیران کی کل تعداد 467 تک پہنچ گئی ہے۔ قابض فوج وقفے وقفے سے غزہ کے محدود تعداد میں اسیران کو رہا کرتی رہتی ہے، جن میں سے اکثر کے جسموں پر قابض صیہونی عقوبت خانوں کے اندر گزارے گئے انتہائی ظالمانہ حالات کے نتیجے میں تشدد اور شدید تھکاوٹ کے نشانات نمایاں ہوتے ہیں۔ کمیشن برائے امور اسیران اور کلب برائے اسیران کے اعداد و شمار کے مطابق، قابض اسرائیل کی جیلوں میں قید اسیران کی تعداد 9600 سے تجاوز کر چکی ہے، جن میں غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے تقریباً 1250 افراد شامل ہیں جنہیں 'غیر قانونی جنگجو' قرار دیا گیا ہے، اس کے علاوہ 90 خواتین اسیران اور تقریباً 350 بچے بھی جیلوں میں قید ہیں۔

صومالیہ کی تمام اراضی پر اس کی خود مختاری باور کراتے ہیں: سعودی عرب

ریاض: سعودی عرب نے بین الاقوامی آبی گزرگاہوں کی سکیورٹی اور وہاں جہاز رانی کی آزادی کو یقینی بنانے کے لیے تمام تر کوششیں بروئے کار لانے پر زور دیا۔ مملکت کا یہ موقف سعودی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان کو ان کے صومالی ہم منصب عبدالسلام عبدی علی کی جانب سے موصول ہونے والی ایک فون کال کے دوران سامنے آیا۔ گفتگو میں دو طرفہ تعلقات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سعودی وزارت خارجہ کے ایک بیان کے مطابق مملکت پہلے بھی صومالیہ کے اتحاد سے متصادم متوازی ادارے مسلط کرنے کی کسی بھی کوشش کو مسترد کرنے کا اظہار کر چکی ہے، تا کہ صومالیہ کے قانونی ریاستی اداروں کی حمایت اور اس کے برادر عوام کے استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کیا جا سکے۔

اسرائیلی پولیس افسر نے فلسطینی شہریوں کی گاڑی میں سٹن گرینیڈ پھینک دیا، فوٹیج وائرل

تل ابیب: بیت المقدس کے قلندیہ کیمپ کے قریب ایک اسرائیلی فوجی افسر نے فلسطینیوں کی گاڑی پر سٹن گرینیڈ پھینک دیا۔ اسرائیلی ویب سائٹ ہارٹز نے بتایا کہ خوفناک فوٹیج میں عین وہ لمحہ قید ہو گیا جب

فوجی نے گرینیڈ گاڑی میں سوار افراد کے درمیان پھینک کر دروازہ بند کر دیا۔ مزید معلومات کے مطابق مذکورہ افسر کو تادیبی کارروائی کا سامنا ہے کہ اس نے اپنا کام "طریقہ کار کے مطابق نہیں" کیا اور پولیس افسران کی تحقیقات کے لیے وزارت انصاف کا محکمہ اس کیس کو دیکھ رہا ہے۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ افسر کو اندر موجود لوگوں سے یہ کہتے ہوئے سنا جا سکتا ہے، "منہ بند کرو، تم کس سے ایسی بات کر رہے ہو؟" اس وقت افسر کار میں دستی بم پھینکتے ہوئے نظر آتا ہے، پھر ایک مسافر دوسرے دروازے سے نکل کر بھاگ جاتا ہے جبکہ ڈرائیور اندر پھنس جاتا ہے۔ سٹن گرینیڈ کا استعمال مظاہروں کے دوران مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ لیبر پارٹی کے رکن ایم کے ناما لازیمی نے حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا، یہ اس بات کی "ایک تکلیف دہ یاد دہانی تھی جو مغربی کنارے میں برسوں سے ہو رہا ہے اور جو سبکدوش ہونے والی حکومت کے تحت شدت اختیار کر گیا ہے۔ بے لگام تشدد اور اخلاقی حدود کا خاتمہ۔" رپورٹ میں ان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا، "ایک ریاست ایسی ہی نظر آتی ہے جب اس کے اصول بکھر جائیں۔ جب کوئی حد نہیں ہوتی اور ہر چیز کی اجازت ہوتی ہے تو تشدد صرف بڑھتا اور پھیلتا ہے۔"

روسی عملہ جولائی کے وسط سے ایران کے بوشہر جوہری پلانٹ میں واپس آ جائے گا، انٹرفیکس

ماسکو: روس کی سرکاری جوہری کارپوریشن روس ایٹم کے سربراہ نے پیر کو بتایا ہے کہ وہ جولائی کے وسط سے ایران کے بوشہر جوہری پاور پلانٹ میں عملے کو واپس بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے، انٹرفیکس نیوز ایجنسی نے بتایا۔ امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران کے خلاف 28 فروری کو جنگ شروع ہو جانے کے بعد روس ایٹم نے اپنے سینکڑوں کے عملے کو وہاں سے نکال لیا تھا۔ یہ بوشہر میں دو نئے یونٹ بنا رہی ہے۔

"25 فلسطینی اسیران قابض اسرائیل کے عقوبت خانوں میں ربع صدی سے زائد عرصہ گزار چکے"

غزہ: فلسطین سینٹر فار پریزنرز سٹڈیز نے تصدیق کی ہے کہ 25 فلسطینی اسیران ربع صدی (25 سال) سے زائد عرصے سے مسلسل قابض اسرائیل کے عقوبت خانوں میں قید ہیں، جبکہ انسانی حقوق اور عوامی حلقوں کی جانب سے ان کی فوری رہائی کا مطالبہ زور پکڑ رہا ہے، کیونکہ انہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ سلاخوں کے پیچھے گزار دیا ہے۔

مرکز نے اپنے جاری کردہ بیان میں وضاحت کی کہ ان اسیران میں 8 ایسے قیدی شامل ہیں جو اوسلو معاہدے پر دستخط سے قبل گرفتار کیے گئے تھے، جنہیں اسیر تحریک میں 'قدیم اسیران' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ان میں سے کم ترین عرصہ قید گزارنے والے اسیر نے 34 سال مکمل کر لیے ہیں، جبکہ کچھ اسیران 40 سال سے زائد عرصے سے قید میں ہیں۔

بیان میں ان اسیران کو درپیش انسانی کرب کی شدت کو اجاگر کیا گیا ہے، جس کے مطابق ان میں سے بیشتر نے اپنی طویل قید کے دوران اپنے خاندان کے درجنوں قریبی رشتہ داروں کو کھو دیا ہے، جن میں والدین، اولاد اور بیویاں شامل ہیں، مگر قابض صیہونی عقوبت خانوں کی انتظامیہ نے انہیں آخری بار دیکھنے یا ان کی تجہیز و تکفین میں شرکت کرنے کی اجازت نہیں دی۔

مرکز نے نشاندہی کی کہ یہ اسیران دہائیوں پر محیط قید کے نتیجے میں دائمی اور خطرناک بیماریوں کا شکار ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں منظم طبی غفلت کی پالیسی کا سامنا ہے۔ مرکز نے تصدیق کی کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء کے بعد سے تشدد، ہراسانی اور حراستی حالات میں سختی کے باعث ان کی صحت مزید تیزی سے بگڑی ہے۔

بیان میں بتایا گیا ہے کہ ان اسیران میں سے متعدد کی عمریں 70 سال سے تجاوز کر چکی ہیں اور وہ ضروری علاج اور طبی دیکھ بھال سے محروم ہونے کے باعث انتہائی تشویشناک صحت کی حالت کا سامنا کر رہے ہیں۔ مرکز نے مزید کہا کہ اسیران کی مشکلات ان کی رہائی پر ختم نہیں ہوتیں، کیونکہ کئی سابق اسیران اپنی آزادی کے مختصر عرصے بعد ہی قید کے دوران لگنے والی بیماریوں کی وجہ سے انتقال کر گئے، جن میں تازہ ترین مثال سابق اسیر ماہر یونس کی ہے، جنہوں نے رہائی کے بعد انتقال سے قبل 40 سال قید میں گزارے تھے۔

حماس تنظیم کی صدارت کے لیے دوبارہ پولنگ، خلیل الحیہ اور خالد مشعل کے بیچ سخت مقابلہ

غزہ (ایجنسیاں): فلسطینی تنظیم حماس کے سیاسی دفتر کی صدارت کے انتخابات اپنے حتمی مراحل میں داخل ہو چکے ہیں۔ خصوصی ذرائع نے "العربیہ ڈاٹ نیٹ" کے لیے انکشاف کیا ہے کہ یہ مقابلہ غزہ کی پٹی میں حماس کے سربراہ خلیل الحیہ اور سیاسی دفتر کے سابق سربراہ خالد مشعل کے درمیان جاری ہے۔ پہلے مرحلے میں کوئی بھی امیدوار فیصلہ کن کامیابی حاصل نہیں کر سکا تھا، جس کے بعد دوبارہ پولنگ کروانا پڑی۔

ذرائع نے بتایا کہ جنگ کے جاری رہنے اور شرکاء کو نشانہ بنائے جانے کے خدشات کے پیش نظر، غزہ کی پٹی کے اندر سخت سکیورٹی اور خفیہ اقدامات کے ساتھ انتخابی عمل دوبارہ شروع کیا گیا ہے۔ یہاں تنظیم نے ووٹنگ کی غیر معمولی حکمت عملی اختیار کی ہے تا کہ رائے دہی کی رازداری اور ووٹرز کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکے۔

ذرائع نے مزید کہا کہ دوبارہ پولنگ کا عمل غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے میں جاری ہے، جس کے بعد یہ عمل بیرونی حلقوں میں تنظیم کے تنظیمی ڈھانچوں تک منتقل ہوگا... اور حتمی نتائج کی منظوری اور نئے سربراہ کے سرکاری اعلان سے قبل یہ عمل مکمل کیا جائے گا۔

ذرائع نے تصدیق کی کہ تنظیم تمام انتخابی مراحل کی تکمیل سے پہلے نئے سربراہ کے نام کا اعلان نہیں کرے گی، جبکہ عبوری دور میں ایک عارضی قیادت کمیٹی حماس تنظیم کے معاملات چلا رہی ہے۔

انتخابات کے متوازی ذرائع نے وضاحت کی کہ عز الدین الحداد کے قتل کے بعد سیاسی دفتر کے رکن علی العامودی فی الحال غزہ کی پٹی میں تنظیم کی قیادت سنبھال رہے ہیں۔ وہ پٹی کے اندر سیاسی اور عسکری معاملات کے اولین انتظامی ذمہ دار بن چکے ہیں۔

ذرائع کے مطابق العامودی تنظیم کے اندر ایران کے قریب ترین نمایاں شخصیات میں شمار ہوتے ہیں اور تنظیمی طور پر خلیل الحیہ کے نائب کا عہدہ رکھتے ہیں، نیز وہ غزہ کی پٹی میں تنظیمی ڈھانچے کے اندر وسیع اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔

ذرائع نے واضح کیا ہے کہ غزہ کی پٹی کے اندر تنظیم کی قیادت میں کی گئی حالیہ تنظیمی تبدیلیوں نے خلیل الحیہ کے قریبی دھڑے کے اثر و رسوخ کو مضبوط کیا ہے۔ اس سے داخلی اندازوں کے مطابق سیاسی دفتر کی صدارت جیتنے کے ان کے امکانات بڑھ گئے ہیں، اگرچہ مقابلہ جاری ہے اور اب تک کوئی سرکاری نتائج جاری نہیں کیے گئے۔

مبصرین کا خیال ہے کہ انتخابات کے نتائج آنے والے مرحلے میں حماس تنظیم کے رجحانات کا ایک اہم اشارہ ہوں گے، خواہ وہ سیاسی تعلقات اور مذاکرات کے معاملے کے انتظام کے حوالے سے ہو یا جنگ کے بعد تنظیم کے ڈھانچے کو دوبارہ ترتیب دینے کے حوالے سے، تاہم کوئی بھی حتمی نتیجہ پولنگ کے سرکاری اعلان تک مشروط ہے۔

لبنان کے شہر نبطیہ میں اسرائیلی فضائی حملے کے نتیجے میں 4 افراد شہید

بیروت: جنوبی لبنان کے ضلع نبطیہ کے قصبے 'نبطیہ الفوقا' میں ایک گاڑی کو نشانہ بنانے والے اسرائیلی فضائی حملے میں چار افراد شہید ہو گئے۔ نیشنل نیوز ایجنسی کے مطابق، 'نبطیہ الفوقا' میں 'یوسف شموں' سرکاری سکول کی پرنسپل اسپرانزا غندور، اپنی والدہ، اپنی غیر ملکی ملازمہ اور ایک شامی کارکن کے ہمراہ قصبے میں واقع اپنے خاندانی گھر کا معائنہ کرنے گئی تھیں۔ واپسی کے دوران، دار المعلمین (ٹیچرز ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ) کے قریب ایک اسرائیلی ڈرون نے ان کی

گاڑی کو ایک گائیڈڈ میزائل سے نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں وہ سب کے سب موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ اسی دوران اسرائیلی ڈرونز نے 'نبطیہ الفوقا' اور 'کفر تبنیت' قصبوں پر مزید دو فضائی حملے کیے۔ ایک اور پیش رفت میں جنوبی لبنان میں المیادین کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ قابض اسرائیلی فوج نے بنت جبیل شہر اور اس کے ضلع کے قصبے 'کونین' میں دو الگ الگ دھماکوں کے ذریعے عمارتوں کو تباہ کر دیا۔ قابض اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی کی خلاف ورزیاں جاری ہیں، جس میں جنگی طیاروں اور ڈرونز کے ذریعے فضائی حملے، شہریوں پر کواڈ کاپٹر سے بم گرانا، توپ خانے کی گولہ باری اور دیہاتوں میں بارودی سرنگوں کے ذریعے تباہی مچانا شامل ہے۔ ان کارروائیوں سے وسیع پیمانے پر تباہی ہوئی ہے، جس کی سب سے بڑی مثال 'مجدل زون' قصبے میں کیا گیا دھماکہ ہے جس نے پورے قصبے کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ یہ حملے ایسے وقت میں ہو رہے ہیں جب لبنان اور قابض اسرائیل کی حکومتوں نے گذشتہ ماہ واشنگٹن میں امریکی ثالثی میں ایک 'فریم ورک معاہدے' پر دستخط کیے تھے۔ دوسری جانب، لبنان میں 'اسلامی مزاحمت' (حزب اللہ کا عسکری ونگ) نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ وہ اسرائیلی خلاف ورزیوں پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ اسے اپنے وطن اور اپنے عوام کے دفاع کا حق حاصل ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

چین کا نیا قومی یکجہتی قانون اور اقلیتوں کی شناخت مٹانے کی کوشش

اسد مرزا

مارچ 2026 میں چین کی نیشنل پیپلز کانگریس کی جانب سے "قومی یکجہتی اور ترقی کے فروغ کے قانون" کی منظوری اور جولائی میں اس کا نفاذ، ماؤ کے بعد کی چینی نسلی پالیسی کے باضابطہ خاتمے کی علامت ہے۔ دہائیوں تک، 1984 کے علاقائی نسلی خودمختاری کے قانون نے ایک ایسا نام نہاد فریم ورک فراہم کیا جو بظاہر اقلیتی زبانوں، روایات اور انتظامی خودمختاری کا تحفظ کرتا تھا اور اکثریتی ہان قوم پرستی کے غلبے کے خلاف متنبہ کرتا تھا۔ 2026 کا یہ نیا قانون اس موقف کو یکسر بدل دیتا ہے اور علاقائی خودمختاری کی جگہ "چینی قوم کے لیے برادری کا ایک مضبوط احساس پیدا کرنے" (minzu Zhonghua) کے حکم کو نافذ کرتا ہے۔

یہ قانون قانونی طور پر ان پالیسیوں کو نافذ کرتا ہے جنہیں ماہرین "دوسری نسل کی نسلی پالیسیاں" کہتے ہیں، جن کا مرکز ذیلی اور اقلیتی شناختوں کو کمیونسٹ پارٹی (CCP) کی ڈکٹیٹ کردہ ایک واحد اجتماعی شناخت میں ضم کرنا ہے۔ اب مختلف ثقافتی شناختوں کو علاقائی اثاثہ نہیں بلکہ ایک ایسی کمزوری کے طور پر دیکھا جا رہا ہے جو قومی استحکام کے لیے خطرہ بن سکتی ہے۔

قانون کی اہم خصوصیات

اس نئے قانون کا ایک بنیادی طریقہ کار اقلیتی زبانوں کو معیاری چینی زبان (مانڈرین/پوتونگھوا) سے تبدیل کرنا ہے۔ دفعہ 15 کے تحت پری اسکول کی سطح سے ہی مانڈرین کو لازمی قرار دیا گیا ہے اور تمام عوامی مقامات پر اقلیتی رسم الخط کے مقابلے میں چینی حروف کو زیادہ نمایاں طور پر ظاہر کرنا لازم کیا گیا ہے۔ اگرچہ قانون میں اقلیتی زبانوں کے احترام کے بارے میں روایتی جملے موجود ہیں، لیکن اس کی ساختی شرائط یہ یقینی بناتی ہیں کہ مانڈرین ہی تعلیم، نظام حکومت اور روزمرہ کی تجارت کا بنیادی ذریعہ بنے، جس سے مقامی زبانیں پس منظر میں چلی جائیں گی۔

یہ قانون ریاستی نگرانی کو براہ راست گھروں کے اندر تک پھیلاتا ہے۔ دفعہ 20 کے تحت والدین پر یہ قانونی ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اس طرح رہنمائی کریں کہ وہ چینی کیمونسٹ پارٹی، مادر وطن اور چینی قوم سے محبت کریں۔ یہ قانون خاندانوں کو واضح طور پر "نابالغوں کے ذہنوں میں ایسے خیالات ڈالنے سے روکتا ہے جو نسلی یکجہتی اور ترقی کے لیے نقصان دہ ہوں۔" پیرنٹنگ یعنی پرورش کو ریاست کی تعمیل کا معاملہ بنا کر، یہ قانون اقلیتی زبانوں، مذہبی عقائد اور ثقافتی رسومات کی اگلی نسلوں تک منتقلی کو روکنے کی کوشش کرتا ہے۔

ان قوانین پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے، دفعہ 54 ایک ایسا قانونی طریقہ کار قائم کرتی ہے جس کے تحت شہری ان افراد یا تنظیموں کی رپورٹ کر سکتے ہیں جن کے اقدامات کو "نسلی یکجہتی کو نقصان پہنچانے" کا سبب سمجھا جائے۔ یہ نظام عام عوام کو ایک دوسرے کے خلاف بطور ہتھیار استعمال کرتا ہے اور مقامی برادریوں میں شکوک وشبہات پیدا کرتا ہے۔ چین کے جدید ترین مصنوعی ذہانت (AI) اور چہروں کی شناخت کرنے والے نگرانی کے نظام کے ساتھ مل کر، یہ شق ایک ایسا خودکار پولیسی معاشرہ تشکیل دیتی ہے جہاں ثقافتی ہم آہنگی کے خلاف کسی بھی قسم کے اختلاف کو سکیورٹی کی خلاف ورزی سمجھا جاتا ہے۔

اس قانون کا سب سے متنازع پہلو دفعہ 63 ہے، جو سرحد پار دائرہ اختیار کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہ شق واشگاف الفاظ میں کہتی ہے کہ عوامی جمہوریہ چین (PRC) کی حدود سے باہر رہنے والے افراد اور تنظیموں کو بھی قانونی طور پر جوابدہ ٹھہرایا جا سکتا ہے اگر بیجنگ ان کے اقدامات کو نسلی تقسیم پیدا کرنے یا قومی یکجہتی کو کمزور کرنے کی کوشش قرار دے۔ یہ شق بیجنگ کو جلاوطن کارکنوں، تارکین وطن کی برادریوں اور غیر ملکی اداروں کے خلاف اپنے دباؤ کو بڑھانے کا قانونی جواز فراہم کرتی ہے۔

ایغور مسلمانوں اور تبتی بدھ مت کے پیروکاروں پر اثرات

سنکیانگ میں ایغور آبادی کے لیے، یہ قانون گزشتہ دہائی کی جارحانہ پالیسیوں کو قانونی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ ایغور زبان کی جگہ بچوں کو ان کے خاندانوں سے الگ کر کے، ریاست ان کے مادری زبان کے استعمال، زبانی تاریخ اور اسلامی روایات سے تعلق کو کمزور کررہی ہے۔ جسے ریاست 'دولسانی تعلیم' کا نام دیتی ہے، وہ عملی طور پر صرف ایک زبان (چینی) کی تعلیم بن چکی ہے جس کا مقصد نوجوان ایغوروں کو ان کے ثقافتی ورثے سے کاٹنا ہے۔

تبت میں یہ قانون تبتی بدھ مت کے نظام کو نشانہ بناتا ہے۔ یہ اس خطے کی منفرد مذہبی اور ثقافتی شناخت کو قومی سلامتی کے لیے ایک خطرہ قرار دیتا ہے، اور پرامن مذہبی اظہار کو "علاحدگی پسندی" اور "مذہبی انتہا پسندی" سے جوڑتا ہے۔ خانقاہوں اور مذہبی اداروں کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنی تعلیمات کو کمیونسٹ پارٹی کے نظریات کے مطابق ڈھالیں، جس سے تبتی بدھ مت کو چینی رنگ میں رنگنے (Sinicization) کے عمل میں تیزی آئی ہے۔ جلاوطن رہنماؤں نے خبردار کیا ہے کہ اس قانون کا مقصد تبت کی آبادی کے تناسب کو تبدیل کرنا اور بالآخر دولائی لاما سمیت دیگر سینئر لاماؤں کے جانشینی کے روحانی عمل پر قابض ہونا ہے۔

ندائے حق

> کیم جولائی 2026 کو چین نے باضابطہ طور پر اپنے وسیع تر "قومی یکجہتی اور ترقی کے فروغ کے قانون" کو نافذ کردیا۔ اگرچہ بیجنگ اس قانون کو ہم آہنگی اور اقتصادی جدت پسندی کے ایک فریم ورک کے طور پر پیش کرتا ہے، لیکن عالمی ناقدین کا کہنا ہے کہ یہ نام نہاد نسلی خودمختاری سے جبری الحاق اور ہم آہنگی کی طرف ایک خطرناک پیش رفت ہے، جس سے ایغور اور تبتی شناختوں کی بقا کو سنگین خطرات لاحق ہوگئے ہیں۔

عالمی مذمت بمقابلہ چین کا دفاعی بیانیہ: اس قانون کے نفاذ پر بڑے پیمانے پر بین الاقوامی ردعمل سامنے آیا ہے۔ اپریل 2026 میں، اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے آٹھ ماہرین نے ایک باضابطہ خط جاری کیا جس میں متنبہ کیا گیا کہ یہ قانون بچوں کے حقوق کے بین الاقوامی معاہدوں کی خلاف ورزی کرتا ہے اور سماجی، ثقافتی اور لسانی آزادیوں کو محدود کرتا ہے۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے سربراہ وولکر ترک نے اس قانون کو فوری طور پر منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا، جبکہ ایمنسٹی انٹرنیشنل جیسی تنظیموں نے متنبہ کیا کہ یہ قانون بے مثال سطح پر جبری الحاق کو ادارہ جاتی شکل دے گا۔

مغربی ممالک کی جانب سے بھی فوری ردعمل دیکھنے کو ملا۔ یورپی پارلیمنٹ نے نسلی شناختوں کو دبانے کی مذمت میں ایک قرارداد منظور کی، جس میں جمہوریہ چیک جیسے ممالک نے ان پالیسیوں کو "ثقافتی نسل کشی" قرار دیا۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں، سینیٹ اور ہاؤس آف ریپریزنٹیٹوز کے دونوں اطراف کے اراکین نے مشترکہ بیانات جاری کیے اور اس قانون کی مذمت میں قراردادیں پیش کیں۔

بیجنگ نے ان تمام تنقیدوں کو یکسر مسترد کر دیا ہے۔ چینی وزارت خارجہ اور سرکاری میڈیا بشمول گلوبل ٹائمز نے بین الاقوامی مذمت کو "بدنیتی پر مبنی پروپیگنڈا" اور چین کے خودمختار داخلی معاملات میں مداخلت قرار دیا ہے۔ چین کا سرکاری مؤقف یہ ہے کہ یہ قانون ایک ایسا اقدام ہے، جس کا مقصد معاشی خلیج کو کم کرنا، انفراسٹرکچر کو بہتر بنانا اور تاریخی طور پر پسماندہ سرحدی علاقوں میں مشترکہ خوشحالی کو فروغ دینا ہے۔

ہندوستانی ردعمل اور تزویراتی اثرات: چین کے پڑوسی ملک کے طور پر، جو تبتی تارکین وطن کی سب سے بڑی تعداد کی میزبانی کرتا ہے، ہندوستان ان پالیسیوں سے براہ راست متاثر ہو رہا ہے۔ دھرم شالہ سے کام کرنے والی سینٹرل تبتی ایڈمنسٹریشن (CTA) نے اس معاملے پر بین الاقوامی برادری کو بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

تزویراتی نقطہ نظر سے، نئی دہلی اس قانون کو گہری تشویش سے دیکھتا ہے۔ اپنی حساس سرحدوں پر مکمل ثقافتی اور سیاسی یکسانیت کے لیے بیجنگ کا یہ دباؤ، لائن آف ایکچول کنٹرول (LAC) کے قریب اس کے جاری انفراسٹرکچر کی توسیع اور آبادیاتی انجینئرنگ کے عین مطابق ہے۔ مقامی شناختوں کو ایک معیاری قومی شناخت سے تبدیل کر کے، بیجنگ متنازع سرحدی علاقوں پر اپنے داخلی اختیار کو مضبوط کرنا چاہتا ہے۔

اگرچہ ہندوستان کا باضابطہ سفارتی رویہ دوطرفہ تناؤ کو بڑھانے سے گریز کرنے کے لیے نپا تلا رہا ہے، لیکن یہ ملک تبتی ثقافت، زبان اور روحانی نظام کے تحفظ کے لیے اہم جگہ فراہم کرنا جاری رکھے ہوئے ہے۔ ہندوستانی سرزمین پر تبتی قیادت کی موجودگی اس خطے میں انسانی حقوق کی صورتحال پر عالمی توجہ برقرار رکھنے میں ایک اہم عنصر ہے۔

چین کا 2026 کا "قومی یکجہتی اور ترقی کے فروغ کا قانون" تنوع کو سنبھالنے کے بجائے جبری یکسانیت کو نافذ کرنے کی طرف ایک بڑا ساختی موڑ ہے۔ زبان، خاندانی زندگی اور اپنی سرحدوں سے باہر آزادی اظہار کو کنٹرول کرنے کے لیے قانونی احکامات کا استعمال کر کے، بیجنگ نے ریاستی سطح پر جبری ہم آہنگی کا ایک جامع فریم ورک تیار کر لیا ہے۔ اب جبکہ بین الاقوامی ادارے اس کا احتساب کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں، ایغور اور تبتی ثقافتوں کی طویل مدتی بقا کا انحصار تارکین وطن کی برادریوں کی ہمت اور عالمی برادری کے مسلسل اور ٹھوس ردعمل پر ہوگا۔ ○

سائبر کرائم نیٹ ورک

حکومت نے میٹا کو ہدایت دی ہے کہ وہ بچوں کے جنسی استحصال کے مواد کو فروغ دینے والے انسٹاگرام اشتہارات کی تحقیقات طلب کرے۔ سوشل میڈیا کے ایک مقبول پلیٹ فارم انسٹاگرام پر الزام ہے کہ وہ بچوں کے جنسی استحصال کو فروغ دینے والے بامعاوضہ اشتہارات چلاتا ہے۔ مزید برآں، صارفین کو معمولی فیس کے عوض بچوں کے جنسی استحصال کی ویڈیوز خریدنے کے لیے آن لائن لنک فراہم کیے جا رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر اس طرح کی مجرمانہ سرگرمیاں ایک مقبول میڈیا پلیٹ فارم پر وسیع پیمانے پر پہنچ رہی ہیں، تو ان کے پیچھے کون لوگ ہیں، اور انہیں ایسا کرنے کی آزادی اور رسائی کون فراہم کر رہا ہے؟ کیا انسٹاگرام اور اس کی بنیادی کمپنی، میٹا، اپنے پلیٹ فارم پر ایسی مجرمانہ سرگرمیوں کو پنپنے کی براہ راست ذمہ داری نہیں لیتی؟ یہ بات قابل غور ہے کہ حکومت نے حال ہی میں میٹا کی ملکیت واٹس ایپ کو اپنے نئے صارف فیچر کے حوالے سے ایک نوٹس جاری کیا ہے، جس میں گمنام مواصلت کی اجازت ہے۔ اگرچہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے اپنے اصول وضوابط یا رہنما اصول ہیں جن کے تحت وہ قابل اعتراض مواد کو ہٹاتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ یہ کمپنیاں اپنی سہولت اور ایجنڈے کے مطابق قابل اعتراض مواد کی تعریف کرتی ہیں۔ ورنہ وہ فحاشی اور بچوں کے جنسی استحصال کے خلاف سخت کارروائی کرنے اور ان پر مکمل پابندی عائد کرنے سے اتنی بے نیاز کیوں ہیں، جنہیں سماجی اور قانونی طور پر مجرم سمجھا جاتا ہے؟ ایسے میں یہ کیوں نہ سمجھا جائے کہ یہ کمپنیاں محض قابل اعتراض مواد پھیلا کر اپنے منافع کو یقینی بناتی ہیں اور کسی نہ کسی طرح ایسی سرگرمیوں میں ملوث ہوتی ہیں۔ یہ قابل ذکر ہے کہ انسٹاگرام پر اشتہارات صرف اس وقت دکھائے جاتے ہیں جب اس کی آپریٹنگ مشینری کی جدید ترین ٹیکنالوجی انہیں مناسب سمجھے۔ ایسی ڈیجیٹل دنیا میں، جہاں سائبر کرائم کا دائرہ تیزی سے پھیل رہا ہے، مجرمانہ سرگرمیوں کو روکنے کے لیے اس بے حسی کو کیسے دیکھا جا سکتا ہے؟ اس حقیقت سے بڑھ کر ستم ظریفی اور کیا ہو سکتی ہے کہ ٹیکنالوجی، جو لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے اور ان کی سمجھ کو وسعت دینے والی تھی، اب مایوس اور مجرمانہ سوچ رکھنے والے افراد کا آلہ بن رہی ہے۔ درحقیقت، کوئی بھی ٹیکنالوجی ایک غیر جانبدار آلہ ہے، اور مسائل اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب، اسے مثبت اور عوامی بھلائی کے لیے استعمال کرنے کے بجائے، اس کا نہ صرف غلط استعمال کیا جاتا ہے بلکہ اسے مجرمانہ سرگرمیوں کے لیے ایک گاڑی کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ انٹرنیٹ نے انسانی معاشرے کے لیے کثیر الجہتی سہولیات فراہم کی ہیں اور اس کی افادیت کے جواب میں اس کا دائرہ وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ تاہم، دوسری طرف، ڈیجیٹل وسائل کو استعمال کرتے ہوئے ذاتی مقاصد کے لیے متعدد سرگرمیاں منعقد کی جا رہی ہیں یا غلط استعمال کی جا رہی ہیں، جو اب بڑے پیمانے پر تشویش کا باعث بن رہی ہیں۔ مختلف سطحوں پر دھوکہ دہی کا شکار ہونے والے لوگوں سے لے کر ڈیجیٹل گرفتاریوں اور دیگر سنگین جرائم کے بڑھتے ہوئے نیٹ ورک تک، یہ ایک پیچیدہ چیلنج پیش کرتا ہے۔

پرفریب دور میں بے شعوری کا انجام

محمد اخلاق ندوی

ایسا دور آ گیا ہے کہ ہماری زندگی میں ٹھہراؤ بہت کم رہ گیا ہے۔ وقت برق رفتاری سے گزر رہا ہے، مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس تمام بھاگ دوڑ کے درمیان ہماری اپنی ذات سے ملاقات ہی نہیں ہو پاتی۔ ہم دن بھر مصروف رہتے ہیں، لیکن کبھی یہ سوچنے کی فرصت نہیں ملتی کہ ہم کس سمت جا رہے ہیں، ہماری منزل کیا ہے اور ہماری زندگی کا اصل مقصد کیا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم انسان سے زیادہ مشین بن چکے ہیں۔ ہماری زندگی کا بیشتر حصہ ایک ایسے مشینی نظام کے تابع ہو گیا ہے، جس میں احساس، غور وفکر، احتساب اور تدبر کے لیے بہت کم جگہ باقی رہ گئی ہے۔ اسی مشینی زندگی کا نتیجہ ہے کہ ہم جن فتنوں میں گھر چکے ہیں، ایمان وعقیدہ کی جن کمزوریوں اور اعمال کی جن خرابیوں میں مبتلا ہیں، ان کا ہمیں صحیح احساس تک نہیں ہو پاتا۔ ہماری بے خبری ہی ہماری سب سے بڑی محرومی بن گئی ہے۔

اسی بے شعوری کے باعث ہم صحیح اور غلط، حق اور باطل، خیر اور شر میں تمیز کرنے کی صلاحیت بھی کھوتے جا رہے ہیں۔ ہم ظاہری چمک دمک سے تو فوراً متاثر ہو جاتے ہیں، لیکن حقیقت کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سی چیزیں ہمارے سامنے برائی ہوتے ہوئے بھی اچھائی معلوم ہوتی ہیں اور بہت سی حق باتیں ہمیں ناگوار محسوس ہونے لگتی ہیں۔

اگر اپنی اس بے شعوری اور بے حسی کا اندازہ لگانا ہو تو ذرا اپنے تعلیمی نظام اور اپنی ترجیحات پر نظر ڈال لیجیے۔ ہم اپنی نسلوں کو بغیر کسی سنجیدہ غور وفکر کے مختلف قسم کے اسکولوں اور اداروں میں بھیج دیتے ہیں۔ ہمیں اس بات کی چنداں فکر نہیں ہوتی کہ ہمارے بچے وہاں کیا سیکھ رہے ہیں، ان کی فکری اور ذہنی تشکیل کس رخ پر ہو رہی ہے، ان کے اخلاق و کردار کی بنیادیں کس نوعیت کی رکھی جا رہی ہیں، اور ان کے اندر دین، انسانیت، خدمت اور ذمہ داری کا شعور پیدا بھی ہو رہا ہے یا نہیں۔ خدشہ یہ ہے کہ جب یہی بچے عملی زندگی میں قدم رکھیں تو وہ مضبوط کردار کے حامل انسان بننے کے بجائے صرف 'موم کے سپاہی' ثابت ہوں، جو حالات کے معمولی دباؤ سے بھی پگھل جائیں۔ پھر وہی منظر سامنے آتا ہے جس کی ترجمانی شاعر نے بڑے درد کے ساتھ کی ہے:

> نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
> یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

ہماری اسی بے تدبیری اور غفلت کا نتیجہ ہے کہ ہماری نئی نسل زندگی کے بوجھ تلے دب کر رہ جاتی ہے۔ وہ معاشرے کے لیے نفع بخش سرمایہ بننے کے بجائے صرف لینے کی عادی ہو جاتی ہے، دینے کی صلاحیت اور جذبہ پیدا نہیں کر پاتی، کیونکہ اس کی تربیت ہی اس انداز سے نہیں ہوئی کہ وہ امت، معاشرے اور انسانیت کے لیے مفید کردار ادا کر سکے۔

تاریخ اس حقیقت کی روشن گواہ ہے۔ امام ابن جوزیؒ نے 'سیرۃ عمر بن عبدالعزیزؒ' میں ایک نہایت سبق آموز واقعہ نقل کیا ہے۔ ایک مرتبہ خلیفہ منصور نے حضرت عبدالرحمن بن قاسمؒ سے عرض کیا: 'ہمیں کوئی نصیحت فرمائیے۔' انہوں نے فرمایا: 'جب حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا انتقال ہوا تو وہ گیارہ بیٹے چھوڑ گئے، لیکن ان کے ترکے میں صرف تیرہ دینار تھے۔ ان میں سے ۵ دینار کفن پر خرچ ہوئے اور دو دینار قبر کی تیاری میں صرف ہوئے، باقی رقم گیارہ بیٹوں میں تقسیم ہو گئی۔ دوسری طرف جب ہشام بن عبدالملک کا انتقال ہوا تو اس نے بھی گیارہ بیٹے چھوڑے، مگر بے شمار مال و دولت چھوڑ گیا۔ ہر بیٹے کے حصے میں دس لاکھ درہم آئے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے ہر بیٹے نے اللہ کی راہ میں جہاد کے موقع پر ایک سو گھوڑے پیش کیے، جبکہ ہشام بن عبدالملک کے بیٹوں میں سے ایک کو میں نے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے اور بھیک مانگتے ہوئے دیکھا۔'

یہی وہ بنیادی فرق ہے جو تقویٰ کی وراثت اور صرف مال کی وراثت میں ہوتا ہے۔ دولت ہمیشہ برکت کی ضمانت نہیں بنتی، بلکہ حقیقی برکت صالح کردار، اعلیٰ اخلاق، پاکیزہ تربیت اور اللہ تعالیٰ پر کامل اعتماد سے حاصل ہوتی ہے۔ مال ختم ہو سکتا ہے، مگر کردار کی دولت نسلوں تک باقی رہتی ہے۔ اگر حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ نبی کریمؐ نے دجال کی آمد سے پہلے جس زمانے کو 'دھوکے اور فریب کا دور' قرار دیا تھا، ہم اسی دور سے گزر رہے ہیں۔ ایسا زمانہ جس میں اقدار الٹ جائیں گی، معیار بدل جائیں گے، اور حق و باطل کے درمیان امتیاز مٹتا چلا جائے گا۔ اس دور کی نمایاں نشانی یہ ہے کہ جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا، خائن کو امانت دار کہا جائے گا اور امانت دار کو خائن قرار دیا جائے گا۔ فیصلے حقائق کی بنیاد پر نہیں، بلکہ پروپیگنڈے، مفادات اور جذبات کی بنیاد پر کیے جائیں گے۔ یہی وہ فتنہ ہے جس نے انسانی فکر کو مفلوج کر دیا ہے۔

المیہ یہ ہے کہ ہماری مشینی زندگی نے ہمارے احساس، شعور اور ادراک کو اس قدر کمزور کر دیا ہے کہ ہم اس حقیقت کو سمجھنے کی صلاحیت بھی کھوتے جا رہے ہیں۔ ہم اطلاعات کے سیلاب میں تو بہہ رہے ہیں، مگر علم و حکمت کی روشنی سے محروم ہوتے جا رہے ہیں۔ معلومات کی فراوانی نے ہمیں صاحب بصیرت نہیں بنایا، بلکہ اکثر اوقات مزید الجھنوں میں مبتلا کر دیا ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی زندگی میں کچھ ٹھہراؤ پیدا کریں، اپنے اندر محاسبہ نفس کی عادت پیدا کریں، اور اپنے دل ودماغ کو کتاب اللہ اور سنت رسولؐ کی روشنی سے منور کریں۔ فتنوں کے اس دور میں شعور ہی سب سے بڑی ڈھال ہے اور بصیرت ہی سب سے مؤثر ہتھیار۔ جب تک ہم طالب حق بن کر قرآن و سنت کو گہرائی سے سمجھنے کی کوشش نہیں کریں گے، اس وقت تک نہ ہماری فکری گرہیں کھلیں گی اور نہ ہمارے اندر حق کو پہچاننے کی صلاحیت پیدا ہوگی۔ یہی بصیرت ہماری اندھی آنکھوں میں سرمہ بن کر اترے گی اور یہی سرمایہ دنیا و آخرت میں ہماری کامیابی کا ذریعہ بنے گا، ان شاءاللہ۔

ہمارے زمانے میں دروس قرآن کا سلسلہ اگرچہ خوش آئند حد تک بڑھا ہے، لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اکثر مقامات پر قرآن کو ایک زندہ کتاب کے بجائے صرف تاریخی واقعات کی کتاب بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ آیات قرآنی کو عصر حاضر کے مسائل، معاشرتی چیلنجز اور انسانی زندگی کی عملی رہنمائی سے جوڑنے کی کوشش کم دکھائی دیتی ہے۔ نتیجتاً سننے والے کے اندر نہ فکری انقلاب پیدا ہوتا ہے اور نہ عملی بیداری۔ جب قرآن زندگی کی رہنمائی کے بجائے صرف تلاوت یا واقعات تک محدود ہو جائے تو معاشرہ شعور سے محروم رہ جاتا ہے۔

اگر ہم نے اب بھی اپنی فکر، اپنی ترجیحات، اپنی نسلوں کی تربیت اور قرآن وسنت سے اپنے تعلق کا از سر نو جائزہ نہ لیا تو بعید نہیں کہ ہم آنکھیں رکھتے ہوئے بھی اندھے رہ جائیں، کان رکھتے ہوئے بھی حق کی آواز نہ سن سکیں اور دل رکھتے ہوئے بھی حقیقت کا ادراک کھو بیٹھیں۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی نسلوں کو صرف ڈگریاں نہیں بلکہ بصیرت دیں، صرف روزگار نہیں بلکہ کردار دیں، صرف دنیا کمانے کا ہنر نہیں بلکہ آخرت سنوارنے کا شعور دیں۔ یہی شعور آنے والے فتنوں سے ہماری حفاظت کرے گا اور یہی ہماری اجتماعی بقا کی ضمانت بنے گا۔

> مانگتے پھرتے ہیں اغیار سے مٹی کے چراغ
> اپنے خورشید پہ پھیلا دیے سائے ہم نے

خطبہ کیا ہے اور کربلا کے مسافروں کے خطبوں کا اجمالی مطالعہ

ڈاکٹر شجاعت حسین

گزشتہ سے پیوستہ

واقعہ کربلا کے بعد دمشق میں دربار یزید میں امام زین العابدین علیہ السلام نے ایک تاریخی اور ولولہ انگیز خطبہ دیا۔ اس خطبے میں آپ علیہ السلام نے اللہ کی حمد وثنا بیان فرمائی، اپنے خاندان کے فضائل واضح کیے اور یزید کی حکومت کے ظلم وستم کو بے نقاب کرتے ہوئے حق وسچ کا پرچم بلند کیا۔ خطبے پر توجہ مطلوب ہے۔ خطبے کا آغاز اور تعارف حمد وثناء الٰہی کے بعد، امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: "اے لوگو! ہمیں چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں اور سات فضیلتوں سے نوازا گیا ہے۔ ہمیں علم، حلم، جود و کرم، فصاحت، شجاعت اور مومنین کے دلوں میں محبت دی گئی ہے۔" پھر آپ علیہ السلام نے اپنا تعارف کراتے ہوئے فرمایا: "میں مکہ اور منیٰ کا بیٹا ہوں، زمزم اور صفا کا بیٹا ہوں۔ میں اس ہستی کا فرزند ہوں جس نے حجر اسود کو اپنی چادر میں رکھ کر نصب کیا۔ میں اس ذات کا بیٹا ہوں جو تمام انبیاء کا سردار ہے، اور اس پاک ہستی کا بیٹا ہوں جو راہ حق میں جہاد کرنے والے بہترین فرزند ہیں۔" یزید کو دنداں شکن جواب امام سجاد علیہ السلام نے حاضرین کو یزید کے مظالم سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا: "اے یزید! اگر تجھے معلوم ہو کہ تو نے میرے والد اور میرے خاندان کے ساتھ کیا کیا ہے، تو تو جنگلوں میں بھاگ جائے اور تیرے سر کے بال نوچ جائیں۔" اس کے بعد آپ علیہ السلام نے فرمایا: "کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نانا ہیں یا تمہارے؟ اگر کہو گے کہ تمہارے نانا ہیں تو جھوٹ بولو گے، اور اگر مانتے ہو کہ میرے نانا ہیں تو پھر تم نے میرے خاندان کو کیوں قتل کیا اور ان کے گھروں کو کیوں لوٹا؟" خطبے کے اثرات اس خطبے نے دربار میں موجود شامیوں پر گہرا اثر ڈالا، ان کی غفلت دور ہوئی اور وہ رونے لگے۔ اس سے یزید کی ظاہری سیاست کو شدید دھچکا لگا اور لوگوں میں بنی امیہ کے خلاف بیداری پیدا ہوئی۔

یہ وہ خطبہ ہے جسے زین العابدین علیہ السلام نے واقعہ عاشورا کے بعد شام میں یزید لعنت اللہ کے دربار میں ارشاد فرمایا۔ امام سجاد علیہ السلام اور اسیران کربلا کی موجودگی میں یزید کے حکم پر ایک خطیب نے منبر سے بنی امیہ کی مدح اور امام علی علیہ السلام اور آپ کے اہل بیت علیہم السلام کی مذمت میں ایک تقریر کی۔ امام سجاد علیہ السلام نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یزیدی خطیب کے جواب میں حضرت علی علیہ السلام کے فضائل بیان فرمائے۔ یہ خطبہ جس کے اکثر مطالب حضرت علی علیہ السلام کی مدح اور فضیلت پر مشتمل ہیں، شام میں ایک وسیع اثرات کا حامل رہا اور یزید کی ظاہری سیاست میں تبدیلی کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔

حضرت زین العابدین علیہ السلام نے اس خطبے کو شام میں اسیران کربلا کی اقامت کے آخری ایام میں ارشاد فرمایا ہے، کیونکہ اس خطبے کے بعد یزید نے اہل بیت کو مزید وہاں رکھنے میں مصلحت نہیں دیکھی اور انہیں مدینہ واپس بھیجنے کے مقدمات فراہم کیا۔

امام سجاد نے اپنے خطبہ میں فرمایا:

"وای ہو تم پر! تم مخلوق کی خشنودی اور رضایت کو خدا کی خوشنودی پر مقدم کیا اور جہنم میں اپنا ٹھکانا معین کیا۔"

اس کے بعد امام سجاد علیہ السلام نے یزید کی طرف رخ کر کے فرمایا: "اے یزید! مجھے اجازت دو کہ میں ان لکڑیوں پر جاؤں اور ایسی باتیں کروں جن میں اللہ کی رضا ہو اور ان حاضرین کے لئے اجر وثواب ہو۔"

ناسخ التواریخ میں آیا ہے کہ یزید نے امام سجاد علیہ السلام کی درخواست کو رد کیا لیکن شامیوں کی اصرار پر یزید نے مجبوراً امام سجاد علیہ السلام کی درخواست کو قبول کیا۔ بعض تاریخی کتابوں کے مطابق یزید کے بیٹے معاویہ نے اسے کہا: اس شخص کے خطبہ کا کیا اثر ہوگا، جو کہنا چاہتا ہے، اسے کہنے دو۔ یزید نے کہا: تم لوگ اس خاندان کی صلاحیتوں کو نہیں جانتے ہو، وہ علم اور فصاحت کو ایک دوسرے سے میراث میں لیتے ہیں، مجھے خوف ہے کہ اس کا خطبہ شہر میں فتنہ کھڑا کردے اور اس کی مصیبت ہم پر پڑ جائے۔ (نفس المہموم-450) اسی لیے یزید نے اس پیشکش کی تردید کردی اور لوگ یزید سے اصرار کرنے لگے کہ امام سجاد (علیہ السلام) بھی خطاب کریں۔ یزید نے کہا: اگر وہ منبر پر جائے تو نیچے نہیں آئے گا مگر یہ کہ مجھے اور ابوسفیان کے خاندان کو رسوا کردے گا۔ یزید سے کہا گیا: یہ نوجوان کیا کر سکتا ہے؟ یزید نے کہا: وہ اس خاندان میں سے ہے جن کو علم لدنی کے مالک ہیں۔ مگر شامیوں کے اصرار کی وجہ سے یزید مان گیا کہ امام علیہ السلام خطبہ پڑھیں۔ پھر حضرت زین العابدین (علیہ السلام) منبر پر رونق افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد ایسا خطبہ ارشاد فرمایا جس سے سب لوگ رونے لگے اور بیقرار ہوگئے۔

سید سجاد علیہ السلام نے خطبہ کا آغاز کیا اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا نہایت مہربان ہے۔

ہمارے ساتھ فضیلتیں یہ ہیں:

خدا کے برگزیدہ پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے ہیں۔ صدیق (امیر المؤمنین علی علیہ السلام) ہم سے ہیں۔ جعفر طیار ہم سے ہیں۔ شیر خدا اور شیر رسول خدا حضرت حمزہ سید الشہداء ہم سے ہیں۔ اس امت کے دو سبط حسن وحسین علیہ السلام ہم سے ہیں۔ زہرائے بتول سلام اللہ ہم سے ہیں اور مہدی امت ہم سے ہیں۔

لوگو! [اس مختصر تعارف کے بعد] جو مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو مجھے نہیں جانتا میں اپنے خاندان اور آباء واجداد کو متعارف کروا کر اپنا تعارف کراتا ہوں۔

لوگو! میں مکہ ومنیٰ کا بیٹا ہوں، میں زمزم وصفا کا بیٹا ہوں، میں اس کا بیٹا ہوں جس نے حجر اسود کو اپنی عبا کے پلو سے اٹھا کر اپنے مقام پر نصب کیا، میں بہترین عالم کا بیٹا ہوں، میں اس عظیم ہستی کا بیٹا ہوں جس نے احرام باندھا اور طواف کیا اور سعی بجالائے، میں بہترین طواف کرنے والوں اور بہترین لبیک کہنے والوں کا بیٹا ہوں؛ میں اس کا بیٹا ہوں جو براق پر سوار ہوئے۔

میں ان کا بیٹا ہوں جنہوں نے معراج کی شب مسجد الحرام سے مسجد الاقصیٰ کی طرف سیر کی میں اس ہستی کا بیٹا ہوں جن کو جبرائیل سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے۔ میں ہوں اس والا صفات کا بیٹا جنہوں نے آسمان کے فرشتوں کے ہمراہ نماز ادا کی؛ میں ہوں بیٹا اس رسول کا جس کو خدائے بزرگ و برتر نے وحی بھیجی؛ میں محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور علی مرتضیٰ (علیہ السلام) کا بیٹا ہوں۔

میں اس کا بیٹا ہوں جس نے مشرکین اور اللہ کے نافرمانوں کی ناک خاک میں رگڑ دی حتیٰ کہ کفار ومشرکین نے کلمہ توحید کا اقرار کیا؛

میں اس عظیم مجاہد کا بیٹا ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سامنے اور آپ کے رکاب میں دو تلواروں اور دو نیزوں سے جہاد کیا اور دو بار ہجرت کی اور دو بار رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاتھ پر بیعت کی؛ بدر وحنین میں کفار کے خلاف شجاعانہ جہاد کیا اور لحہ بھر کفر نہیں برتا؛

میں اس پیشوا کا بیٹا ہوں جو مؤمنین میں سب سے زیادہ نیک وصالح، انبیاء علیہم السلام کے وارث، ملحدین کا قلع قمع کرنے والے، مسلمانوں کے امیر، مجاہدوں کے روشن چراغ، عبادت کرنے والوں کی زینت، خوف خدا سے گریہ وبکاء کرنے والوں کے تاج، اور سب سے زیادہ صبر واستقامت کرنے والے اور آل یٰسین (یعنی آل محمدؐ) میں سب زیادہ قیام وعبادت کرنے والے ہیں۔

میرے دادا (امیر المؤمنین) وہ ہیں جن کو جبرائیل علیہ السلام کی تائید وحمایت اور میکائیل علیہ السلام کی مدد ونصرت حاصل ہے۔

میں مسلمانوں کی ناموس کے محافظ و پاسدار کا بیٹا ہوں؛ وہی جو مارقین (جنگ نہروان میں دین سے خارج ہونے والے خوارج)، ناکثین (پیمان شکنوں اور اہل جمل) اور قاسطین (صفین میں امیر المؤمنین کے خلاف صف آرا ہونے والے اہل ستم) کو ہلاک کرنے والے ہیں، جنہوں نے اپنے ناصبی دشمنوں کے خلاف جہاد کیا۔

میں تمام قریشیوں کی سب سے افضل اور برتر وقابل فخر شخصیت کا بیٹا ہوں اور اولین مؤمن کا بیٹا ہوں جنہوں نے خدا اور رسول کی دعوت پر لبیک کہا اور سابقین میں سب سے اول، متجاوزین اور جارحین کو توڑ کر رکھنے والے اور مشرکین کو نیست ونابود کرنے والے تھے۔

میں اس شخصیت کا فرزند ہوں جو منافقین کے لئے اللہ کے پھینکے ہوئے تیر کی مانند، عبادت گذاروں کی زبان حکمت، دین خدا کے حامی و یار و یاور، اللہ کے ولی امر (صاحب ولایت وخلافت)، حکمت الٰہیہ کا بوستان اور علوم الٰہیہ کے حامل تھے؛ وہ جوانمرد، سخی، حسین چہرے کے مالک، تمام نیکیوں اور اچھائیوں کے جامع، سید وسرور، پاک وطاہر، بزرگوار، ابطحی، اللہ کی مشیت پر بہت زیادہ راضی، ہر آلودگی سے پاک، بہت زیادہ نماز گزار اور بہت زیادہ قیام کرنے والے تھے؛ انھوں نے دشمنان اسلام کی کمر توڑ دی، اور کفر کی جماعتوں کا شیرازہ بکھیر دیا؛ سب سے زیادہ صاحب جرأت، سب سے زیادہ صاحب قوت وشجاعت وہیبت، کفار کے مقابلے میں خلل ناپذیر، شیر دلاور، جب جنگ کے دوران نیزے آپس میں ٹکراتے اور جب فریقین کی اگلی صفیں قریب ہو جاتی تھیں وہ کفار کو چکی کی مانند پیس دیتے تھے اور آندھی کی مانند منتشر کر دیتے تھے۔ وہ حجاز کے شیر اور عراق کے سید وآقا ہیں جو مکی ومدنی و خیفی وعقبی، بدری واحدی وشجری اور مہاجری ہیں جو تمام میدانوں میں حاضر رہے اور وہ سید العرب ہیں، میدان جنگ کے شیر دلاور، اور دو مشعروں کے وارث (اس امت کے دو) سبطین "حسن و حسین علیہما السلام" کے والد ہیں؛ ہاں! یہ میرے دادا علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

امام سجاد علیہ السلام نے مزید فرمایا: میں فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا بیٹا ہوں جو عالمین کی تمام خواتین کی سیدہ کا بیٹا ہوں۔ میں خدیجۃ الکبریٰ ام المومنین کا بیٹا ہوں۔

(میں اُس مظلوم حسین (ع) کا بیٹا ہوں جس کا لاشہ دفن نہیں کیا جا سکا اور خاک وخون میں پڑا رہا۔

پس امام سجاد علیہ السلام نے اپنا تعارف کراتے ہوئے اس قدر "انا انا" فرمایا کہ حاضرین دھاڑیں مار مار اور فریادیں کرتے ہوئے رونے لگے اور یزید شدید خوف وہراس کا شکار ہوا کہ کہیں لوگ اس کے خلاف بغاوت نہ کریں!

عزاداروں کے لیے ضروری ہے کہ مجلسوں کا انعقاد و اہتمام کریں، مجلسوں میں شرکت کریں، سماعت کریں اور تدبر وتفکر، غور وفکر سے خطبوں کا مطالعہ کریں۔ یہ علم ودانش ومعرفت کا ذریعے ہیں۔ یہ ذکر، ہدایت ونجات ہے۔

□□□

ممبئی میں بارش کا قہر

مانخورد میں غیر قانونی چار منزلہ چال منہدم

پانچ بچوں سمیت 6 افراد ہلاک؛ میئر نے غیر قانونی تعمیرات پر سخت کارروائی کا اشارہ دیا

ممبئی: ممبئی میں مسلسل موسلا دھار بارش نے ایک اور المناک سانحہ کو جنم دیا، جہاں مشرقی مضافاتی علاقے مانخورد کے جنتا نگر میں ایک غیر قانونی چار منزلہ چال اچانک منہدم ہو کر اس سے متصل مکان پر جا گری۔ حادثے میں پانچ معصوم بچوں سمیت چھ افراد جاں بحق جبکہ ایک نوجوان شدید زخمی ہو گیا۔ اس افسوسناک واقعہ کے بعد شہر میں غیر قانونی تعمیرات اور خستہ حال عمارتوں کی سلامتی پر ایک بار پھر سنگین سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ حادثہ اتوار کی شب شدید بارش کے دوران پیش آیا، جب چار منزلہ ڈھانچہ اچانک منہدم ہو کر برابر کی رہائشی جھونپڑی نما تعمیر پر آ گرا۔ ملبے تلے کئی افراد دب گئے، جس کے بعد فائر بریگیڈ، این ڈی آر ایف، پولیس اور بلدیہ کے اہلکار فوری طور پر جائے وقوع پر پہنچے اور کئی گھنٹوں تک امدادی کارروائیاں جاری رکھیں۔ بعد ازاں تمام متاثرین کو ملبے سے نکال لیا گیا اور ریسکیو آپریشن مکمل ہونے کا اعلان کیا گیا۔ مرنے والوں میں پانچ بچے شامل ہیں جن کی عمریں دو سے چودہ سال کے درمیان بتائی جاتی ہیں، جبکہ ایک 32 سالہ خاتون بھی جان کی بازی ہار گئیں۔ ایک 24 سالہ راہگیر، جو حادثے کے وقت وہاں سے گزر رہا تھا، ملبے کی زد میں آ کر زخمی ہو گیا، تاہم اسپتال میں اس کی حالت خطرے سے باہر بتائی جا رہی ہے۔ ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے نے جائے حادثہ کا دورہ کرنے کے بعد بتایا کہ منہدم ہونے والی عمارت غیر قانونی طور پر تعمیر کی گئی تھی اور مبینہ طور پر اسے گودام کے طور پر استعمال کیا جا رہا تھا۔ ان کے مطابق عمارت میں بڑی مقدار میں سامان رکھا گیا تھا، جو عمارت گرنے کے بعد متصل رہائشی مکان پر آ گرا اور جانی نقصان میں اضافہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ اس سانحہ کی مکمل تحقیقات کرائی جائیں گی اور ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ ادھر مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے حادثے پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے جاں بحق افراد کے لواحقین کے لیے فی کس پانچ لاکھ روپے کی امداد کا اعلان کیا ہے۔ ریاستی حکومت نے متعلقہ محکموں کو ہدایت دی ہے کہ شہر بھر میں خستہ حال اور غیر قانونی عمارتوں کا فوری سروے کیا جائے تاکہ آئندہ ایسے المناک واقعات سے بچا جا سکے۔ یہ سانحہ ایسے وقت پیش آیا ہے جب ممبئی میں شدید بارش، تیز ہواؤں اور ریڈ الرٹ کے باعث معمولات زندگی پہلے ہی بری طرح متاثر ہیں۔ مختلف بارش سے متعلق حادثات میں ہلاکتوں کی تعداد بڑھ چکی ہے، جبکہ شہری انتظامیہ نے عوام سے غیر ضروری سفر سے گریز اور سرکاری ہدایات پر سختی سے عمل کرنے کی اپیل کی ہے۔

ممبئی میں شدید بارش کا ریڈ الرٹ

آج اسکول، کالج بند؛ شہریوں کو غیر ضروری سفر سے گریز کی ہدایت

ممبئی: محکمۂ موسمیات (آئی ایم ڈی) کی جانب سے ممبئی اور مضافاتی علاقوں میں انتہائی شدید بارش کے پیش نظر ریڈ الرٹ جاری کیے جانے کے بعد انتظامیہ نے احتیاطی اقدامات مزید سخت کر دیے ہیں۔ حکام نے طلبہ و طالبات کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے 7 جولائی کو اسکولوں اور کالجوں کو بند رکھنے کا اعلان کیا ہے، جبکہ شہریوں سے غیر ضروری طور پر گھروں سے باہر نہ نکلنے کی اپیل کی گئی ہے۔ محکمۂ موسمیات کے مطابق ممبئی، تھانے، رائے گڑھ، پونے اور ناسک کے گھاٹ علاقوں میں موسلا دھار سے انتہائی موسلا دھار بارش، تیز ہواؤں اور نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہونے کا خدشہ ہے۔ سمندر میں اونچی لہروں (ہائی ٹائیڈ) کی وارننگ بھی جاری کی گئی ہے، جس کے باعث سیلابی صورتحال پیدا ہونے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ مسلسل بارش کے باعث سڑک اور ریل ٹریفک متاثر ہوئی ہے، جبکہ متعدد علاقوں میں پانی بھر جانے، درخت گرنے اور آمد و رفت میں دشواری کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ شہری انتظامیہ اور متعلقہ محکموں کو ہنگامی حالت میں رکھا گیا ہے تاکہ کسی بھی ناخوشگوار صورتحال سے فوری طور پر نمٹا جا سکے۔ انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ تعلیمی ادارے بند رکھنے کا فیصلہ صرف طلبہ کی سلامتی کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ موسم بہتر ہونے تک صرف ناگزیر ضرورت کے تحت ہی سفر کریں، سرکاری ہدایات پر عمل کریں اور افواہوں سے گریز کریں۔ آئندہ تعطیلات یا مزید پابندیوں سے متعلق فیصلہ موسم کی صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد کیا جائے گا۔

ممبئی کی جھیلوں میں پانی کی سطح 16.92 فیصد تک بڑھ گئی

ممبئی: پیر کو ممبئی کے پینے کے پانی کے ذخائر میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ ایسا اس لیے ہوا کہ شہر کو پانی فراہم کرنے والی جھیلوں کے کیچمنٹ والے علاقوں میں مسلسل شدید بارشوں سے پانی کی سطح میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ ہائیڈرولک انجینئر ڈپارٹمنٹ کے مطابق ممبئی کو پانی فراہم کرنے والے سات آبی ذخائر میں پانی کا کل ذخیرہ 6 جولائی 2026 کو 16.92 فیصد تک پہنچ گیا۔ آبی ذخائر میں اب اجتماعی طور پر 2,44,900 ملین لیٹر پانی موجود ہے، جو گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران ریکارڈ کی گئی شدید بارش کے بعد اتوار کے ذخیرے کی سطح سے کافی اضافہ ہے۔ حکام نے بتایا کہ اتوار 5 جولائی کی صبح 6 بجے سے پیر 6 جولائی کی صبح 6 بجے کے درمیان جھیل کے زیر قبضہ علاقوں میں مون سون کی شدید بارشوں کی وجہ سے پانی کے ذخیرے میں 3.73 فیصد اضافہ ہوا۔ بڑی جھیلوں میں، بھاتسا، جو ممبئی کے اہم آبی ذرائع میں سے ایک ہے، نے بڑا اضافہ ریکارڈ کیا اور اب اس کے مفید لائیو سٹوریج مواد کا 14.12 فیصد ہے۔

ممبئی میں موسلا دھار بارش سے تباہی

10 افراد ہلاک، ریلوے اور سڑک ٹریفک شدید متاثر

ممبئی: ممبئی اور مضافاتی علاقوں میں مسلسل موسلا دھار بارش نے معمولات زندگی درہم برہم کر دیے ہیں۔ مختلف بارش سے متعلق حادثات میں کم از کم 10 افراد ہلاک ہو گئے، جبکہ شہر کے کئی نشیبی علاقوں میں پانی بھر جانے، لینڈ سلائیڈنگ، درخت گرنے اور ٹریفک کی شدید متاثر ہونے کی اطلاعات ہیں۔ شدید بارش کے پیش نظر احتیاطی اقدام کے طور پر تمام سرکاری، میونسپل اور نجی اسکولوں کو بند رکھنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ محکمۂ موسمیات کی جانب سے ریڈ الرٹ جاری کیے جانے کے بعد شہریوں سے غیر ضروری سفر سے گریز کرنے اور احتیاط برتنے کی اپیل کی گئی ہے۔ ادھر ممبئی-پونے ریلوے روٹ پر کارجت اور لوناولہ کے درمیان لینڈ سلائیڈنگ کے باعث سینٹرل ریلوے کی خدمات بری طرح متاثر ہوئیں۔ ملبہ پٹریوں پر آ جانے کے سبب متعدد ٹرینیں منسوخ اور کئی دیگر کے راستے تبدیل کر دیے گئے، جبکہ بحالی کا کام جنگی بنیادوں پر جاری ہے۔ بارش کے باعث شہر کے مختلف علاقوں میں سڑکوں پر پانی جمع ہونے، درخت گرنے اور ٹریفک جام کی صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔ انتظامیہ نے ہنگامی خدمات کو الرٹ پر رکھتے ہوئے عوام سے ساحلی علاقوں، نشیبی مقامات اور لینڈ سلائیڈنگ کے خدشے والے علاقوں سے دور رہنے کی ہدایت دی ہے۔

مہاراشٹر ہائی الرٹ پر، ناسک میں کلاؤڈ برسٹ کا خدشہ

وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے ہنگامی تیاریوں کا جائزہ لیا

ممبئی: : مہاراشٹر میں مسلسل موسلا دھار بارش، سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ کے واقعات کے پیش نظر وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے منترالیہ میں قائم ریاستی ایمرجنسی آپریشن سینٹر (SEOC) میں اعلیٰ سطحی جائزہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے ریاستی مشینری کو مکمل چوکسی اختیار کرنے کی ہدایت دی۔ اجلاس میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے وزیر گریش مہاجن، اعلیٰ سرکاری حکام اور مختلف اضلاع کے انتظامی افسران نے شرکت کی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آئندہ چند گھنٹے ریاست کے لیے انتہائی اہم ہیں، کیونکہ محکمۂ موسمیات نے ممبئی، کوکن، مغربی مہاراشٹر اور شمالی مہاراشٹر میں مزید شدید بارش، تیز ہواؤں اور بلند مدوجزر (ہائی ٹائیڈ) کی پیش گوئی کی ہے۔ دیویندر فڑنویس نے خبردار کیا کہ ناسک کے بعض علاقوں میں کلاؤڈ برسٹ (بادل پھٹنے) جیسی صورتحال پیدا ہونے کا خدشہ ہے، جس کے پیش نظر متعلقہ اضلاع میں تمام سرکاری اداروں، پولیس، این ڈی آر ایف اور مقامی انتظامیہ کو ہائی الرٹ پر رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ حساس علاقوں سے مکینوں کی منتقلی کا عمل بھی جاری ہے تاکہ کسی جانی نقصان سے بچا جا سکے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ پالگھر، وسئی-ویرار، رائے گڑھ، لوناولہ اور مہابلیشور سمیت کئی علاقے شدید بارش سے متاثر ہیں، جبکہ دریاؤں کی سطح خطرناک حد تک بلند ہو چکی ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ غیر ضروری سفر سے گریز کریں، انتظامیہ کی ہدایات پر عمل کریں اور افواہوں پر توجہ نہ دیں۔

بھیونڈی میں بارش کی تباہ کاری: کاموری ندی اور نالے نے ایک بچے کی جان لی، دو کم عمر لڑکے لاپتہ، ریسکیو آپریشن جاری

بھیونڈی: بھیونڈی میں مسلسل موسلا دھار بارش کے باعث ندی نالوں میں طغیانی اور مختلف علاقوں میں پانی بھر جانے سے حادثات کا سلسلہ جاری ہے۔ پیش آئے تین الگ الگ افسوسناک واقعات نے پورے شہر کو غمزدہ کر دیا۔ ایک 11 سالہ بچے کی ندی میں ڈوبنے سے موت ہو گئی، جبکہ 17 اور 13 سال کے دو کم عمر لڑکے اب بھی لاپتہ ہیں۔ ان کی تلاش کیلئے پولیس، فائر بریگیڈ، ڈیزاسٹر مینجمنٹ محکمہ اور بھیونڈی نظام پور میونسپل کارپوریشن کے ایمرجنسی شعبہ کی ٹیمیں سربراہ ساکب کھربے کی نگرانی میں مسلسل ریسکیو آپریشن میں مصروف ہیں۔ پہلا واقعہ مہاڈا کالونی میں پیش آیا، جہاں 11 سالہ محمد عاطف محمد عرفان شیخ گھر کا کچرا پھینکنے کیلئے کاموری ندی کے کنارے گیا تھا۔ اسی دوران تیز بہاؤ کے باعث اس کا توازن بگڑ گیا اور وہ ندی میں گر کر بہہ گیا۔ تقریباً 18 سے 20 گھنٹے تک جاری رہنے والے سرچ آپریشن کے بعد اتوار کی صبح اس کی لاش ندی کی حفاظتی دیوار کے ایک سوراخ میں پھنسی ہوئی ملی۔ پولیس نے پنچنامہ اور پوسٹ مارٹم کی کارروائی مکمل کرنے کے بعد لاش ورثاء کے حوالے کر دی۔ دوسرا واقعہ چاوندرا گاؤں کے کالا پتھر ندی علاقے میں پیش آیا۔ گیبی نگر، گلزار نگر کا رہائشی 17 سالہ محمد غوث اپنے دوستوں کے ساتھ کیکڑے پکڑنے گیا تھا۔ بعد ازاں وہ نہانے کیلئے ندی میں اترا، جہاں گہرے پانی میں ڈوب کر لاپتہ ہو گیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس، فائر بریگیڈ اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں، تاہم خبر لکھے جانے تک نوجوان کا کوئی سراغ نہیں مل سکا تھا اور تلاش کا عمل جاری تھا۔ اسی دوران پیر کی دوپہر تقریباً 12 بجے تیسرا حادثہ دیوجی نگر کی کاکوبائی چال میں پیش آیا۔ 13 سالہ ابوزر سرور انصاری دیگر بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک قریب کے ایک ابلتے ہوئے نالے میں گر کر بہہ گیا۔ اطلاع ملتے ہی میونسپل کارپوریشن کی ایمرجنسی ٹیم، فائر بریگیڈ اور پولیس نے موقع پر پہنچ کر کئی گھنٹوں تک تلاش کی، لیکن خبر لکھے جانے تک ابوزر کا بھی کوئی پتہ نہیں چل سکا تھا۔ بھیونڈی نظام پور میونسپل کارپوریشن کے ایمرجنسی شعبہ کے سربراہ ساکب کھربے نے کہا کہ مسلسل بارش کے باعث ندی نالوں میں پانی کا بہاؤ انتہائی خطرناک ہو گیا ہے۔ میونسپل کمشنر اور ڈپٹی کمشنر پوری صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں، جبکہ تمام ریسکیو ٹیمیں متاثرہ علاقوں میں سرگرم ہیں۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ بارش کے دوران ندی، نالوں اور پانی سے بھرے مقامات کے قریب جانے سے گریز کریں اور بچوں کو ایسے خطرناک علاقوں سے دور رکھیں۔ انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ موسم معمول پر آنے تک عوام احتیاط برتیں تاکہ مزید جانی نقصان سے بچا جا سکے۔

پہلی ہی برسات میں ممبئی-پونے ایکسپریس وے کا 6,695 کروڑ روپے کا 'مسنگ لنک' لینڈ سلائیڈنگ کی زد میں

ممبئی/پونے: ممبئی-پونے ایکسپریس وے کے 6,695 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کیے گئے "مسنگ لنک" منصوبے پر پہلی ہی مون سون بارش کے بعد سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ پیر کی علی الصبح شدید بارش کے باعث سرنگ کے قریب لینڈ سلائیڈنگ ہونے سے ممبئی-پونے ایکسپریس وے اور پرانی ممبئی-پونے شاہراہ کو احتیاطی طور پر عارضی طور پر بند کرنا پڑا۔ حکام کے مطابق مسلسل موسلا دھار بارش کے نتیجے میں صبح تقریباً ساڑھے تین بجے گھاٹ سیکشن میں سرنگ کے قریب پہاڑی کا ایک حصہ کھسک گیا، جس کے بعد سڑک پر ملبہ آ جانے سے آمد و رفت روک دی گئی۔ بعد ازاں متعلقہ محکموں نے ملبہ ہٹانے اور حفاظتی معائنہ کا کام شروع کیا۔ یہ واقعہ اس لیے بھی توجہ کا مرکز بن گیا ہے کہ یہ اہم منصوبہ محض دو ماہ قبل، یکم مئی کو، مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کے ہاتھوں افتتاح کیا گیا تھا۔ اس منصوبے کا مقصد ممبئی اور پونے کے درمیان سفر کا وقت کم کرنا اور گھاٹ کے دشوار گزار حصے میں ٹریفک کی روانی بہتر بنانا تھا۔ چند روز قبل بھی نئی تعمیر شدہ سڑک کے بعض حصوں پر پہلی بارش کے بعد گڑھوں اور سڑک کی سطح متاثر ہونے کی اطلاعات سامنے آئی تھیں، جس پر مہاراشٹر اسٹیٹ روڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن (ایم ایس آر ڈی سی) نے فوری مرمت کے احکامات جاری کرتے ہوئے متعلقہ ٹھیکیدار کو انتباہ دیا تھا۔ تازہ لینڈ سلائیڈنگ کے بعد منصوبے کے معیار تعمیر اور شدید مون سون کے دوران اس کی پائیداری پر سوالات اٹھ رہے ہیں، تاہم حکام کا کہنا ہے کہ عوام کی حفاظت کو اولین ترجیح دیتے ہوئے بحالی اور حفاظتی جائزے کا عمل جاری ہے۔

مسنگ لنک منصوبے پر تنقید بے بنیاد، لینڈ سلائیڈنگ تعمیراتی خرابی نہیں: وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس

ممبئی: ممبئی-پونے ایکسپریس وے کے نئے "مسنگ لنک" منصوبے کے قریب لینڈ سلائیڈنگ کے بعد اپوزیشن کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات پر مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے منصوبے کا دفاع کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ واقعہ تعمیراتی معیار کی خرابی کا نتیجہ نہیں بلکہ غیر معمولی موسلا دھار بارش کے باعث قدرتی طور پر پیش آیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جہاں لینڈ سلائیڈنگ ہوئی، وہ حصہ مرکزی سڑک یا سرنگ کے ڈھانچے کا حصہ نہیں ہے بلکہ اطراف کی پہاڑی سے مٹی اور پتھر کھسکنے کے باعث ملبہ سڑک پر آ گیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ احتیاطی اقدام کے طور پر ٹریفک کو عارضی طور پر روک کر ملبہ ہٹانے اور حفاظتی معائنہ کا کام فوری طور پر شروع کر دیا گیا، جس کے بعد راستہ دوبارہ بحال کر دیا گیا۔ فڑنویس نے اپوزیشن کی تنقید کو سیاسی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اتنے بڑے انفراسٹرکچر منصوبوں میں مون سون کے دوران معمولی مسائل سامنے آ سکتے ہیں، تاہم اس سے منصوبے کے مجموعی معیار پر سوال نہیں اٹھایا جا سکتا۔ ان کے مطابق ماہرین مسلسل صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور جہاں بھی ضرورت ہوگی فوری اصلاحی اقدامات کیے جائیں گے۔ دوسری جانب کانگریس، این سی پی (شرد پوار) اور دیگر اپوزیشن جماعتوں نے پہلی ہی مون سون میں مسنگ لنک منصوبے کے متاثر ہونے پر حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے تعمیراتی معیار اور منصوبے کی تیاری پر سوالات اٹھائے ہیں۔

شدید بارش: وکلاء عدالت نہ پہنچ سکیں تو کوئی منفی حکم جاری نہیں ہوگا، بمبئی ہائی کورٹ کی یقین دہانی

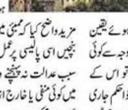

ممبئی: ممبئی اور اطراف میں موسلا دھار بارش کے باعث پیدا ہونے والی غیر معمولی صورتحال کے پیش نظر بمبئی ہائی کورٹ نے وکلاء برادری کو اہم راحت فراہم کرتے ہوئے یقین دہانی کرائی ہے کہ اگر شدید بارش کی وجہ سے کوئی وکیل عدالت میں حاضر نہ ہو سکے تو اس کے مقدمے میں کوئی منفی یا خارج از التوا حکم جاری نہیں کیا جائے گا۔ قائم مقام چیف جسٹس رویندر گھوگے نے یہ یقین دہانی اس وقت کرائی جب محکمۂ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے ممبئی، تھانے اور رائے گڑھ کے لیے شدید سے انتہائی شدید بارش کا ریڈ الرٹ جاری کیا۔ عدالت نے کہا کہ وکلاء کی غیر حاضری کو ان کے خلاف نہیں سمجھا جائے گا، کیونکہ خراب موسمی حالات کے باعث شہر میں آمد و رفت بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ ہائی کورٹ نے مزید واضح کیا کہ ممبئی میں قائم ہائی کورٹ کی تمام بنچیں اسی پالیسی پر عمل کریں گی اور بارش کے سبب عدالت نہ پہنچنے والے وکلاء کے مقدمات میں کوئی منفی یا خارج از التوا صادر نہیں کیا جائے گا۔ ادھر محکمۂ موسمیات نے شہریوں کو غیر ضروری سفر سے گریز کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ شدید بارش کے باعث نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہونے، شہری سیلاب اور ٹریفک میں شدید خلل کا خدشہ ہے۔

جنوبی ممبئی میں سونے کی چین لوٹنے کے لیے خاتون کا قتل، پڑوسی نوجوان 24 گھنٹوں میں گرفتار

ممبئی: جنوبی ممبئی کے ٹیمبین سی روڈ علاقے میں ایک 55 سالہ خاتون کا گلا گھونٹ کر قتل کرنے اور ان کی سونے کی چین لوٹنے کے الزام میں 23 سالہ پڑوسی نوجوان کو واردات کے 24 گھنٹوں کے اندر گرفتار کر لیا گیا۔ ملابار ہل پولیس نے فوری تفتیش اور تکنیکی شواہد کی مدد سے ملزم کو حراست میں لے لیا۔ پولیس کے مطابق مقتولہ جیوتی پوار اپنی چال کے کمرے میں مردہ حالت میں پائی گئی تھیں۔ ابتدائی تحقیقات میں ان کے گلے پر دباؤ کے نشانات ملے، جبکہ ان کی سونے کی چین بھی غائب تھی۔ واقعہ سامنے آنے کے بعد پولیس نے قتل اور ڈکیتی کا مقدمہ درج کر کے مختلف ٹیمیں تشکیل دیں۔ تفتیش کے دوران شبہ مقتولہ کے پڑوسی محمد کیف شیخ (23) پر گیا۔ پولیس نے اسے حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی تو مبینہ طور پر اس نے جرم کا اعتراف کر لیا۔ ابتدائی تحقیقات کے مطابق ملزم چوری کی نیت سے خاتون کے گھر میں داخل ہوا تھا، تاہم مزاحمت کرنے پر اس نے ان کا گلا گھونٹ کر قتل کر دیا اور سونے کی چین لے کر فرار ہو گیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم سے مزید پوچھ گچھ جاری ہے۔

پنڈھرپور میں مسجد پر پتھراؤ، شہر میں کشیدگی؛ ایک مشتبہ شخص حراست میں

پنڈھرپور (ضلع سولہاپور): ضلع سولہاپور کے پنڈھرپور شہر میں واقع کراڑ روڈ پر ایک مسجد پر نامعلوم شخص کی جانب سے مبینہ طور پر پتھراؤ کیے جانے کے بعد علاقے میں کشیدگی کا ماحول پیدا ہو گیا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی اور حالات کو قابو میں لے لیا۔ پولیس کے مطابق ایک شخص نے نامعلوم وجوہات کی بنا پر مسجد پر پتھراؤ کیا، جس سے مذہبی مقام کو معمولی نقصان پہنچا۔ واقعے کے بعد مقامی افراد کی بڑی تعداد جائے وقوع پر جمع ہو گئی، تاہم پولیس نے فوری مداخلت کرتے ہوئے صورتحال کو پرامن بنا دیا۔ حکام نے بتایا کہ ایک مشتبہ شخص کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی جا رہی ہے اور واقعے کے محرکات کی تحقیقات جاری ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ابتدائی شواہد کی بنیاد پر قانونی کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے اور کسی بھی افواہ پر توجہ نہ دینے کی اپیل کی گئی ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے شہریوں سے امن و امان برقرار رکھنے، اشتعال انگیز پیغامات یا غیر مصدقہ اطلاعات سوشل میڈیا پر شیئر نہ کرنے اور کسی بھی مشتبہ سرگرمی کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو دینے کی اپیل کی ہے۔

ممبئی ریڈ الرٹ پر، 80 تا 90 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہواؤں کا انتباہ

بی ایم سی نے تعمیراتی مقامات کے لیے ہنگامی حفاظتی ہدایات جاری کر دیں

ممبئی: محکمۂ موسمیات (آئی ایم ڈی) کی جانب سے ممبئی اور ممبئی میٹروپولیٹن ریجن کے لیے ریڈ الرٹ جاری کیے جانے کے بعد برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے شہر بھر کے تمام تعمیراتی مقامات کے لیے ہنگامی حفاظتی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ موسمیاتی محکمے نے آئندہ چند گھنٹوں کے دوران انتہائی شدید بارش اور 80 تا 90 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چلنے کی پیش گوئی کی ہے۔

بی ایم سی نے تمام بلڈرز، معماروں، لائسنس یافتہ سروے کاروں، کنٹریکٹروں، پروجیکٹ منیجروں اور سائٹ انجینئروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ فوری طور پر تعمیراتی مقامات پر نصب بانسوں اور اسکیفولڈنگ، کرینوں، ڈھیلے تعمیراتی سامان، ٹین کی چادروں، عارضی ڈھانچوں، فارم ورک اور دیگر غیر مستقل تنصیبات کا معائنہ کر کے انہیں مضبوطی سے محفوظ بنائیں تاکہ تیز ہواؤں یا بارش کے دوران کسی حادثے سے بچا جا سکے۔

بلدیہ نے واضح کیا کہ حفاظتی اقدامات میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی، کیونکہ شدید بارش اور آندھی کے دوران عارضی ڈھانچوں کے گرنے سے مزدوروں اور عام شہریوں کی جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ متعلقہ اداروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ تمام حفاظتی ضوابط پر سختی سے عمل درآمد کو یقینی بنائیں۔ دریں اثنا، شہریوں سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ غیر ضروری سفر سے گریز کریں، زیر تعمیر عمارتوں، کمزور ڈھانچوں، درختوں اور ساحلی علاقوں سے دور رہیں اور صرف سرکاری اداروں کی جانب سے جاری موسمی و حفاظتی ہدایات پر عمل کریں۔

ریاستی اور شہری انتظامیہ نے ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے اپنی ٹیموں کو مکمل الرٹ پر رکھا ہے۔

ایودھیا رام مندر چندہ معاملہ:

مہاراشٹر کانگریس کا بی جے پی اور آر ایس ایس کے خلاف ریاست گیر احتجاج کا اعلان

ممبئی: مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی نے ایودھیا کے شری رام مندر میں عقیدت مندوں کی جانب سے دیے گئے چندے اور نذرانوں میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے خلاف ریاست گیر احتجاج کا اعلان کیا ہے۔ پارٹی کے مطابق احتجاجی مہم کا آغاز 7 جولائی کو ناسک کے تاریخی کالا رام مندر سے کیا جائے گا، جبکہ 9 جولائی سے 14 جولائی تک پورے مہاراشٹر میں "رگھوپتی راگھو راجا رام ستیہ گرہ" چلایا جائے گا۔ پارٹی کی جانب سے جاری بیان میں الزام لگایا گیا ہے کہ ایودھیا میں شری رام مندر کی تعمیر کے لیے ملک بھر کے رام بھکتوں نے کروڑوں روپے نقد، سونے اور چاندی کے زیورات بطور نذرانہ پیش کیے، لیکن ان عطیات اور چندوں میں مبینہ طور پر بدعنوانی اور خرد برد کی گئی۔ کانگریس نے الزام عائد کیا کہ یہ صرف مالی بے ضابطگی نہیں بلکہ کروڑوں عقیدت مندوں کے مذہبی جذبات اور عقیدت کے ساتھ بھی ناانصافی ہے، لہٰذا اس معاملے میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہیے۔ پارٹی کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال کی قیادت میں 7 جولائی کو صبح 11 بجے ناسک کے کالا رام مندر سے احتجاجی مہم کا آغاز ہوگا۔ اس موقع پر کانگریس کے سینئر نائب صدر موہن جوشی، ناسک شہر کانگریس کے صدر تلیش عرف ببلو کھیرے، ضلع صدر رمیش کہانڈولے، بھرت ٹاکیکر سمیت متعدد عہدیداران اور کارکنان شرکت کریں گے۔ کانگریس کے مطابق 9 سے 14 جولائی کے دوران مہاراشٹر کے تمام ضلعی مراکز پر واقع رام مندروں، شیو مندروں اور ہنومان مندروں میں رگھوپتی راگھو راجا رام ستیہ گرہ منعقد کیا جائے گا۔ اس دوران کارکنان دعا کریں گے کہ بھگوان شری رام کے نام پر مبینہ طور پر بدعنوانی کرنے والوں کو سچائی اور دیانت داری کی راہ دکھائی جائے۔" واضح رہے کہ یہ تمام الزامات مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کی جانب سے عائد کیے گئے ہیں۔ خبر لکھے جانے تک بی جے پی یا آر ایس ایس کی جانب سے ان الزامات پر کوئی باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔

قدرتی آفات کے دوران شہریوں کو فوری امداد فراہم کی جائے: سنیترہ اجیت پوار

انتظامیہ کی ہدایات پر عمل کریں، افواہوں سے گریز کریں، پونے میں بارش کی صورتحال کا اعلیٰ سطحی جائزہ

ممبئی: پونے ضلع میں مسلسل موسلا دھار بارش اور اس سے پیدا ہونے والی ہنگامی صورتحال کے پیش نظر مہاراشٹر کی نائب وزیر اعلیٰ اور ضلع کی نگراں وزیر سنیترہ اجیت پوار نے انتظامیہ کو ہدایت دی ہے کہ متاثرہ علاقوں میں شہریوں کو فوری طور پر ہر ممکن امداد فراہم کی جائے اور جان و مال کے تحفظ کو اولین ترجیح دی جائے۔ انہوں نے عوام سے بھی اپیل کی کہ وہ انتظامیہ کی جانب سے جاری کردہ ہدایات پر سختی سے عمل کریں اور کسی بھی قسم کی افواہوں پر یقین نہ کریں۔ سنیترہ اجیت پوار نے آج ڈویژنل کمشنر شیتل تیلی اُگلے، پونے میونسپل کمشنر نول کشور رام، پمپری۔چنچوڑ میونسپل کمشنر ڈاکٹر وجے سوریہ ونشی، پی ایم آر ڈی اے کمشنر ابھیجیت چودھری، پونے پولیس کمشنر امیتیش کمار، پمپری۔چنچوڑ پولیس کمشنر ونئے کمار چوبے، ضلع کلکٹر جتیندر ڈوڈی، ضلع پریشد کے چیف ایگزیکٹو آفیسر گجانن پاٹل اور ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ سندیپ گل سے ضلع کی موجودہ صورتحال کا تفصیلی جائزہ لیا۔

انہوں نے ہدایت دی کہ شدید بارش سے متاثرہ علاقوں میں امدادی کارروائیاں فوری طور پر شروع کی جائیں۔ اگر کسی گاؤں کا رابطہ منقطع ہو جائے تو جنگی بنیادوں پر اسے بحال کیا جائے۔ خطرناک علاقوں سے شہریوں کو فوری طور پر محفوظ مقامات پر منتقل کر کے انہیں رہائش، خوراک، پینے کا پانی اور طبی سہولیات فراہم کی جائیں۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سیلاب، لینڈ سلائیڈنگ اور ڈیموں سے پانی چھوڑے جانے کی صورت میں شہریوں کو بروقت ایس ایم ایس، سوشل میڈیا، گرام پنچایت اور مقامی انتظامیہ کے ذریعے خبردار کیا جائے۔ انہوں نے واضح ہدایت دی کہ کوئی بھی سرکاری افسر یا ملازم اپنا ہیڈ کوارٹر نہ چھوڑے اور تمام محکمے چوبیس گھنٹے مکمل طور پر الرٹ رہیں۔ این ڈی آر ایف، ایس

ڈی آر ایف، پولیس، فائر بریگیڈ اور محکمہ مال کے درمیان مکمل ہم آہنگی کے ساتھ امدادی اور بچاؤ کارروائیاں انجام دی جائیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بند سڑکوں، پلوں اور گھاٹوں پر سخت نگرانی رکھی جائے تاکہ شہری خطرناک مقامات کی طرف نہ جا سکیں۔ صرف سرکاری اور مستند اطلاعات ہی عوام تک پہنچائی جائیں اور افواہوں پر سختی سے قابو رکھا جائے۔ ہلاک، زخمی اور متاثرہ خاندانوں کو حکومتی ضابطوں کے مطابق فوری مالی امداد فراہم کی جائے۔ سنیترہ پوار نے متعلقہ محکموں کو ہدایت دی کہ بجلی، پانی، صحت اور مواصلاتی خدمات کو جلد از جلد بحال کیا جائے اور ہر دو گھنٹے بعد صورتحال کی تازہ رپورٹ حکومت کو ارسال کی جائے۔ انہوں نے ضلع کلکٹر کو حساس علاقوں کی مسلسل نگرانی کرنے اور ضروری فیصلے فوری لینے کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ کسی بھی قسم کی تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے آشاڑھی واری میں شریک وارکریوں، بزرگوں، خواتین اور بچوں کی خصوصی حفاظت پر زور دیتے ہوئے پولیس کو ہدایت دی کہ آئی ٹی پارکس اور صنعتی علاقوں میں ٹریفک جام سے بچنے کے لیے مؤثر انتظامات کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلسل بارش کے باعث ڈیموں میں پانی کی سطح بڑھنے سے بڑے پیمانے پر پانی چھوڑا جا رہا ہے اور متعدد دریائی پلوں پر آمد و رفت بند کر دی گئی ہے، اس لیے شہری دریاؤں کے کناروں یا ان کے اندر جانے سے گریز کریں۔ نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ اجیت پوار نے کہا کہ محکمہ موسمیات نے پونے ضلع کے لیے ریڈ الرٹ جاری کیا ہے، لہٰذا تمام متعلقہ محکمے باہمی تال میل کے ساتھ کام کریں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ صرف سرکاری ہدایات پر عمل کریں، افواہوں سے دور رہیں اور اس قدرتی بحران کا متحد ہو کر مقابلہ کریں۔

جموں وکشمیر: سرکاری اناج غبن معاملہ

5 اعلیٰ حکام سمیت 14/افراد کے خلاف ایف آئی آر درج

سرینگر (یو این آئی) جموں و کشمیر کے اینٹی کرپشن بیورو نے پیر کے روز ضلع کپواڑہ کے کرناہ علاقے میں سرکاری راشن (اناج) کے بڑے پیمانے پر غبن، خرد برد اور ہیرا پھیری کے الزام میں محکمہ خوراک، شہری رسد اور امور صارفین کے پانچ اعلیٰ افسران اور نو (9 سرکاری راشن ڈیلرز کے خلاف ایک بڑی کارروائی کرتے ہوئے ایف آئی آر درج کر لی ہے۔ محکمہ عمومی انتظامیہ سے باضابطہ منظوری ملنے کے بعد، کرپشن کے اس سنگین معاملے میں اے سی بی پولیس اسٹیشن بارہمولہ میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اے سی بی ذرائع کے مطابق، یہ کارروائی ڈائریکٹر فوڈ، سول سپلائیز اینڈ کنزیومر افیئرز کشمیر کی جانب سے موصول ہونے والے ایک سرکاری خط کے بعد کی گئی ہے۔ خط میں محکمانہ معائنے اور فزیکل ویریفکیشن (جسمانی تصدیق) کے دوران سرکاری اناج کے اسٹاک میں بھاری کمی پائے جانے پر مجرمانہ کارروائی کی سفارش کی گئی تھی۔ سرکاری گوداموں پر کیے گئے اچانک مشترکہ معائنے میں ابتدائی طور پر کپواڑہ کے کرناہ میں واقع لونتھا فوڈ اسٹور سے 4,175.89 کوئنٹل چاول کم پائے گئے تھے۔ محکمہ کی ذیلی کمیٹی کی تفصیلی رپورٹ اور اے سی بی کی گہری چھان بین کے بعد انکشاف ہوا کہ ضلع کپواڑہ کے ٹنگڈھار، کرناہ-اے اور کرناہ-بی سرکلز کے تحت آنے والے مختلف سرکاری سیلز سینٹرز اور راشن کی دکانوں پر اناج کا ایک بڑا حصہ غائب تھا۔ اس سوچے سمجھے غبن کے نتیجے میں سرکاری خزانے کو تقریباً 5.57 کروڑ روپے کا خطیر نقصان پہنچا ہے۔ ”سرکاری اناج کی یہ بڑی کمی دراصل سرکاری ملازمین اور نجی فائدہ اٹھانے والوں (ڈیلرز) کی ملی بھگت سے رچی گئی ایک منظم مجرمانہ سازش' کا نتیجہ ہے۔ ان افراد نے ناجائز طور پر مالی فائدہ حاصل کرنے کے لیے اپنے عہدوں اور اختیارات کا ناجائز استعمال کیا اور غریبوں کے راشن میں ہیرا پھیری کی۔ تفتیش اور تصدیق کے دوران حاصل ہونے والے ٹھوس شواہد کی بنیاد پر، اے سی بی نے ملزمان کے خلاف فرائض میں غفلت، مجرمانہ خیانت (امانت میں خیانت)، سرکاری اناج چوری کرنے اور سازش رچنے کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ نامزد کیے گئے اہم ملزمان میں عمر بشیر عرف راجہ عمر (تکنیکی طور پر اسسٹنٹ اسٹور کیپر) عاشق حسین میر (تکنیکی طور پر اسسٹنٹ اسٹور کیپر) شامل ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر 12 افراد، جن میں محکمہ کے ملازمین اور راشن ڈپو کے ڈیلرز شامل ہیں۔ اے سی بی حکام کے مطابق، معاملے کی تفصیلی تفتیش شروع کر دی گئی ہے اور اس گھوٹالے میں ملوث کسی بھی شخص کو بخشا نہیں جائے گا۔

وزیر اعظم مودی نے دفعہ 370 ہٹا کر

ڈاکٹر مکھرجی کے خواب کو حقیقت میں بدل دیا: مدن دلاور

جے پور (یو این آئی) راجستھان کے وزیر تعلیم اور پنچایتی راج مدن دلاور نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے جموں وکشمیر سے دفعہ 370 (آرٹیکل 370) کو ختم کر کے عظیم مفکر اور ماہر تعلیم ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی کے خواب کو پورا کیا ہے۔ مسٹر دلاور نے بھارتیہ جن سنگھ کے بانی ڈاکٹر مکھرجی کی 125 ویں سالگرہ (جینتی) کے موقع پر پیر کے روز جے پور میں واقع اپنی سرکاری رہائش گاہ پر ڈاکٹر مکھرجی کی تصویر پر گل پوشی کی اور انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ اس موقع پر مسٹر دلاور نے ڈاکٹر مکھرجی کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر مکھرجی نے جموں وکشمیر سے دفعہ 370 کو ختم کرنے کی پارلیمنٹ میں پرزور وکالت کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر مکھرجی اپنے عزم کو پورا کرنے کے لیے 1953 میں بغیر پرمٹ لیے جموں و کشمیر کے سفر پر نکل پڑے، وہاں پہنچتے ہی انہیں گرفتار کر لیا گیا اور 23 جون 1953 کو جیل میں پراسرار حالات میں ان کا انتقال ہو گیا۔ جیل میں ڈاکٹر مکھرجی کی موت نے ملک کو ہلا کر رکھ دیا۔ انہوں نے جموں وکشمیر کے حوالے سے ایک نعرہ دیا تھا کہ ”ایک ملک میں دو آئین، دو سربراہ اور دو نشان نہیں چلیں گے“۔ مسٹر دلاور نے کہا کہ آج وزیر اعظم مودی کی ہنرمند قیادت میں ڈاکٹر مکھرجی کی جائے پیدائش مغربی بنگال میں بھی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت بن گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر مکھرجی کے خوابوں کو بی جے پی مسلسل پورا کر رہی ہے۔ اس موقع پر پروگرام میں بی جے پی کارکنوں اور رہنماؤں نے بھی ڈاکٹر مکھرجی کی تصویر پر پھول پیش کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔

کوآپریٹو تحریک راجستھان کے

ہر گاؤں اور ڈھانی تک پہنچ چکی ہے: بھجن لال شرما

جے پور (یو این آئی) راجستھان کے وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما نے کہا ہے کہ 'سہکار سے سمردھی' کے منتر کے ساتھ کوآپریٹو ملک کے کروڑوں کسانوں، مویشی پالنے والوں، خواتین، نوجوانوں اور دیہی ہندوستان کی اقتصادی خودمختاری کا ذریعہ بن گئی ہے اور کوآپریٹو تحریک راجستھان کے ہر گاؤں اور ڈھانی (چھوٹی بستی) تک پہنچ گئی ہے۔ مسٹر شرما پیر کے روز وزارت کوآپریٹو کے پانچویں یوم تاسیس کے موقع پر نئی دہلی کے بھارت منڈپم میں منعقدہ تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں کوآپریٹو کے شعبے میں بے مثال کام ہو رہا ہے۔ انہوں نے کوآپریٹو کے شعبے میں ریاستی حکومت کی جانب سے کی جانے والی اختراعات اور کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کوآپریٹو تحریک راجستھان کے ہر گاؤں اور ڈھانی تک پہنچ چکی ہے۔ ریاست میں 42 ہزار سے زائد کوآپریٹو سوسائٹیاں ہیں، جن سے ایک کروڑ 35 لاکھ سے زائد اراکین جڑے ہوئے ہیں۔ وہیں کوآپریٹو ممبر شپ مہم کے تحت آٹھ لاکھ 90 ہزار نئے اراکین کو کوآپریٹو سوسائٹیوں میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی تمام گرام پنچایتوں میں کوآپریٹو سوسائٹیاں قائم کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست کا ڈیری کوآپریٹو ماڈل لاکھوں مویشی پالنے والے خاندانوں کے لیے اقتصادی مدد کا ذریعہ بن چکا ہے۔ ڈبل انجن حکومت کی کوششوں سے ریاست میں خسارے میں چلنے والی ڈیری یونینز اب منافع میں آ گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی 10 ہزار کروڑ روپے کا ریکارڈ ٹرن اوور بھی حاصل کیا گیا ہے۔ آرسی ڈی ایف اور ضلع دودھ یونینوں کا کل منافع اور ٹرن اوور گزشتہ 47 سالوں کی تاریخ میں سب سے زیادہ ہے۔

شیئر بازاروں میں تیزی کا سلسلہ جاری

سرکاری بینکوں اور آئی ٹی شعبے میں فروخت کا دباؤ

ممبئی (یو این آئی) گھریلو شیئر بازاروں میں پیر کو مسلسل چوتھے روز بھی تیزی کا رجحان برقرار رہا، تاہم آئی ٹی کمپنیوں اور سرکاری بینکوں کے حصص میں فروخت کا دباؤ دیکھنے میں آیا۔ بی ایس ای کے سینسیکس میں 521.16 پوائنٹس (0.67 فیصد) کا اضافہ ہوا اور یہ 78,285.07 پوائنٹس پر بند ہوا۔ اسی طرح این ایس ای کا نفٹی- 50 انڈیکس بھی 159.50 پوائنٹس یعنی 0.66 فیصد بڑھ کر 24,430.35 پوائنٹس پر بند ہوا۔ وسیع تر بازار میں بھی مثبت رجحان برقرار رہا۔ نفٹی مڈکیپ- 50 انڈیکس میں 0.45 فیصد جبکہ اسمال کیپ- 100 انڈیکس میں 0.75 فیصد کی بڑھوتری درج کی گئی۔ آٹو، دھات، ریلٹی، پائیدار صارفین کی اشیا، تیل و گیس، کیمیکل، نجی بینک اور فارما شعبوں کے حصص میں تیزی دیکھی گئی، جبکہ آئی ٹی، سرکاری بینک اور میڈیا شعبوں کے انڈیکس گراوٹ کا شکار رہے۔ سینسیکس میں شامل کمپنیوں میں ایچ ڈی ایف سی بینک کا شیئر تقریباً ساڑھے تین فیصد اور مہندرا اینڈ مہندرا کا شیئر دو فیصد مضبوط ہوا۔ بی ای ایل، ریلائنس انڈسٹریز اور آئی سی آئی سی آئی بینک کے حصص میں ایک سے دو فیصد تک اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ بھارتی ایئرٹیل، ایٹرنل، ماروتی سوزوکی، سن فارما، ایشین پینٹس، ٹاٹا اسٹیل، ٹائٹن اور ایل اینڈ ٹی کے حصص بھی سبز نشان پر بند ہوئے۔ دوسری جانب کوٹک مہندرا بینک کا شیئر تقریباً چار فیصد گر گیا، جبکہ ٹی سی ایس کے حصص میں ڈیڑھ فیصد سے زائد کی کمی آئی۔ بجاج فنسرو، پاور گرڈ، اڈانی پورٹس، ایچ سی ایل ٹیکنالوجیز، الٹراٹیک سیمنٹ، انفوسس، آئی ٹی سی، بجاج فائنانس، ٹیک مہندرا اور انڈیگو کے حصص بھی گراوٹ کے ساتھ بند ہوئے۔

اوڈیشہ کیڈر کے آئی پی ایس افسر جگموہن مینا نے استعفیٰ دے دیا

بھونیشور (یو این آئی) اوڈیشہ کیڈر کے 2013 بیچ کے انڈین پولیس سروس (آئی پی ایس) کے افسر جگموہن مینا نے ذاتی وجوہات کا حوالہ دیتے ہوئے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ جگموہن مینا حال ہی میں بھونیشور کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس (ڈی سی پی) کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ انہوں نے اپنے فیصلے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ ان کے استعفے کے پیچھے کسی قسم کا بیرونی دباؤ نہیں تھا۔ انہوں نے صحافیوں سے کہا کہ ”میں نے ذاتی وجوہات کی بنا پر استعفیٰ دیا ہے۔ مجھ پر کسی قسم کا کوئی دباؤ نہیں تھا۔ مجھے عوام کی خدمت کا موقع ملا، اوڈیشہ کے لوگ بہت اچھے ہیں اور مجھے امید ہے کہ بھگوان جگن ناتھ کی کرپا ہمیشہ مجھ پر برقرار رہے گی۔“ ایک سینئر افسر نے بتایا کہ 37 سالہ جگموہن مینا نے تقریباً ایک ماہ قبل اپنا استعفیٰ پیش کر دیا تھا، تاہم آل انڈیا سروسز کے قواعد کے تحت مقررہ انتظامی کارروائی مکمل ہونے میں کچھ وقت لگا، جس کے بعد اسے باضابطہ طور پر منظور کیا گیا۔ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (آئی آئی ٹی) کے سابق طالب علم جگموہن مینا نے اوڈیشہ میں اپنی خدمات کے دوران نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور متعدد اہم اعزازات حاصل کیے، جن میں 2019 کا پولیس میڈل برائے بہادری، 2021 کا پولیس انٹرنل سیکیورٹی سروس میڈل اور 2023 کا گورنر میڈل شامل ہیں۔ انہوں نے اپنی ملازمت کے دوران کئی اہم عہدوں پر خدمات انجام دیں، جن میں بھونیشور اور کٹک کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس (ڈی سی پی) اور انگول، گنجام اور ملکانگیری اضلاع کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) کے عہدے شامل ہیں۔ سال 2019 میں ماؤنوازوں سے متاثرہ ضلع ملکانگیری میں سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی حیثیت سے ان کی خدمات کو خاص طور پر سراہا گیا۔ اس دوران انہوں نے ماؤنواز مخالف کارروائیوں کی قیادت کی اور ضلع میں امن و امان کی بحالی اور سیکیورٹی نظام کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

لاپروائی سے موٹر سائیکل چلانے پر کمسن لڑکے کے والدین پر 25 ہزار روپے جرمانہ عائد

اگرتلہ (یو این آئی) تریپورہ پولیس نے شہر کی سڑکوں پر ایک کمسن لڑکے کو مبینہ طور پر لاپروائی اور خطرناک انداز میں موٹر سائیکل چلاتے ہوئے پکڑے جانے کے بعد اس کے والدین پر 25 ہزار روپے کا جرمانہ عائد کیا ہے۔ ٹریفک حکام نے پیر کے روز یہ اطلاع دی۔ پولیس کے مطابق یہ کارروائی ترمیم شدہ موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعہ 199-اے کے تحت کی گئی۔ اس دفعہ کے مطابق اگر کوئی کمسن موٹر گاڑی چلاتے ہوئے پایا جاتا ہے تو اسے گاڑی چلانے کی اجازت دینے والے والدین، سرپرست یا گاڑی کے رجسٹرڈ مالک کو اس کا ذمہ دار تصور کیا جاتا ہے۔

پولیس نے بتایا کہ ٹریفک چیکنگ کے دوران رجسٹریشن نمبر TR01AN7801 والی ایک موٹر سائیکل کو مبینہ طور پر لاپروائی اور خطرناک انداز میں چلانے پر روکا گیا۔ جانچ کے دوران یہ تصدیق ہوئی کہ موٹر سائیکل چلانے والا لڑکا 18 سال سے کم عمر تھا اور قانون کے مطابق ڈرائیونگ لائسنس رکھنے کا اہل نہیں تھا۔ اس کے بعد موٹر سائیکل ضبط کر لی گئی۔ گاڑی کی رجسٹرڈ مالکہ چندنا رودر پال، زوجہ ارون پال، کو پولیس تھانے طلب کیا گیا، جہاں ان کے خلاف چالان جاری کرتے ہوئے 25 ہزار روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا۔

حکام نے اس بات پر زور دیا کہ موٹر وہیکل ایکٹ کی ترمیم شدہ دفعات کے تحت ایسے معاملات میں مالی جرمانے کے علاوہ والدین، سرپرست یا گاڑی کے مالک کو قید کی سزا بھی دی جا سکتی ہے۔

اقلیتی طلبہ کی اسکالرشپ اسکیموں کی بحالی کے لیے

زیرِ التوا تحقیقات جلد مکمل کی جائیں: مرکزی وزارتِ اقلیتی امور

ممبئی: مرکزی وزارتِ اقلیتی امور نے ریاستی حکومتوں کو ہدایت دی ہے کہ اقلیتی طلبہ کی اسکالرشپ اسکیموں میں مبینہ مالی بے ضابطگیوں سے متعلق تمام زیر التوا تحقیقات کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جائے تاکہ اسکالرشپ اسکیموں کو دوبارہ پوری استعداد کے ساتھ شروع کیا جا سکے۔ یہ ہدایت وزارت کے ڈپٹی سکریٹری (اسکالرشپ) سدھیپ دتہ نے ممبئی میں منعقدہ ایک علاقائی ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے دی۔ سدھیپ دتہ نے بتایا کہ سال 2022 میں اسکالرشپ فنڈ کے مبینہ غلط استعمال کے معاملات سامنے آنے کے بعد 830 تعلیمی اداروں سے متعلق مقدمات مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) کے سپرد کیے گئے، جبکہ 60 ہزار سے زائد معاملات مختلف ریاستی حکومتوں کے حوالے کیے گئے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ جب تک یہ تحقیقات مکمل نہیں ہوتیں، اسکالرشپ اسکیموں کی مکمل بحالی ممکن نہیں ہوگی۔ مرکزی حکومت کی پری میٹرک، پوسٹ میٹرک اور میرٹ کم مینز اسکالرشپ اسکیموں کے مؤثر نفاذ کے مقصد سے وزارت اقلیتی امور، حکومتِ ہند اور حکومتِ مہاراشٹر کے محکمہ اقلیتی ترقی کے اشتراک سے ممبئی کے سکریٹریٹ جمخانہ میں ایک علاقائی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس ورکشاپ میں مہاراشٹر، راجستھان، گجرات، مدھیہ پردیش اور دادرا و نگر حویلی و دمن و دیو کے نمائندوں نے شرکت کی، جبکہ مہاراشٹر، راجستھان اور مدھیہ پردیش کے سینئر افسران بھی موجود تھے۔ اس موقع پر مہاراشٹر کے محکمہ اقلیتی ترقی کی سکریٹری ڈاکٹر مادھوی کھوڑے چورے بھی شریک تھیں۔ ورکشاپ کے دوران زیر التوا مقدمات کی پیش رفت، تحقیقات میں درپیش مشکلات، مختلف تفتیشی ایجنسیوں کے مسائل اور ان کے حل پر تفصیلی غور کیا گیا۔ سدھیپ دتہ نے کہا کہ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد وزارتِ خزانہ، کابینہ سکریٹریٹ اور وزیر اعظم کے دفتر کو اسکالرشپ اسکیموں کی بحالی کی تجویز ارسال کی جائے گی۔ انہوں نے ریاستی حکومتوں کو ہدایت دی کہ 31 جولائی تک غلط طریقے سے استعمال ہونے والے فنڈز کی وصولی کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں، ضرورت پڑنے پر بینکوں سے تعاون حاصل کیا جائے اور جہاں وصولی ممکن نہ ہو وہاں ایف آئی آر درج کی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یکم سے 15 اگست کے درمیان تمام کلوزر رپورٹس جمع کرائی جائیں تاکہ اسکالرشپ اسکیموں کی بحالی کا عمل تیز کیا جا سکے۔ ڈاکٹر مادھوی کھوڑے چورے نے اپنے خطاب میں کہا کہ اقلیتی برادری کی ترقی مثبت سوچ، شفافیت اور مؤثر عمل درآمد سے ہی ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ مختلف ریاستوں کے تجربات سے استفادہ کرتے ہوئے اسکالرشپ اسکیموں کو نئے عزم کے ساتھ دوبارہ شروع کرنے کا یہ بہترین موقع ہے۔ انہوں نے اس علاقائی ورکشاپ کے انعقاد کے لیے حکومتِ ہند کا شکریہ بھی ادا کیا۔ ورکشاپ میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ مہاراشٹر میں محکمہ اقلیتی ترقی، محکمہ اسکولی تعلیم، محکمہ اعلیٰ و تکنیکی تعلیم اور محکمہ داخلہ کے درمیان مؤثر تال میل قائم کر کے زیر التوا مقدمات کو جلد از جلد نمٹایا جائے، تاکہ اقلیتی طلبہ کو اسکالرشپ اسکیموں کا فائدہ دوبارہ بلا تاخیر مل سکے۔

وزیر راملنگا ریڈی کا انتباہ

کرناٹک میں تقریباً ڈیڑھ سو برس کی بدترین مانسون کی صورتحال

شیوموگا (یو این آئی) کرناٹک کے وزیر آبی وسائل رام لنگا ریڈی نے خبردار کیا ہے کہ ریاست گزشتہ تقریباً 150 برس کے بدترین جنوب مغربی مانسون کا سامنا کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے آبپاشی پر پینے کے پانی کو ترجیح دی ہے اور کسانوں سے اپیل کی ہے کہ بارش کی صورتحال بہتر ہونے تک بوائی مؤخر کر دیں۔ بھدرا ڈیم کا معائنہ کرنے اور سینئر حکام کے ساتھ آبی ذخائر کی صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے رام لنگا ریڈی نے کہا کہ بارش میں شدید کمی کے باعث ریاست ایک نازک صورتحال سے دوچار ہے، جس کے پیش نظر دستیاب پانی کو انسانی استعمال کے لیے محفوظ رکھنا ناگزیر ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”اس سال بارش انتہائی کم ہوئی ہے۔ پینے کے پانی کو اولین ترجیح دی گئی ہے، اسی لیے وزیر اعلیٰ نے کسانوں سے اپیل کی ہے کہ حالات بہتر ہونے تک بوائی نہ کریں۔“ وزیر نے پانی کی صورتحال کو تشویشناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ وسطی کرناٹک کے کئی اضلاع کو پینے کا پانی فراہم کرنے والا اہم ذریعہ بھدرا آبی ذخیرہ بنیادی طور پر گھریلو ضروریات پوری کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ انہوں نے کسانوں سے اپیل کی کہ وہ آبپاشی کے لیے ذخیرہ آب پر انحصار نہ کریں، تاہم یقین دہانی کرائی کہ اگر بارش بہتر ہوئی اور ڈیموں میں مناسب مقدار میں پانی جمع ہوا تو زراعت کے لیے بھی پانی چھوڑا جائے گا۔ رام لنگا ریڈی نے کہا کہ ریاست کے بیشتر بڑے آبی ذخائر کی صورتحال بھی اسی طرح تشویشناک ہے، جس کے باعث حکومت کے لیے محدود آبی وسائل کا انتہائی محتاط انداز میں انتظام کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ انہوں نے اس بحران سے نمٹنے کے لیے کسانوں سے تعاون کی اپیل بھی کی۔ اپر بھدرا پروجیکٹ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اگرچہ مرکزی حکومت نے اسے قومی منصوبے کا درجہ دیتے ہوئے 5,200 کروڑ روپے کی مالی امداد کا اعلان کیا تھا، لیکن یہ رقم اب تک جاری نہیں کی گئی۔ اس کے باوجود کرناٹک حکومت نے اپنے وسائل سے 12 ہزار کروڑ روپے سے زائد خرچ کر کے منصوبے پر کام جاری رکھا ہے۔ وزیر نے مزید بتایا کہ ریاستی حکومت نے ہوگینکل واٹر سپلائی پروجیکٹ، مہادائی منصوبہ اور دریائے کرشنا کے پانی کے تنازع سے متعلق معاملات بھی مرکزی حکومت کے سامنے اٹھائے ہیں۔ کابینہ میں توسیع سے متعلق قیاس آرائیوں پر تبصرہ کرنے سے گریز کرتے ہوئے رام لنگا ریڈی نے واضح کیا کہ انتخابی فہرستوں کی جاری خصوصی جامع نظرثانی (ایس آئی آر) کا عمل الیکشن کمیشن آف انڈیا کی نگرانی میں ہو رہا ہے، نہ کہ ریاستی حکومت کے ذریعے۔

تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ کی پائیدار سیاحت پر توجہ

شہری جنگلاتی منصوبوں کی توسیع کی ہدایت

حیدرآباد (یو این آئی) تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ اے ریونت ریڈی نے پیر کے روز حکام کو ہدایت دی کہ ریاست بھر میں سیاحتی بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے کام کو تیز کیا جائے، جس میں تاریخی ورثے کے تحفظ، ماحولیاتی سیاحت (ایکو ٹورزم)، شہری جنگلات اور سیاحتی مقامات کی ترقی پر خصوصی توجہ دی جائے۔ ایم سی ایچ آر ڈی انسٹی ٹیوٹ میں محکمہ سیاحت کے جائزہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے حکام کو ہدایت دی کہ تارامتی بارہ دری کو ایک اہم سیاحتی مقام کے طور پر مزید ترقی دی جائے اور درگم چیرو کو ایک مکمل سیاحتی مرکز میں تبدیل کیا جائے۔ انہوں نے منجیرا اور دلکشا گیسٹ ہاؤسز کو جدید سہولیات سے آراستہ کرنے کی بھی ہدایت دی تاکہ سیاحوں کو بہتر سہولتیں فراہم کی جا سکیں۔ ریونت ریڈی نے حکام سے کہا کہ وقارآباد کو ٹورزم ہب ڈیولپمنٹ اسکیم کے تحت ترقی دی جائے۔ انہوں نے یداوری شری لکشمی نرسمہا سوامی مندر کی طرز پر ایک مندر کمیٹی تشکیل دے کر شری ویرا بھدرا سوامی مندر کی ترقی کے اقدامات کرنے کی بھی ہدایت دی۔ ماحولیاتی سیاحت پر زور دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی کہ کور اربن ریجن (سی یو آر) کے اندر محکمہ جنگلات کی اراضی کو محکمہ جنگلات اور محکمہ سیاحت مشترکہ طور پر ترقی دیں۔ انہوں نے حیدرآباد میں گُرّام گوڈا ایکو پارک کی طرز پر مزید ایکو پارکس قائم کرنے اور مجوزہ فیوچر سٹی میں واقع جنگلاتی علاقوں کو شہری جنگلاتی ماڈل کے تحت بین الاقوامی معیار کے مطابق ترقی دینے کی ہدایت بھی دی۔ انہوں نے شہری جنگلاتی منصوبوں پر تیزی سے عمل درآمد کے لیے ایک خصوصی افسر مقرر کرنے کی بھی ہدایت دی۔ وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ پرانا پل کے تاریخی پلوں کو سیاحتی مراکز کے طور پر ترقی دی جائے، جہاں سیاحوں کے لیے ضروری سہولتیں فراہم کی جائیں، اور بہتر سیاحتی تجربے کے لیے ٹریفک کا رخ موڑنے کے امکانات کا بھی جائزہ لیا جائے۔ دسمبر میں مجوزہ گلوبل انویسٹمنٹ سمٹ کی تیاریوں کا جائزہ لیتے ہوئے ریونت ریڈی نے حکام کو ہدایت دی کہ اس سلسلے میں فوری طور پر ابتدائی تیاریاں شروع کی جائیں اور مختلف محکموں کے درمیان مؤثر رابطے اور تقریب کے کامیاب انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے بین المحکماتی کمیٹیاں تشکیل دی جائیں۔ یہ بات ایک سرکاری بیان میں کہی گئی۔

کے سی جی میں آن لائن سٹہ بازی اور سائبر دھوکہ دہی کے

گینگ کا پردہ فاش، ماسٹر مائنڈ سمیت چار گرفتار

خیراگڑھ (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے خیراگڑھ-چھوئی کھدان-گنڈئی (کے سی جی) ضلع کی چھوئی کھدان پولیس نے بین ریاستی آن لائن سٹہ بازی اور سائبر فراڈ میں ملوث ایک گینگ کا پردہ فاش کرتے ہوئے اس کے ماسٹر مائنڈ سمیت چار ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے لیپ ٹاپ، موبائل فون، اے ٹی ایم کارڈ، بینک پاس بک اور منجمد (فریز) کی گئی رقم سمیت مجموعی طور پر 10.50 لاکھ روپے مالیت کا سامان برآمد کیا ہے۔ پولیس نے پیر کو بتایا کہ وزارت داخلہ کے 'سمنویہ پورٹل' اور نیشنل کرائم ریکارڈز بیورو (این سی آر بی) سے موصولہ معلومات کی بنیاد پر مشتبہ بینک کھاتوں کی جانچ کی گئی۔ تحقیقات کے دوران چھوئی کھدان کے رہائشی دیپک نرملکر کے بینک اکاؤنٹ میں آن لائن گیمنگ اور سٹہ بازی سے متعلق تقریباً 1.69 کروڑ روپے کے مشتبہ لین دین کا انکشاف ہوا۔ پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے اعتراف کیا کہ اس نے اپنا بینک اکاؤنٹ 12 ہزار روپے ماہانہ کرائے پر اس گینگ کو فراہم کیا تھا۔ تحقیقات کے دوران ملزم راہل جنگھیل نے بتایا کہ اس بینک اکاؤنٹ کا استعمال مہاراشٹر کے ممبئی میں واقع پلواسٹی کے ایک کرائے کے فلیٹ سے چلائے جانے والے آن لائن گیمنگ، سٹہ بازی اور سائبر فراڈ کے نیٹ ورک میں کیا جاتا تھا۔ اس گینگ کی قیادت راہل دیوانگن کرتا تھا، جو نیٹ ورک سے وابستہ افراد کو 25 ہزار روپے ماہانہ تنخواہ دیتا تھا۔ مالی نقصان کے باعث تقریباً چار ماہ قبل ممبئی سے اس نیٹ ورک کا آپریشن بند کر دیا گیا تھا، تاہم گینگ کے ارکان مختلف مقامات سے اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے تھے۔ کارروائی کے دوران پولیس نے 19 اے ٹی ایم کارڈ، پانچ بینک پاس بک، 14 موبائل فون اور ایک لیپ ٹاپ ضبط کیا۔ اس کے علاوہ منجمد کی گئی رقم سمیت مجموعی طور پر 10.50 لاکھ روپے مالیت کا سامان بھی برآمد کیا گیا۔

گاؤں لوگوں نے بی جے پی لیڈران کے گاؤں داخلہ پر پابندی لگائی

اسعد پور کرنجالی میں ٹوٹی سڑکوں پر عوامی نمائندوں کے خلاف برہمی کا اظہار کیا، گاؤں میں جگہ جگہ پر ہورڈنگ لگایا

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند کے اسعد پور کرنجالی گاؤں کے گاؤں والے سڑکوں کی مرمت نہ ہونے سے سخت ناراض ہیں، یہ سڑکیں دو سال پہلے پانی کی ٹینک کی تعمیر کے دوران پائپ لائن بچھانے کے لیے توڑی گئی تھی۔ ناراض لوگوں نے اب گاؤں کی گلیوں میں بی جے پی کے نمائندوں کے داخلے پر پابندی لگانے والے بینر لگا دیے ہیں۔ پیر کو بھی انہوں نے حکومت کے خلاف نعرے لگا کر اپنا احتجاج درج کرایا۔ گاؤں کے لوگوں کا کہنا ہے کہ پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لیے سڑکیں کھودی گئی تھیں لیکن ان کی مرمت نہیں کی گئی۔ مزید یہ کہ پینے کے پانی کے پائپ بچھائے گئے اور لوگوں کے گھروں تک پہنچائے گئے لیکن کنکشن نہیں بنائے گئے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ اپنے مسائل لے کر عوامی نمائندوں کے چکر لگاتے رہے ہیں۔ ہر بار انہیں جھوٹی یقین دہانیاں کروائی جاتی ہیں جبکہ مسئلہ حل طلب ہی رہتا ہے۔ سندیپ سینی، جیشور سینی، ونود کمار وغیرہ نے بتایا کہ ٹوٹی پھوٹی سڑکوں میں بارش کا پانی بھر جانے کی وجہ سے اب انہیں مزید پریشانیوں کا سامنا ہے۔ حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ کیچڑ اور پانی بھر جانے کے باعث سڑکوں سے گزرنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ مظاہرین نے کہا کہ سینی برادری ہمیشہ سے بی جے پی کا ووٹر رہا ہے۔ لیکن حکومتی نمائندے اس کمیونٹی کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ ایسا کرنا انہیں آئندہ انتخابات میں بھاری قیمت چکانا پڑے گا۔ اس موقع پر بجیندر سینی، پرویش سینی، امیت کشیپ، چھوٹا دھیمان، شبھم سینی سمیت بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔

پاور کارپوریشن کی ٹیم نے پی اے سی فورس کے ساتھ دیوبند میں سخت چیکنگ مہم چلائی

چیکنگ مہم کے شروع ہونے سے قبل ہی لوگوں نے غیر قانونی طریقے سے ڈالے گئے کیبل ہٹالئے: وشنو کوٹھاری

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند میں بجلی چوری پر قابو پانے کے لئے پیر کے روز پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت ہائی لائن لاس فیڈر نمبر 5 کے علاقہ میں پاور کارپوریشن کی مشترکہ ٹیموں نے پی اے سی کے جوانوں کے ساتھ سخت چیکنگ مہم چلائی۔ پاور کارپوریشن کے ایگزیکیٹو انجینئر وشنو کوٹھاری نے بتایا کہ فیڈر نمبر:5 کے علاقہ محلہ پٹھانپورہ اور گھاس منڈی میں پی اے سی جوانوں کے ساتھ چیکنگ مہم چلائی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ اس مہم کے لئے دو ٹیمیں تشکیل دی گئی تھیں جنہوں نے تقریباً 171 گھروں کی جانچ کی انہوں نے بتایا کہ اس مہم کی پہلے ہی سے اطلاع ملنے کی وجہ سے زیادہ تر لوگوں نے اپنے غیر قانونی بجلی کنکشن ہٹالئے تھے۔ چیکنگ شروع ہوتے ہی بجلی صارفین میں افراتفری کا عالم ہو گیا اور کئی مقامات پر جانچ ٹیموں کے پہنچنے سے پہلے ہی بجلی چوری کے لئے ڈالے گئے کیبل ہٹالئے گئے۔ ان علاقوں کی تنگ گلیوں میں بھی یہی صورت حال دیکھنے کو ملی۔ وشنو کوٹھاری نے بتایا کہ اس چیکنگ مہم کے دوران ہٹائے گئے غیر قانونی کنکشنوں کے اثرات متعلقہ فیڈروں پر صاف دکھائی دے رہے ہیں۔ اس کی تفصیل بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 33 کے وی بجلی گھر ساپلہ روڑ سے چلائے جانے والے فیڈر نمبر 3 پر چیکنگ سے پہلے 280 ایمپیئر لوڈ درج تھا جو چیکنگ مہم شروع کرنے کے بعد کم ہو کر 180 ایمپئر رہ گیا۔ اسی طرح 33 کے وی بجلی گھر تحصیل سے منسلک ٹاؤن فیڈر نمبر:5 پر یہ لوڈ 350 ایمپیئر سے کم ہو کر 200/ایمپیئر رہ گیا۔ انہوں نے بتایا کہ شہر میں بجلی چوری کا مسئلہ ابھی سنگین بنا ہوا ہے اس لئے مسلسل چیکنگ مہم چلائی جائے گی۔ اس چیکنگ مہم کے دوران 15/بجلی صارفین کے پرانے بجلی میٹر ہٹا کر نئے اسمارٹ میٹر لگائے گئے جبکہ 4 صارفین کے خلاف بجلی چوری سے متعلق ایف آئی آر درج کرائی گئی۔

شہر یوتھ کانگریس کے نومنتخب صدر کا کونسلروں نے کیا استقبال

ارمان خورشید نے پارٹی کو مضبوط کرنے کے لیے ایک ٹیم کے طور پر مل کر کام کرنے کا یقین دلایا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) شہر یوتھ کانگریس کا صدر مقرر ہونے پر ایڈوکیٹ ارمان خورشید کا کانگریس کونسلروں نے پرتپاک استقبال کیا۔ کونسلر محمد جنید کے دفتر واقع کسرول میں پیر کی شام منعقدہ استقبالیہ تقریب میں کہا گیا کہ ارمان خورشید اپنے والد کی سیاسی میراث کو آگے بڑھائیں گے۔ واضح رہے کہ ارمان سابق ضلع صدر اسلم خورشید کے بیٹے ہیں۔ پیشہ سے وکیل ہونے کے باوجود وہ اپنے والد کے شانہ بشانہ سیاست میں شامل ہیں۔ تقریب میں تمام کونسلرز نے ارمان خورشید کا پھولوں سے استقبال کیا۔ نومنتخب شہر یوتھ صدر نے پارٹی کو مضبوط کرنے کے لیے ایک ٹیم کے طور پر مل کر کام کرنے کا یقین دلایا۔ اس موقع پر کونسلر معظم علی، قمر سلیم، محمد پرویز، محمد افتخار انصاری، سید معظم علی، فہیم سیفی، شمشیر علی، محمد جنید، محمد ریحان، پرویز انصاری، شکیل احمد، پرویز بھارتی، ندیم الدین وغیرہ موجود رہے۔ انہوں نے تمام کونسلرز کا شکریہ ادا کیا۔ اس دوران ایس سی ایس ٹی صدر جھینکر سنگھ، بودھ، اقلیتی ڈپارٹمنٹ کے صدر افضل صابری، امیر الحسن جعفری، انوپ دوبے، شکیل چودھری، حاجی اکرم خان، بابر سیفی، حسنم، مختار شکیل چودھری، سابق ضلعی صدر اسلم خورشید وغیرہ بھی شامل رہے۔

ٹیچرس ایسوسی ایشن پوری لگن اور مضبوطی کے ساتھ ٹیچر حلقہ انتخاب لڑے گی

اتر پردیش سیکنڈری ٹیچرس ایسوسی ایشن کی میٹنگ میں کیا گیا اعلان

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) اتر پردیش سیکنڈری ٹیچرس ایسوسی ایشن کی ایک اہم میٹنگ چتر گپتا انٹر کالج میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ کی صدارت ڈویژنل صدر ہری شنکر بھارتیہ نے کی جبکہ ڈویژنل وزیر ارون شرما نے نظامت کی۔

مہمان خصوصی اور بریلی-مرادآباد علاقہ کے انتخابی کوآرڈینیٹر سریش رستوگی نے کہا کہ اتر پردیش سیکنڈری ٹیچرس ایسوسی ایشن پوری لگن اور طاقت کے ساتھ ٹیچر حلقہ انتخاب لڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ غیر فنڈز سے محروم اساتذہ کے ساتھ حکومت کی جانب سے مسلسل سوتیلا رویہ اپنایا جا رہا ہے جو کہ ناانصافی ہے۔ حکومت ان سے ووٹ لیتی ہے لیکن ان کے مفادات کو نظر انداز کرتی ہے۔ شریک انتخاب کے انچارج رنویر یادو نے کہا کہ انتخابات افراد کے بارے میں نہیں بلکہ تنظیم کے بارے میں ہوتے ہیں۔ لہٰذا تمام اساتذہ تنظیم کو مضبوط بنانے اور بااختیار امیدوار کی جیت کو یقینی بنانے کے لیے مل کر کام کریں۔

صوبائی خزانچی مہیش چند شرما نے کہا کہ اتر پردیش سیکنڈری ٹیچرس ایسوسی ایشن نے ہمیشہ اساتذہ کے مسائل کو اجاگر کیا ہے۔ اس مقصد کے لیے تنظیم پوری قوت کے ساتھ اپنا امیدوار کھڑا کرے گی۔ صوبائی نائب صدر ویملیندر ویمل نے کہا کہ حکومت کی پالیسیاں ان اساتذہ کے لیے منصفانہ نہیں ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ فنڈز سے محروم اساتذہ کو مقابلہ جاتی امتحانات میں روم انسپکٹر کے طور پر تعینات نہیں کیا جا رہا ہے اور ان کے اسکولوں کو امتحانی مراکز نہیں بنایا جا رہا ہے۔ یہ غیر فنڈنگ اساتذہ کے ساتھ امتیازی اور سوتیلی ماں والا سلوک ہے جسے تنظیم کسی بھی صورت میں قبول نہیں کرے گی۔ سبکدوش ہونے والے ڈویژنل صدر ہری شنکر بھارتیہ کی درخواست پر راج پال سنگھ کو مرادآباد ڈویژن کا ڈویژنل صدر قرار دیا گیا۔ میٹنگ کو صوبائی وزیر سدھیر اگروال، ریاستی وزیر جے پی سنگھ، ایگزیکیٹو ممبر اوم پرکاش سنگھ، ایگزیکیٹو ممبر نواب حسن، ڈویژنل کنوینز ویر سنگھ سوم دیو، ضلع صدر وسیم احمد، ضلع وزیر جتیندر کمار، رام پور ضلع صدر نسیم احمد، سنبھل کے ضلع صدر کیپٹن گرومیت سنگھ، امروہہ ضلع صدر ڈاکٹر سنجیو چوہان، ضلع وزیر ڈاکٹر پشپندر سنگھ، مرادآباد کے ضلع صدر شمشاد حسین، ضلعی وزیر دویوت کمار، نریندر سنگھ، دنیش کمار، راکیش کمار، ہرگیان سنگھ، نکول کمار، رام بلرام وشوکرما، ہری پرتاپ یادو، جابر حسین، پونیت پال، شیام بابو شرما اور گرراج سنگھ کے علاوہ کئی عہدیداران اور اساتذہ نے خطاب کیا۔

سمپورن سمادھان دیوس میں 46 فریادی شکایات لے کر پہنچے

موقع پر 4/شکایات کا ہی ازالہ ہوسکا، بقیہ شکایات کا جلد تصفیہ کرنے کے احکامات

دیوبند (عارف عثمانی)

دیوبند میں تحصیل سطح پر منعقد ہونے والے سمپورن سمادھان دیوس میں 46/فریادی اپنی شکایات اور مسائل لے کر افسران کے سامنے پہنچے۔ لیکن موقع پر محض 4 شکایات کا ہی ازالہ کیا جاسکا۔ تفصیل کے مطابق امتحانات کے منعقد ہونے اور دوسری وجوہات کے سبب اس مرتبہ سمپورن سمادھان دیوس سنیچر کے بجائے پیر کے روز منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر 46 فریادی اپنی مختلف شکایات لے کر افسران کے سامنے حاضر ہوئے۔ ان شکایات میں سب سے زیادہ شکایات کسانوں نے چکبندی سے متعلق پیش کیں۔ دیوبند کے ایس ڈی ایم وجے پرتاپ کے چھٹی پر ہونے کی وجہ سے سہارنپور سے آنے والے ایس ڈی ایم کی صدارت میں سمپورن سمادھان دیوس منعقد کیا گیا۔ اس دوران چکبندی، ریونیو محکمہ، پولیس نگر پالیکا، سینچائی محکمہ اور سپلائی محکمہ سمیت دیگر محکموں سے متعلق 46 فریادیوں نے اپنی شکایات اور مسائل پیش کئے، لیکن موقع پر صرف 4/ شکایات کا ہی ازالہ کیا جاسکا۔ سمپورن سمادھان دیوس میں موجود افسران نے تمام متعلقہ محکموں کے ذمہ داران کو ہدایات دیں کہ وہ باقی تمام شکایات کا جلد از جلد تصفیہ کریں اور شکایت کنندگان کو دفاتر کے چکر نہ لگوائیں۔ اس دوران تحصیلدار پشپانکر دیو، نائب تحصیلدار مونیکا چوہان سمیت دیگر محکموں کے ذمہ داران وافسران موجود رہے۔ وہیں دوسری جانب رام پور منیہاران تحصیل میں بھی پیر کے روز منعقدہ سمپورن سمادھان دیوس میں ڈی ایم اور ایس ایس پی نے لوگوں کی شکایات سنیں۔ اس دوران بجلی، پینشن، پولیس محکمہ اور ریونیو کے علاوہ زمینوں سے متعلق شکایات پیش کی گئیں۔ پروگرام میں موجود افسران نے احکامات دیتے ہوئے کہا کہ تمام شکایات کو غیر جانبدارانہ طریقہ سے مقررہ مدت کے اندر نمٹایا جائے، انہوں نے کہا کہ موقع معائنہ کر کے اور ثبوتوں کی بنیاد پر کارروائی کی جائے۔ افسران نے کہا کہ شکایات کے تصفیہ میں کسی بھی طرح کی لاپرواہی کو برداشت نہیں کیا جائے۔

قرآنِ اللہ کی آخری کتاب ہے جو انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل کی گئی

حافظ حشام کے حفظ کلام اللہ مکمل ہونے پر دعائیہ تقریب سے مولانا کمال اصغر کا بیان

دیوبند (عارف عثمانی) علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کے سابق امام قاری اکرام الٰہی مرحوم کے پوتے اور اے ایم یو کے امام قاری فرحان الٰہی کے بیٹے حافظ حشام کے حفظ کلام اللہ مکمل ہونے پر ایک دعائیہ تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے دارالعلوم کے سابق استاذ مولانا بلال اصغر کے بیٹے مولانا کمال اصغر نے حفظِ قرآن اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب ہے، جو انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل کی گئی۔ یہ وہ مقدس کتاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ قرآن کی حفاظت کا ایک عظیم ذریعہ "حفظِ قرآن" ہے۔ حفظِ قرآن کا مطلب ہے قرآنِ پاک کو مکمل طور پر زبانی یاد کرنا۔ یہ ایک نہایت عظیم سعادت اور باعثِ فضیلت عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام میں حافظِ قرآن کو بہت بلند مقام حاصل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حافظِ قرآن کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔

قیامت کے دن حافظِ قرآن کو عزت و احترام دیا جائے گا اور اس کے والدین کو بھی نور کا تاج پہنایا جائے گا۔ حافظِ قرآن نہ صرف خود دین کی روشنی حاصل کرتا ہے بلکہ دوسروں کے لیے بھی ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے۔ مولانا کمال اصغر نے کہا کہ حفظِ قرآن انسان کے اخلاق و کردار پر بھی مثبت اثر ڈالتا ہے۔

قرآن یاد کرنے والا شخص عموماً نظم وضبط، صبر، محنت اور تقویٰ جیسی صفات اپناتا ہے۔ یوپی رابطہ کمیٹی کے سکریٹری ڈاکٹر عبید اقبال عاصم نے اپنے خطاب میں کہا کہ قرآن کی تلاوت دل کو سکون بخشتی ہے اور انسان کو برائیوں سے دور رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان اپنے بچوں کو کم عمری ہی سے حفظِ قرآن کی طرف راغب کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حفظِ قرآن کی ایک اہمیت یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے قرآنِ پاک کی اصل صورت محفوظ رہتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ لاکھوں حفاظ نے ہر دور میں قرآن کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھا، جس کی وجہ سے آج بھی قرآن اسی شکل میں موجود ہے جس طرح نازل ہوا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور معجزہ ہے۔ اگرچہ حفظِ قرآن ایک مشکل اور محنت طلب کام ہے، لیکن اخلاص، مستقل مزاجی اور محنت سے یہ منزل آسان ہو جاتی ہے۔ والدین اور اساتذہ کو چاہیے کہ بچوں کی حوصلہ افزائی کریں اور ان کے لیے بہتر دینی ماحول فراہم کریں۔ ڈاکٹر عبید اقبال عاصم نے کہا کہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ حفظِ قرآن دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

ایک حافظِ قرآن نہ صرف اپنے لیے بلکہ اپنے خاندان اور معاشرے کے لیے بھی باعثِ رحمت ہوتا ہے۔ ہمیں قرآن کو پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے حفظ کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔ اس موقع پر غفران الٰہی، فیضان الٰہی، شعور احمد وغیرہ موجود رہے۔ واضح ہو کہ حافظ حشام نے یہ کامیابی نو سال کی عمر میں حاصل کی ہے۔

ٹی ایم یو کے لاء کالج نے IIRF رینکنگ میں کیا شاندار کارکردگی کا مظاہرہ

چانسلر سریش جین نے امید ظاہر کی کہ ہمارا لاء کالج بلندیوں تک پہنچے گا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) تیرتھنکر مہاویر یونیورسٹی، مرادآباد کے کالج آف لاء اینڈ لیگل اسٹڈیز نے IIRF - انڈین انسٹیٹیوشنل رینکنگ فریم ورک کے ذریعہ جاری کردہ تازہ ترین 2026 کی رینکنگ میں اپنی تعلیمی کارکردگی اور بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنا کر اہم پیش رفت کی ہے۔ بہترین نجی یونیورسٹیوں کے زمرے میں لاء کالج نے ملک میں 35 واں اور اتر پردیش میں 5 واں رینک حاصل کیا ہے۔ ٹی ایم یو کے لاء کالج نے IIRF کی رینکنگ میں یہ پوزیشن مختلف پیرامیٹرز جیسے کہ تدریسی معیار، ریسرچ، انڈسٹریز اور ینٹیشن، پلیسمنٹ، انفاسٹرکچر اور مجموعی تعلیمی کارکردگی پر بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حاصل کی ہے۔ چانسلر سریش جین نے اس کامیابی کا سہرا فیکلٹی ممبران، طلباء، سابق طلباء اور اسٹیک ہولڈرز کی اجتماعی کوششوں کو قرار دیا اور امید ظاہر کی کہ ٹی ایم یو قانونی تعلیم کے میدان میں طلباء کو قومی اور بین الاقوامی مقابلے کے لیے تیار کرنے کی کوشش جاری رکھے گی۔ لاء کالج IIRF قانون کی درجہ بندی کے نجی زمرے میں ہندوستان کے سب سے اوپر کے 50 بہترین پرائیوٹ لاء کالجوں میں درج ہے۔

لاء کالج کے ڈین پروفیسر ہربخش ڈکشٹ کہتے ہیں، "TMU کے کالج آف لاء اینڈ لیگل اسٹڈیز کو بار کونسل آف انڈیا (BCI) نے تسلیم کیا ہے۔" کالج میں عملی تربیت کے لیے ایک جدید موٹ کورٹ ہال ہے، جہاں طلبہ بحث و مباحثہ اور قانونی حکمت عملی سیکھتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے ایک حقیقی عدالت میں۔ پرنسپل پروفیسر ایس کے سنگھ بتاتے ہیں کہ ایک فعال لیگل ایڈ سیل غریبوں اور ضرورت مندوں کو مفت قانونی مشورہ فراہم کرنے اور نچلی سطح پر طلبہ کو وکالت کا فن سکھانے کے لیے بھی کام کرتا ہے۔

TEERTHANKER MAHAVEER UNIVERSITY
TMU
MORADABAD
Accredited with NAAC A Grade
12-B Status from UGC
IIRF
SINCE 2015

پی ایم قومی چائلڈ ایوارڈ 2026 کے لیے آن لائن درخواستیں طلب

درخواستیں جمع کرانے کی آخری تاریخ 31 جولائی 2026

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) وزیر اعظم کے قومی چائلڈ ایوارڈ 2026 کے لیے آن لائن نامزدگی کا عمل شروع ہو گیا ہے، جو حکومت ہند کی خواتین اور بچوں کی ترقی کی وزارت کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ ضلع کے اہل اور ہونہار بچوں کو بروقت درخواست دینے کی اپیل کی گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ پروبیشن آفیسر، مسز مونیکا رانا نے بتایا کہ وزیر اعظم کے نیشنل چائلڈ ایوارڈ کے لیے آن لائن درخواستیں اور سفارشات کیم اپریل 2026 سے طلب کی جا رہی ہیں۔ درخواستیں جمع کرانے کی آخری تاریخ 31 جولائی 2026 ہے۔ دلچسپی رکھنے والے امیدوار اور ادارے نیشنل ایوارڈ پورٹل: https://awards.gov.in پر آن لائن درخواست دے سکتے ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ وزیر اعظم کا قومی چائلڈ ایوارڈ ایک باوقار قومی اعزاز ہے، جو 18 سال سے کم عمر کے بچوں کو دیا جاتا ہے (31 جولائی 2026 تک) جنہوں نے مختلف شعبوں میں غیر معمولی صلاحیتوں، شاندار کارناموں اور متاثر کن شراکت کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایوارڈ کے لیے چھ زمرے رکھے گئے ہیں جن میں بہادری، سماجی خدمت، ماحولیات، کھیل، فن و ثقافت اور سائنس و ٹیکنالوجی شامل ہیں۔ ڈسٹرکٹ پروبیشن آفیسر نے ضلع کے والدین، اساتذہ، اسکولوں اور متعلقہ اداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اہل اور باصلاحیت بچوں کی مقررہ مدت میں داخلہ یقینی بنائیں، تاکہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع مل سکے اور انہیں قومی سطح پر اعزاز سے نوازا جا سکے۔

راجندر پال گوتم کی قیادت میں کانگریس بوتھ سطح تک ہوگی مضبوط: محمد احمد

کانگریس کمیٹی اقلیتی شعبہ کے ریاستی نائب نے اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے انچارج سے ملاقات کی

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ہیڈکوارٹر، 24 اکبر روڈ پر، اتر پردیش کانگریس کمیٹی اقلیتی شعبہ کے نائب صدر محمد احمد نے نئے مقرر کردہ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے انچارج اور سابق وزیر راجندر پال گوتم سے بشکریہ ملاقات کی۔ میٹنگ کے دوران اتر پردیش کی سیاسی صورتحال، تنظیمی توسیع اور آئندہ 2027 کے اسمبلی انتخابات کے حوالے سے تفصیلی بات چیت ہوئی۔ میٹنگ کے بعد جاری ایک بیان میں محمد احمد نے کہا کہ راجندر پال گوتم نچلی سطح کے اور کیڈر پر مبنی سیاسی لیڈر ہیں۔ ان کے پاس تنظیم کو بوتھ کی سطح تک مضبوط بنانے کا وسیع تجربہ ہے۔ ان کی قیادت میں اتر پردیش میں کانگریس کی تنظیم کو نئی طاقت ملے گی اور پارٹی کو بوتھ کی سطح تک بااختیار بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میٹنگ میں تجویز دی گئی کہ ریاست میں پسماندہ طبقات کو تنظیم میں مناسب نمائندگی دی جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مختلف اضلاع میں مختلف سماجی طبقات اور ذاتوں کی کانفرنسیں منعقد کی جانی چاہئیں تاکہ تنظیم میں اعلیٰ ذاتوں، پسماندہ ذاتوں، دلتوں اور اقلیتوں کی تعداد کے مطابق شرکت کو یقینی بنایا جا سکے۔ محمد احمد نے کہا کہ 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات کے پیش نظر کانگریس کو سماج وادی پارٹی کے ساتھ باعزت اتحاد پر غور کرنا چاہئے اور ریاست کے ہر ضلع میں زیادہ سے زیادہ سیٹوں پر مقابلہ کرنے کی حکمت عملی تیار کرنی چاہئے۔ اس موقع پر اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے اعظم انصاری، سہیل پرویز، علی حسین رضوی اور دیگر کانگریسی ساتھ رہے۔

اس طرح کے پروگرام نئی نسل کو پرانی وراثت سے جوڑنے میں معاون و مددگار ہوتے ہیں: پروفیسر اسلم جمشید پوری

شعبۂ اردو چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی میں "نغموں سے سجی شام" کا انعقاد

میرٹھ: اس میں کوئی شک نہیں کہ اس طرح کے پروگرام نئی نسل کو پرانی وراثت سے جوڑنے میں معاون و مددگار ہوتے ہیں اور ہماری نئی نسل پرانے فن کاروں اور ان کے بیش قیمتی کلاسیکی سرمائے سے نہ صرف واقف ہوتی ہے بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے اس سرمائے کو محفوظ اور ان تک پہنچانے کی تدابیر بھی اختیار کرتی ہیں۔ کیونکہ کلاسیکی فن کبھی پرانا نہیں ہوتا۔ اس کی اہمیت ہر دور میں برقرار رہتی ہے اور ہر زمانے کے لوگوں کو متاثر کرتی ہے۔ جہاں اس طرح کی محفلیں نوجوانوں کو محظوظ کرتی ہیں بزرگوں کی بھی پرانے دور کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں اور ان میں نیا جوش اور ولولہ پیدا کرتی ہیں۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ آج کا یہ پروگرام نہایت عمدہ رہا اور دونوں ہی فن کاروں نے بہترین نغمے پیش کیے۔ اس طرح کے پروگرام منعقد ہوتے رہنے چاہئیں۔ طلباء کے لیے بھی یہ پروگرام بہت اہم اور مفید ہوتے ہیں۔ انہیں اس طرح کے پروگراموں سے حوصلہ ملتا ہے اور ان کے آگے بڑھنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ یہ الفاظ تھے معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری کے جو یہاں شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ کے پریم چند سیمینار ہال میں "نغموں سے سجی شام" پروگرام کے اختتام پر اپنے اظہار خیال کے دوران ادا کر رہے تھے۔

اس سے قبل پروگرام کا آغاز روہا سا، میرٹھ کے معروف گلوکار گلفام نے اپنی خوبصورت آواز میں "آنے سے اس کے آئے بہار، جانے سے اس کے جائے بہار"، "جو بات تجھ میں ہے تیری تصویر میں نہیں"، "رنگ اور نور کی بارات کسے پیش کروں"، "میرے دوست قصہ یہ کیا ہو گیا" سنا کر محفل میں سماں باندھ دیا۔ ناظرین کی فرمائش پر "بڑی دور سے آئے ہیں"، "او دنیا کے رکھوالے"، "یہ جھکے جھکے نیناں"، "مجھے پیار کی زندگی دینے والے" اور ایک غزل "ہم تیرے شہر میں آئے ہیں مسافر کی طرح" بھی اپنی شاندار آواز میں پیش کی جسے سامعین وناظرین نے خوب پسند کیا۔ ایک دوسرے فن کار محمد سلیم اختر نے بھی اپنی خوبصورت آواز میں "جانے والوں ذرا"، "یہ شمع تو جلی روشنی کے لیے" اور "بازی کسی نے پیار میں جیتی یا ہار دی" سنا کر خوب داد و تحسین حاصل کی۔

دونوں ہی فن کار ہندوستان کے مختلف شہروں میں اپنی آواز کا جادو بکھیر رہے ہیں اور اس طرح کے پروگرام کا مقصد نئی نسل کو پرانی وراثت سے واقف کرانا اور انہیں فن کی باریکیوں سے روشناس کرانا ہوتا ہے۔

پروگرام میں پروفیسر وکاس شرما، معروف شاعر سید نایاب الدین نایاب، ڈاکٹر شاداب علیم، ڈاکٹر ارشاد سیانوی، حاجی سلیم سیفی، معراج احمد، محمد شمشاد، سعید احمد سہارنپوری، محمد عمران، محمد شاہویز وغیرہ نے شرکت کی۔

ضلع مجسٹریٹ کی ہدایت پر عوامی بیداری پروگرام کا انعقاد

بہرائچ: (نامہ نگا) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امت کمار نے بتایا کہ ممکنہ سیلاب کے دوران جان و مال کے نقصان کو کم سے کم کرنے، گاؤں کی سطح پر سیلاب حفاظتی کمیٹیاں تشکیل دینے، ان کے اراکین کے نام، پتے اور موبائل نمبر محفوظ کرنے، نیز سیلاب سے بچاؤ اور مسائل کے بروقت حل کے لیے حکومت اور ضلع مجسٹریٹ اکشے ترپاٹھی کی ہدایات پر سیلاب سے متاثر ہونے والی تحصیلوں کے دیہات میں تحصیل انتظامیہ کی جانب سے ریلیف چوپال اور عوامی بیداری پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں اتوار کے روز تحصیل میہن پوروا (موتی پور) کے گاؤں بھگوڑیا میں سب ڈویژنل مجسٹریٹ رام دیال کی موجودگی میں ریلیف چوپال اور عوامی بیداری پروگرام منعقد کیا گیا۔ ریلیف چوپال کے دوران دیہاتیوں کو بتایا گیا کہ ہر دس سیلاب سے متاثرہ دیہات پر مشتمل ایک کلسٹر بنا کر اس کے لیے نوڈل افسر مقرر کیا جا رہا ہے، جبکہ حاملہ خواتین، بزرگوں اور بچوں کی فہرستیں بھی تیار کی جا رہی ہیں۔ متاثرہ دیہات کے لیے روٹ چارٹ تیار کیے جا رہے ہیں، اور ہر گاؤں میں گرام پردھان، آشا کارکن، صفائی ملازم، گرام پنچایت افسر، رضاکاروں اور معزز افراد پر مشتمل ایک ٹیم تشکیل دی جا رہی ہے۔ ضلع میں سیلاب سے متعلق 44 فلڈ چوکیاں، 48 اجتماعی باورچی خانے، 45 ریلیف تقسیم مراکز اور 43 فلڈ شیلٹرز کی نشاندہی کر لی گئی ہے، جبکہ 511 گرام سبھاؤں کی کشتیاں بھی دستیاب ہیں۔ اس مقصد کے لیے واٹس ایپ گروپ بھی تشکیل دیے جا رہے ہیں، جنہیں تحصیل سطح کے واٹس ایپ گروپ سے منسلک کیا جائے گا تاکہ حکومت کی جانب سے جاری ہونے والی وارننگ بروقت گاؤں کی سطح تک پہنچ سکے۔ چوپال کے دوران یہ بھی بتایا گیا کہ تمام سیلاب سے متاثرہ تحصیلوں میں فلڈ کنٹرول روم قائم کیے جا رہے ہیں تاکہ متاثرہ علاقوں میں پیش آنے والے مسائل کا فوری ازالہ کیا جا سکے۔ متاثرہ دیہات کے لوگوں کو محفوظ مقامات تک منتقل کرنے کے لیے اونچی اور محفوظ جگہوں کو نشان زد کر کے وہاں شیلٹر قائم کیے جا رہے ہیں۔ فلڈ چوکیوں کے مؤثر انتظام کے لیے نوڈل افسران بھی مقرر کیے جا رہے ہیں، جبکہ ریلیف کیمپ ایسی جگہوں پر قائم کیے جا رہے ہیں جہاں لوگوں کی رسائی آسان ہو۔

ریلیف چوپال کے دوران گاؤں کے باشندوں سے اپیل کی گئی کہ اگر ارلی وارننگ سسٹم کے ذریعے کسی بھی قسم کی اطلاع موصول ہو تو فوراً تحصیل انتظامیہ کی جانب سے مقرر کردہ محفوظ مقامات پر منتقل ہو جائیں۔ سیلاب کے دوران بزرگوں، بچوں، مریضوں اور خواتین کا خصوصی خیال رکھنے کی بھی ہدایت دی گئی۔ لوگوں کو بتایا گیا کہ ضلع میں 44 فلڈ چوکیاں، 48 اجتماعی باورچی خانے، 45 ریلیف تقسیم مراکز اور 43 فلڈ شیلٹرز پہلے ہی نشان زد کیے جا چکے ہیں۔

سی او آشیش نگم کا رائے بریلی میں نئی تعیناتی

ایودھیا/لکھنؤ: (نامہ نگار) ایودھیا رودولی علاقہ میں دو سال اور چار ماہ تک امن و امان کی نگرانی کرنے کے بعد، پولیس سرکل آفیسر آشیش نگم کو رودولی پولیس اسٹیشن میں پرتپاک الوداع کیا گیا۔ ان کا تبادلہ رائے بریلی ضلع کر دیا گیا ہے۔ ان کے دور کی تعریف کی گئی۔ پولیس اسٹیشن انچارج اور ماتحتوں نے بتایا کہ آشیش نگم کے دور میں رودولی علاقے میں جرائم پر قابو پایا گیا اور عوام اور پولیس کے درمیان بہتر تال میل قائم کیا گیا۔ امن و امان برقرار رکھنے اور کمیونٹی پولیسنگ میں ان کی خدمات قابل ستائش تھیں۔ پولیس اہلکاروں نے ان کے نظم و ضبط، نرم گفتاری اور ہر مشکل میں مددگار طبیعت کی تعریف کی۔ سی او آشیش نگم نے کہا، میں رودولی کے لوگوں اور پولیس ٹیم کی حمایت کو

ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ دو سال اور چار ماہ کا یہ دور میرے لیے بہت خاص تھا۔ کہ ہم علاقے میں امن و امان برقرار رکھنے میں کامیاب ہوئے۔ اس موقع پر کوتوالی پولیس اسٹیشن کے عملے نے انہیں یادگاری، شال اور گلدستہ سے نوازا۔ رائے بریلی میں ان کی نئی تعیناتی پر سبھی نے ان کے روشن مستقبل اور کامیابی مدت کی دعائیں کی۔

مولانا رفیق القاسمی کے انتقال پر سنی کالج میں تعزیتی جلسہ

لکھنؤ: سنی انٹر کالج میں کالج کے سابق استاد و معروف عالم دین مولانا رفیق القاسمی کے انتقال پر بطور ایصال ثواب ایک تعزیتی جلسہ کا اہتمام کیا گیا جس میں کالج کے پرنسپل شکیل احمد کے علاوہ تمام اساتذہ، معلمات آفس اسٹاف اور طلبہ وطالبات شریک ہوئے۔ کالج کے وائس پرنسپل انور قادر نے دعائے مغفرت کرائی۔ بچوں کو خطاب کرتے ہوئے پرنسپل شکیل احمد نے کہا مرحوم مولانا رفیق القاسمی نہ صرف کالج کے ایک موقر استاد تھے بلکہ سبکدوشی کے بعد بھی سنی کالج سے ان کا ہمدردانہ سلوک قابل رشک تھا۔ مرحوم کی تدفین میں کالج کے منیجر محمد سعد صدیقی ایڈوکیٹ کے علاوہ سینکڑوں افراد شریک تھے۔ سنی تعلیمی مجلس کے نائب صدر محمد وکیع صدیقی نے مرحوم کے اہل خانہ سے گھر جا کر بھی اظہار تعزیت کیا اور کہا کہ ان کے انتقال سے جو خلا پیدا ہوا اسے پر نہیں کیا جاسکتا۔ وہ اپنے آپ میں ایک دینی ادارہ تھے۔ ان کی قومی، علمی، دینی وسماجی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ انتقال کے وقت مرحوم کی عمر تقریباً 88 برس تھی۔ اللہ تعالی مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل دے۔

مولانا رفیق القاسمی کے انتقال پر واصف حسن واعظی کا اظہارِ تعزیت

لکھنؤ: (پریس ریلیز) معروف سماجی، دینی اور تعلیمی شخصیت، لونا پرنٹنگ پریس کے بانی مولانا رفیق القاسمی کے انتقال پر سید شاہ واصف حسن واعظی نے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی وفات سے نہ صرف شہر لکھنؤ بلکہ دینی، تعلیمی اور سماجی حلقوں کو ایک مخلص، باوقار، باکردار اور خدمت گزار شخصیت سے محرومی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ انہوں نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ مولانا رفیق القاسمی نے نئی نسل کی تعلیم و تربیت کے میدان میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ان کی سادگی، اخلاص، ملنساری، حسن اخلاق اور خدمت خلق کا جذبہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ سید شاہ واصف حسن واعظی نے کہا کہ مرحوم سے ان کے خاندان کا ایک گہرا اور قدیم تعلق بھی تھا، کیونکہ مولانا رفیق القاسمی ان کے والد محترم کے ماموں تھے۔ مرحوم کی وفات ان کے اہل خانہ ہی نہیں بلکہ ان تمام افراد کے لیے بھی ایک بڑا سانحہ ہے جو ان سے علمی، سماجی، دینی اور خاندانی تعلق رکھتے تھے۔ اللہ تعالی مولانا رفیق القاسمی کی کامل مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل اور اجرِ عظیم سے نوازے۔

مسجد ایکمنارہ اکبری گیٹ میں تعزیتی جلسے کا انعقاد

لکھنؤ: شہر کی تاریخی ایکمنارہ مسجد اکبری گیٹ میں مولانا رفیق القاسمی کے متعلق مرکزی جمعۃ الحفاظ کے اراکین کی جانب سے تعزیتی جلسہ استاذ الحفاظ حافظ عبدالرشید صاحب کی سرپرستی وقاری محمد حزقیل امام مسجد ایکمنارہ کی صدارت میں منعقد ہوا جس کا آغاز مدرسہ عالیہ فرقانیہ کے قاری محمد یوشع وقاری محمد طہٰ کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا جلسے کو خطاب کرتے ہوئے ادارہ دار المبلغین پاٹانالہ کے سینئر استاد مولانا قاری محمد صدیق صاحب امام و خطیب مسجد سبحانیہ پاٹانالہ نے کہا کہ مولانا رفیق القاسمی (رحمۃ اللہ علیہ) سنی انٹر کالج کے سابق ٹیچر تھے بڑی محنت سے کالج کو پروان چڑھایا اور ترقی بخشی مولانا علیہ الرحمہ بڑی اہمیت کے حامل تھے نیک سیرت بڑے عبادت گزار ملنسار ذی علم فدایان صحابہؓ شخصیت مدرسہ عالیہ فرقانیہ خصوصا حافظ عبدالرشید صاحب سے بیحد لگاؤ تھا مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں قراء حفاظ نے قرآن مجید پڑھ کر اور خاص کر حافظ عبدالرشید صاحب نے خود ایک قرآن پاک پڑھ کر بخشا آخر میں قاری محمد صدیق صاحب نے حضرت مولانا (رحمۃ اللہ علیہ) کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

سالانہ مجلس عزا

لکھنؤ: (نامہ نگار) گزشتہ سال کی طرح امسال بھی بتاریخ 7 جولائی 21 محرم بروز منگل، بوقت 8:30 بجے شب میں، بمقام (عزا خانہ کلب راحت) کٹن صاحب کی گلی میں، ایک مجلس عزا منعقد ہوگی۔ جس مجلس کو خطیب اہلبیت عالیجناب مولانا گلریز نقی خطاب فرمائیں گے۔ مجلس میں تمام مومنین سے شرکت کی گزارش ہے۔ یہ اطلاع محمد میاں اور فضل حسن نے دی ہے۔

مشن شکتی ٹیموں کی جانب سے مختلف مقامات پر خواتین اور بچیوں میں آگاہی مہم

بہرائچ: (نامہ نگا) پولیس سپرنٹنڈنٹ وشواجیت شریواستو کی ہدایت پر "مشن شکتی 5.0" مہم کے دوسرے مرحلے کے تحت ضلع کے تمام تھانوں میں تشکیل دی گئی مشن شکتی ٹیموں نے اہم بازاروں، قصبوں، چوراہوں، مذہبی مقامات اور دیگر اہم جگہوں پر خواتین پولیس اہلکاروں کے ذریعے خواتین کی حفاظت، بااختیار بنانے اور خود انحصاری کے حوالے سے حکومت اور محکمہ پولیس کی مختلف اسکیموں کے بارے میں آگاہی پروگرام منعقد کیے۔ ضلع بھر میں خواتین اور بچیوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے منعقدہ آگاہی پروگراموں کے دوران تمام خواتین کو ان کے حقوق، حفاظتی تدابیر اور مشن شکتی کے تحت دستیاب سہولیات کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں۔ "مشن شکتی 5.0" مہم کے دوسرے مرحلے کے تحت خواتین کی حفاظت، بااختیار بنانے اور خود انحصاری کے فروغ کے لیے مختلف سرکاری محکموں کی فلاحی

اسکیموں سے بھی آگاہ کیا گیا، جن میں وزیر اعلیٰ کنیا سمنگلا یوجنا، نراشرت (بے سہارا) خواتین پنشن یوجنا، اتر پردیش ریاستی دیہی روزگار مشن، قومی غذائیت منصوبہ، وزیر اعلیٰ اجتماعی شادی اسکیم، بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ مہم، وزیر اعظم اجولا یوجنا، پی ایم سوانِدھی یوجنا، پی ایم سمان ندھی یوجنا، ون اسٹاپ سینٹر، آیوشمان یوجنا، محفوظ زچگی یقین دہانی (سمن) یوجنا، خواتین شکتی مرکز یوجنا، وزیر اعلیٰ ابھیودے یوجنا اور کنیا سمنگلا یوجنا شامل ہیں۔ اسی کے ساتھ محکمہ پولیس سے متعلق مختلف ہیلپ لائن نمبروں، جیسے ویمن پاور لائن 1090، پولیس ایمرجنسی سروس 112، موبائل پر ایمرجنسی کال/پینک بٹن کا عملی مظاہرہ، وزیر اعلیٰ ہیلپ لائن 1076، صحت خدمات ہیلپ لائن 102، ایمبولینس سروس 108، خواتین ہیلپ لائن 181 اور سائبر کرائم ہیلپ لائن 1930 کے بارے میں بھی پمفلٹ تقسیم کر کے عوام میں آگاہی پیدا کی گئی۔

ڈاکٹر شجاعت حسین کے برادر بزرگ کا انتقال
ڈاکٹر مولانا اصغر اعجاز قائمی کا اظہار تعزیت

علی گڈھ: ڈاکٹر شجاعت حسین کے برادر بزرگ مرحوم قاسم حسین ابن قدرت حسین کے انتقال پرملال کی خبر نے دل کو انتہائی رنجیدہ کر دیا۔ ایک شفیق بھائی، مخلص انسان اور خاندان کے مضبوط سہارے کا یوں اچانک رخصت ہو جانا یقیناً ایسا صدمہ ہے جس کی تلافی ممکن نہیں۔ اس غم کی گھڑی میں میری تمام تر ہمدردیاں، دعائیں اور تعزیتیں آپ، تمام اہلِ خانہ اور متعلقین کے ساتھ ہیں۔ دعا ہے کہ پروردگار عالم اپنے بے پایاں لطف و کرم سے مرحوم کی مغفرت فرمائے، ان کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنا دے، ان کے درجات بلند فرمائے، اور انہیں محمد و آل محمد کی شفاعت اور ہمسائیگی نصیب فرمائے۔ بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو صبرِ جمیل، حوصلہ کامل اور اجرِ عظیم عطا فرمائے، اس سانحہ عظیم کو اپنے فضل سے آسان فرمائے، اور مرحوم کے تمام حسنات کو قبول فرما کر انہیں اپنی وسیع رحمت میں جگہ عطا کرے۔ خداوندِ متعال مرحوم کے سفرِ آخرت کو آسان فرمائے، ان کی منزلوں کو نور سے منور کرے، اور روز محشر انہیں حضرات محمد و آل محمدؐ کے پرچم رحمت تلے جگہ عطا فرمائے۔ مرحوم کو غریقِ رحمت فرمائے، ان کی مغفرت کرے، اور تمام سوگواران کو صبر و سکون عطا فرمائے۔ آمین

سنت کبیر نگر: گرمی کی وجہ سے اسکول کے اوقات میں تبدیلی
کلاس 1 تا 8 کے اسکول اب دوپہر 12 بجے تک چلیں گے

سنت کبیر نگر: (ڈاکٹر عنبر بستوی) بڑھتی ہوئی گرمی کو دیکھتے ہوئے، ضلع مجسٹریٹ آلوک کمار نے پہلی سے آٹھویں جماعت کے اسکولوں کے اوقات میں تبدیلی کی ہے۔ اب، ضلع کے تمام پرائمری اور جونیئر ہائی اسکول 10 جولائی تک دوپہر 12 بجے تک کام کریں گے۔ ضلع مجسٹریٹ کے جاری کردہ ایک خط کے مطابق، یہ فیصلہ ہندوستان کے محکمہ موسمیات کے جاری کردہ بلیٹن کے مطابق بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ بیسک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت چلنے والی کلاس 1 سے 8 تک کے تمام اسکول صبح 8 بجے سے دوپہر 12 بجے تک کام کریں گے۔ یہ حکم 10 جولائی تک نافذ العمل رہے گا۔ پہلے یہ اسکول

دوپہر دو بجے تک چلتے تھے۔ تاہم، نئے اندراج شاردا ابھیان کے تحت اپنے فرائض کو مکمل کرنے کے لیے اساتذہ، شکشا متروں، انسٹرکٹرز، اور دفتری عملے کو 2 بجے تک اسکول میں حاضر ہونا چاہیے۔ کسی قسم کی غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ ضلع مجسٹریٹ آلوک کمار نے واضح کیا ہے کہ حکم کی تعمیل میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی اور خلاف ورزی پر سخت کارروائی کی جائے گی۔ دریں اثنا، محکمہ موسمیات کے سائنسدان کمار اتل نے کہا کہ اگلے دو دنوں تک موسم کی ایسی ہی صورتحال برقرار رہے گی۔ اس کے بعد مانسون کے دوبارہ رفتار پکڑنے کی امید ہے۔ گزشتہ ایک ہفتے سے ضلع میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 38 ڈگری سیلسیس تک ریکارڈ کیا جا رہا ہے۔

تحصیل خلیل آباد میں سمپورن سمادھان دیوس کا انعقاد
ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی فوری حل کی ہدایت

سنت کبیر نگر: (ڈاکٹر عنبر بستوی) خلیل آباد تحصیل میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (فنانس اینڈ ریونیو) ستیہ پرکاش کی صدارت میں سمپورن سمادھان دیوس کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کے دوران ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے محکمہ ریونیو سمیت مختلف محکموں سے متعلق مقدمات کی سماعت کی۔ انہوں نے متعلقہ افسران اور ملازمین کو ہدایت کی کہ وہ مقدمات کے جلد از جلد حل کو یقینی بنائیں۔ ستیہ پرکاش نے مقدمات کو حل کرنے کے لیے سائٹ پر تحقیقات کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ دونوں فریقین کو سنجیدگی سے سن کر معیار کے حل کو یقینی بنایا جائے۔ سمپورن سمادھن دیوس کے دوران کل 108 درخواستیں موصول ہوئیں۔ جن میں سے 10 درخواستیں موقع پر نمٹا دی گئیں۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بقیہ درخواستوں کو متعلقہ محکمہ کے افسران کو منتقل کیا اور انہیں مقررہ مدت کے اندر معیار کے حل کو یقینی بنانے کی ہدایت کی۔ مزید برآں، نو مقدمات کے مناسب حل کو یقینی بنانے

کے لیے ایک ٹیم کو سائٹ پر معائنہ کرنے کے لیے بھیجنے کی بھی ہدایت کی گئی۔ اس موقع پر سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ خلیل آباد ہردے رام تیواری، تحصیلدار آنند اوجھا، نائب تحصیلدار ہریرام یادو کے علاوہ تحصیل سے متعلقہ افسران، ریونیو ملازمین اور اکاؤنٹنٹ موجود تھے۔

ادبی تنظیم شمع گروپ کے تحت "بزم محفلِ شمع"، شعری نشست کا انعقاد

امبیڈکر نگر: بنکر صنعتی علاقہ ٹانڈہ کی ادبی تنظیم شمع گروپ ٹانڈہ کے زیرِ اہتمام اتوار کی شب قاضی پورہ، ٹانڈہ میں "بزم محفلِ شمع" شعری نشست کا انعقاد کیا گیا، جس میں شعر و ادب کے شائقین نے شرکت کی۔ پروگرام محمد مظاہر کی کنوینر شپ اور کمیل احمد صدیقی کی صدارت میں انعقاد کیا گیا، جبکہ نظامت کے فرائض محمد شفیع نیشنل انٹر کالج ہنسور کے استاد محمد اسلم خان نے انجام دیے۔ محفل کا آغاز احمد سعید ٹانڈوی کی نعتِ پاک سے ہوا۔ کمیل احمد صدیقی نے کہا کہ شاعری انسانی جذبات کا خوبصورت ترین اظہار ہے اور نئی نسل کو اردو زبان و ادب سے جوڑنے کے لیے ایسے ادبی پروگراموں کا تسلسل نہایت ضروری ہے۔ استاد محمد اسلم خان نے کہا کہ اردو ادب اور شاعری ہماری مشترکہ تہذیبی و ثقافتی میراث ہیں۔ جب تک ادبی محفلیں اور مشاعرے آباد رہیں گے، انسانیت، تہذیب، بھائی چارے اور محبت کی شمع بھی روشن رہے گی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ادب معاشرے کو مثبت فکر اور باہمی احترام کا درس دیتا ہے۔ رضوان ٹانڈوی نے کہا کہ شعری نشست سے اردو زبان و ادب کو فروغ ملتا ہے۔ کنوینر محمد مظاہر نے تمام شعرائے کرام، نعت خواں اور سامعین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ سب کی پرخلوص شرکت نے اس ادبی محفل کو یادگار اور کامیاب بنا دیا۔ انہوں نے

آئندہ بھی اسی طرح کے معیاری ادبی پروگراموں کے انعقاد کے عزم کا اظہار کیا۔ شعراء کے چند منتخب اشعار قارئین نذر ہیں:

بات ہرگز بگڑ نہیں سکتی
جب دعا ماں کی مرے ساتھ میں ہو
مطلوب ٹانڈوی

مجھے پتہ ہے کہ ہاروں گا آج دل اپنا
انہیں ہی جلوہ دکھانے میں دیر لگتی ہے
انصاف ٹانڈوی

اکھڑ نہ جائیں کہیں صبر کے شجر بھی قمر
ہوائے ظلم کی رفتار بے تحاشہ ہے
قمر جیلانی ٹانڈوی

ان شعراء کے علاوہ سعید ٹانڈوی، کمیل ڈونڈوی، سونو ٹانڈوی، سراج انور ٹانڈوی، عالم ٹانڈوی، قدیر ٹانڈوی، رضوان ٹانڈوی، عرشی ٹانڈوی، ڈاکٹر شاداب، ڈاکٹر ظفر شبو، اعجاز ٹانڈوی، حاجی انعام اللہ، کمال چشتی ٹانڈوی، شاہد ٹانڈوی وغیرہ نے محفل میں شعرائے کرام اور نعت خواں نے بہترین کلام سے سامعین کو محظوظ کیا، جبکہ عمدہ اشعار پر حاضرین کی جانب سے داد و تحسین اور "واہ واہ" کی صدائیں دیر تک گونجتی رہیں، جس سے محفل کا ادبی رنگ مزید نکھر گیا۔

بزمِ لاریب کے تحت حافظ کرناٹکی نمبر "حصہ دوم" کی رسم رونمائی

لکھنؤ: بزم لاریب کے زیر اہتمام دفتر ماہنامہ لاریب، امین آباد لکھنؤ میں حافظ کرناٹکی نمبر (حصہ دوم) کی رسم اجراء و مشاعرہ کا انعقاد زیر صدارت کہنہ مشق شاعر مولانا دلاور حسین ندوی یقین فیض آبادی کیا گیا۔ نظامت کے فرائض عامر مختار نے انجام دئے جبکہ مہمانِ خصوصی کے طور پر اردو کے بے لوث خادم سید احمد فیصل رومی شریک محفل رہے۔ واصف رشید ایڈیٹر ماہنامہ لاریب نے شعراء کا استقبال کیا۔ تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز حافظ ابوہریرہ عثمانی نے کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے صدر محفل یقین فیض آبادی نے کہا حافظ کرناٹکی نے مختلف صنف پر طبع آزمائی کی ہے۔ ان کی مرتب کردہ کتابوں کی تعداد تقریباً ۱۳۶ ہے۔ کرناٹک میں اردو کی تحفظ و بقا کے لئے حافظ کرناٹکی نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ رحمت لکھنوی نے کہا ماہنامہ لاریب نے ادھر کچھ برسوں میں کئی اہم نمبر شائع کئے ہیں اس لئے واصف رشید مبارکباد کے مستحق ہیں۔ انھوں نے مزید کہا حافظ کرناٹکی نے بچوں کے ادب پر بھی خاطر خواہ توجہ دی اور ادب اطفال کے حوالے سے کافی متاثر کن نظمیں اور نثری تخلیقات کو سپرد قلم کیں جو رسائل و جرائد کی زینت بنتے رہتے ہیں۔ کنوینر پروگرام واصف رشید نے کہا اس سے قبل حافظ کرناٹکی نمبر ۲۰۱۵ء میں میرے والد مرحوم رشید قریشی نے نکالا تھا جس کو لوگوں نے بہت پسند کیا تھا۔ ان شعراء کے علاوہ یقین فیض آبادی، رحمت لکھنوی، عرفان لکھنوی، قمر سیتاپوری، آفتاب اثر ٹانڈوی، سلیم تابش، گوگل ہندوستانی، عامر مختار، عمر شریف مہوی، سیّد احمد فراز، فیض لکھنوی، ظفر قریشی، کاشف رشید، محمد خالد شانو قریشی، ہادیہ واصف، عاقل سمیع وغیرہ نے شرکت کی۔ آخر میں واصف رشید نے تمام حاضرین کا ان کی آمد پر شکریہ ادا کیا۔

کرناٹک میں اردو کی تحفظ و بقا کیلئے حافظ کرناٹکی نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں: یقین فیض آبادی

اٹلی کا ٹرمپ کے طنزیہ بیان پر ردعمل: 'لوگ آتے اور چلے جاتے ہیں'

اٹلی نے پیر کے روز اس ہفتے کے نیٹو سربراہی اجلاس سے قبل امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے وزیرِ اعظم جارجیا میلونی پر تازہ ترین سوشل میڈیا حملے پر تنقید کی ہے۔

ٹرمپ نے اتوار کے روز اپنے ٹرتھ سوشل پلیٹ فارم پر ایک تبدیل کردہ تصویر شائع کی جس میں میلونی انہیں پُر التفات نظروں سے دیکھ رہی ہیں۔ ساتھ یہ الفاظ درج تھے: 'حکمِ امتناعی چاہیے۔'

اطالوی وزیرِ دفاع گیڈو کروسیٹو نے نیوز چینل سکائی ٹی جی 24 کو بتایا، 'لوگ آتے اور چلے جاتے ہیں لیکن تعلقات کو برقرار رہنا چاہیے۔' وزیرِ خارجہ انتونیو تاجانی نے بھی کہا، ''مجھے یقین ہے کہ بحرِ اوقیانوس کے تعلقات انفرادی تبصروں سے بالاتر ہیں۔''

میلونی نے ذاتی طور پر کوئی جواب نہیں دیا۔ گذشتہ ماہ جی سیون سربراہی اجلاس کے بعد ٹرمپ نے میلونی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا تھا کہ ایک تصویر بنوانے کا موقع دینے کے لیے میلونی نے ان سے 'منت ساجت' کی تھی اور وہ صرف اس لیے راضی ہو گئے کیونکہ انہیں 'ان پر ترس آ گیا'۔ انہوں نے میلونی پر یہ بھی الزام لگایا کہ ایران کے خلاف امریکی کارروائی کی حمایت کرنے میں اٹلی کی ناکامی کے بعد اندرونی سیاسی وجوہات کی بنا پر انہوں نے واشنگٹن سے روابط درست کرنے کی کوشش کی۔ ''یہ مسلسل، بلا اشتعال حملے بے معنی ہیں،'' میلونی نے اس وقت کہا تھا۔

انہوں نے کہا، مقبولیت حاصل کرنے میں 'آپ کی دوست ہونے سے مجھے یقیناً کوئی مدد نہیں ملی'۔ نیز کہا: 'میرا مشورہ ہے کہ آپ اپنی مقبولیت پر توجہ دیں۔' انتہائی دائیں بازو کی رہنما میلونی نے خود کو ایک ایسی یورپی رہنما کا مقام دیا جو یورپ اور ٹرمپ کے درمیان ثالثی کرنے کے قابل تھا لیکن انہوں نے خود کو ٹرمپ سے خاصا دور کر دیا۔

بتیس ممالک کے اتحاد نیٹو کا اس ہفتے انقرہ میں اجلاس ہونے والا ہے جس سے قبل ٹرمپ یورپی رکن ممالک پر سخت تنقید کرتے رہے ہیں۔

ہم نے علی خامنہ ای کو قتل کیا، ہر طرح کے خطرے کا جواب دینے کے لیے تیار ہیں، اسرائیل کی زہر افشانی

تل ابیب: اسرائیلی وزیر دفاع یسرائیل کاٹز نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ علی خامنہ ای کو اسرائیل نے قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ علی خامنہ ای جن کی آخری رسومات اس وقت جاری ہیں انہیں اسرائیل نے اس لیے ہلاک کیا کیونکہ انہوں نے اسرائیل کو تباہ کرنے کے منصوبے کی قیادت کی تھی۔ کاٹز نے مزید کہا کہ ان کا ملک کسی بھی ایسے ایرانی کمانڈر کو ہلاک کرے گا جو اسرائیل کو تباہ کرنے کی منصوبہ بندی کرے گا۔ انہوں نے اشارہ دیا کہ اسرائیل دوبارہ اور کسی بھی وقت ہر طرح کے خطرے کا دفاع کرنے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ عسکری ادارہ مختلف حالات سے نمٹنے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔ بنجمن نیتن یاھو اور ڈونلڈ ٹرمپ کی قیادت میں ایران پر ہونے والے وسیع حملے کے بارے میں کاٹز نے کہا کہ اس کارروائی نے اسرائیل کو لاحق وجودی خطرات کو ختم کر دیا اور ایران کی صلاحیتوں کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ ایران میں مسلسل چوتھے روز علی خامنہ ای کی آخری رسومات کا سلسلہ جاری ہے۔ عوامی سطح پر بڑی شرکت دیکھی جا رہی ہے اور سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔ جمعہ کا دن سرکاری وفود کے لیے مختص کیا گیا تھا اور ہفتے کے روز سے عوام کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔

آگ کے شعلوں اور گرمی کی شدت کے درمیان غزہ کے تنور لقمہِ ہائے حلال کے حصول کے لیے میدانِ جنگ بن گئے

غزہ: غزہ میں آگ اب صرف کھانا تیار کرنے کا ذریعہ نہیں رہی، بلکہ ایک ایسا روزمرہ کا امتحان بن چکی ہے جس سے وہ مرد اور خواتین گزر رہے ہیں جنہیں بھوک اور محرومی نے انتہائی کٹھن حالات میں کام کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ یہاں تنوروں کی تپش اور گرم ترین موسم کی شدت آپس میں مل جاتی ہے اور روٹی کا ایک ٹکڑا طویل گھنٹوں کی تھکن اور دم گھٹنے والی مشقت کا ثمر بن جاتا ہے۔

فٹ پاتھوں اور بے گھر افراد کے کیمپوں کے درمیان نصب بوسیدہ خیموں میں کارکن صبح سویرے سے لے کر غروب آفتاب تک تنوروں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں۔ وہ دھویں، راکھ اور بلند درجہ حرارت کا سامنا صرف اس لیے کرتے ہیں تاکہ اتنی اجرت کما سکیں جو بمشکل ان کے اہل خانہ کے لیے ایک وقت کی روٹی کا انتظام کر سکے۔

جب لوگوں کے لیے گرم روٹی باہر نکلتی ہے، تو یہ کارکن اپنی کمر میں شدید درد، سانس لینے میں دشواری اور جنگ و مشقت سے نڈھال جسموں کے ساتھ اپنے خیموں میں لوٹتے ہیں۔ فلسطینی وزارت محنت کے اندازوں کے مطابق جنگ شروع ہونے کے بعد سے دسیوں ہزار خواتین اپنے خاندانوں کی کفیل بن چکی ہیں۔ اس صورتحال نے بہت سی خواتین کو ایسے مشکل پیشوں میں داخل ہونے پر مجبور کیا ہے جو انہوں نے پہلے کبھی نہیں کیے تھے، جن میں عوامی تنوروں (تندور) پر کام کرنا شامل ہے۔

گھریلو خاتون سے تندور کی مزدور تک

غزہ شہر کے مغرب میں ایک معمولی سے تندور کے اندر 52 سالہ ام احمد ابو مغصیب کا دن طلوعِ آفتاب سے کچھ دیر پہلے شروع ہوتا ہے۔ وہ دھویں سے سیاہ پڑے کپڑے پہنتی ہے اور کئی گھنٹے تندور کے دروازے کے سامنے بیٹھ کر روٹیاں پلٹتی ہے، جبکہ پسینے کے قطرے اس کے چہرے سے ٹپک رہے ہوتے ہیں۔ وہ مرکز اطلاعات فلسطین کو بتاتی ہیں کہ جنگ نے ان سے ان کا گھر اور سب کچھ چھین لیا ہے۔ اب بچوں کا پیٹ پالنے کے لیے اس کے پاس اس کام کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ "میں دن کے آخر میں اپنے جھلسے ہوئے ہاتھوں اور راکھ سے بھرے چہرے کے ساتھ واپس لوٹتی ہوں، لیکن جب میں اپنے بچوں کے لیے روٹی یا کچھ کھانا خریدتی ہوں تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میری تھکن رائیگاں نہیں گئی۔" وہ وضاحت کرتی ہیں کہ ان کی معمولی اجرت مشقت کے حجم کے لحاظ سے بہت کم ہے، لیکن کام کے مواقع نہ ہونے اور اشیائے خوردونوش کی بلند قیمتوں کے پیشِ نظر ان کے پاس کوئی اور انتخاب نہیں ہے۔

دھواں صحت کو نگل رہا ہے

ام احمد کی مشکلات صرف جسمانی تھکن تک محدود نہیں رہیں، بلکہ مہینوں کے گذرنے کے ساتھ ساتھ ان کی صحت بھی گرتی جا رہی ہے۔ وہ مسلسل اٹھنے والے دھوئیں کی وجہ سے دمہ اور سانس کے دوروں کا شکار ہیں، اس کے علاوہ طویل گھنٹوں تک کھڑے رہنے سے کمر اور جوڑوں کے دائمی درد میں مبتلا ہیں۔

وہ کہتی ہیں کہ "بعض اوقات میں خیمے میں پہنچ کر پانی کی قلت کے باعث اپنا چہرہ بھی نہیں دھو سکتی، میں اپنے کپڑوں سمیت سو جاتی ہوں اور میرے جسم سے دھوئیں کی بو آتی رہتی ہے۔"

وہ بتاتی ہیں کہ ان کے بچے بھی کبھی کبھار کام میں ان کی مدد کرتے ہیں، لیکن اب وہ خود بھی جلد کی بیماریوں اور مسلسل تھکن کا شکار ہونے لگے ہیں۔

دگنی گرمی اور محدود اجرت

چند میٹر دور 28 سالہ خالد المصری ایک اور تنور کے سامنے کھڑے صبح سے شام تک اپنا کام جاری رکھتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ خیمے کے اندر کام کرنا آگ کے بیچوں بیچ کھڑے ہونے کے مترادف ہے، جہاں تنور کی تپش سورج کی گرمی سے مل کر سانس لینا انتہائی دشوار بنا دیتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "میں شدید سردرد کے ساتھ خیمے میں واپس لوٹتا ہوں، اکثر دن میں صرف ایک وقت کھانا کھاتا ہوں، لیکن کیا کروں؟ پورا خاندان میرا منتظر ہے کہ میں انہیں کھانا مہیا کروں۔" وہ اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ انہیں تکلیف تھکن سے نہیں، بلکہ اس احساس سے ہوتی ہے کہ وہ طویل گھنٹوں کی محنت کے باوجود اپنے خاندان کی بنیادی ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہیں۔

خاندان کا بوجھ اٹھاتی خواتین

ان کی اہلیہ ثمر کہتی ہیں کہ وہ بیماری کے باوجود آٹا گوندھنے اور گاہکوں کو سنبھالنے میں اپنے شوہر کا ساتھ دیتی ہیں۔ وہ بتاتی ہیں کہ ان کا دن پانی حاصل کرنے کی کوشش سے شروع ہوتا ہے، پھر وہ طویل گھنٹے کام میں گزارتی ہیں، جس کے بعد وہ ان بچوں کے پاس واپس لوٹتی ہیں جنہیں مسلسل مصروفیت کے باعث ان کی توجہ نہیں مل پاتی۔

وہ کہتی ہیں کہ "جنگ نے سب کچھ بدل دیا ہے، اب ہمارے پاس نہ اپنے لیے وقت ہے اور نہ ہی اپنی صحت کا خیال رکھنے کا موقع۔" وہ بتاتی ہیں کہ گرمی اور دھوئیں کے مسلسل اثر سے ان کے بال اور جلد بری طرح متاثر ہوئے ہیں، جبکہ نہانے کے لیے پانی کا حصول اب ایک ایسی عیاشی بن چکا ہے جو شاذ و نادر ہی میسر ہوتی ہے۔

زندگی کی یادیں جو مکمل بدل گئیں

35 سالہ ریم النجار کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ اپنا دن لکڑیوں سے جلنے والے تندور کے سامنے گزاریں گی۔ وہ بتاتی ہیں کہ جنگ سے پہلے وہ اپنے خاندان کی مدد کے لیے ایک چھوٹا سا منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی تھیں، لیکن گھر کی تباہی نے انہیں زندہ رہنے کے لیے کسی بھی ذرائع کی تلاش پر مجبور کر دیا۔

وہ بتاتی ہیں "کبھی کبھی میں ایسی روٹیاں پکاتی ہوں جو میں اپنی بیٹیوں کے لیے خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتی، تو مجھے بہت دکھ ہوتا ہے، لیکن میں خود کو یہ تسلی دیتی ہوں کہ صبر ہی واحد راستہ ہے۔" وہ اپنی نظر کی کمزوری، سینے کے درد اور جلد پر خارش جیسی بیماریوں کا ذکر کرتی ہیں جن کا علاج ادویات کے باوجود ممکن نہیں ہو پا رہا کیونکہ وہ روزانہ کام پر جانے پر مجبور ہیں۔

لقمہِ حلال، تھکن سے زیادہ طاقتور

صحت کے خطرات اور نفسیاتی دباؤ کے باوجود تندور کے یہ کارکن اپنے اہل خانہ کی بھوک مٹانے کے جذبے سے کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ غزہ میں تندور اب صرف روٹی بنانے کی جگہ نہیں رہے، بلکہ یہ ان لوگوں کی کہانیوں کے گواہ بن چکے ہیں جنہیں جنگ نے ہر روز آگ کا سامنا کرنے پر مجبور کیا ہے، تاکہ ان کے خیموں میں زندگی کی شمع نہ بجھے۔ موسم گرما کی تپش اور تنوروں کے شعلوں کے درمیان یہ لوگ لقمہِ حلال کے حصول کا سفر جاری رکھے ہوئے ہیں، اس یقین کے ساتھ کہ صبر اب کوئی نعرہ نہیں رہا، بلکہ روٹی کا وہ ٹکڑا بن چکا ہے جسے ہر روز آگ کے بیچ سے چھینا جاتا ہے۔

قابض اسرائیل غزہ کو جبری نقل مکانی کے لیے 'نسل کشی کے مرکز' میں تبدیل کر رہا ہے: یورو-میڈ

یورو-میڈیٹیرین مانیٹر برائے انسانی حقوق نے خبردار کیا ہے کہ قابض اسرائیلی حکام غزہ کی پٹی کو ایک ایسی 'نسل کشی کی جیل' میں تبدیل کر رہے ہیں، جس کی سنگینی اور شدت مشہور 'سربیرینیتسا' کیمپ سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ مانیٹر نے اس بات پر زور دیا کہ یہ منظم تنہائی دراصل آبادی کو بے دخل کرنے اور 'رضاکارانہ انخلاء' کے گمراہ کن نام تلے زبردستی نقل مکانی کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے حالات سازگار بنانے کی ایک کوشش ہے۔ پیر کے روز جاری کردہ ایک بیان میں مانیٹر نے واضح کیا کہ قابض فوج غزہ کے جغرافیے کو عسکری طور پر دوبارہ ترتیب دے رہی ہے، جس کے تحت اس نے پٹی کے کل رقبے کے 65 فیصد حصے پر براہ راست قبضہ کر لیا ہے اور اسے زبردستی اندرونی طور پر الگ تھلگ کر دیا ہے۔ مانیٹر کے مطابق، یہ اقدام قوتِ بازو کے زور پر جاری 'غیر قانونی الحاق' کے مترادف ہے۔

حقوقی رپورٹ میں حیران کن اعداد و شمار کا انکشاف کیا گیا ہے، جو فلسطینیوں پر مسلط کردہ انسانی ہجوم کی سنگینی کو ظاہر کرتے ہیں۔ 21 لاکھ فلسطینیوں کے لیے باقی ماندہ جگہ صرف 128 مربع کلومیٹر تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ یہ آبادی کا دباؤ بوسنیا جنگ کے دوران 'سربیرینیتسا' کیمپ میں مشہور قتلِ عام سے قبل کی آبادی کے مقابلے میں 60 گنا زیادہ ہے۔

یورو-میڈیٹیرین مانیٹر نے قابض اسرائیل کی جانب سے عسکری کنٹرول کو 70 فیصد تک بڑھانے کی کوششوں پر خبردار کیا ہے، جس کے نتیجے میں آبادی 109 مربع کلومیٹر سے بھی کم علاقے میں سمٹ جائے گی۔ بیان کے مطابق اس صورت میں آبادی کا ارتکاز 300,19 افراد فی مربع کلومیٹر تک پہنچ جائے گا، جو کہ تاریخ میں سب سے زیادہ ہے۔

مانیٹر نے اس بات پر زور دیا کہ شہریوں کے لیے نظریاتی طور پر باقی ماندہ مقامات کو جان بوجھ کر ناقابلِ رہائش بنا دیا گیا ہے، جس کی وجہ انفراسٹرکچر کی منظم اور شدید تباہی اور لاکھوں ٹن ملبے کا ڈھیر ہے۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ غزہ کی پٹی کی اکثریت فی الحال پرانے خیموں یا گرنے کے قریب عمارتوں میں رہ رہی ہے، جبکہ انہیں ملبے کے گرنے، وبائی امراض اور بیماریوں کے مسلسل خطرات کا سامنا ہے۔

یورو-میڈیٹیرین مانیٹر نے اس تباہ کن حقیقت کو شہریوں کے لیے "جسمانی ہلاکت یا بے دخلی" کے درمیان ایک کٹھن مساوات قرار دیا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ زبردستی نقل مکانی کی پالیسیاں نوآبادیاتی تسلط کا تسلسل ہیں، جبکہ اسرائیل اس جرم کو بین الاقوامی سطح پر بیچنے اور اسے ایک حقیقت کے طور پر مسلط کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

مانیٹر نے عالمی برادری اور اقوام متحدہ کے اداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ انخلاء کے منصوبوں کو قطعی طور پر مسترد کرنے کے لیے سخت اور فوری موقف اپنائیں اور موجودہ دباؤ اور حالات کے تحت شہریوں کی کسی بھی نقل مکانی کو "جبری جلاوطنی" کا مکمل جرم قرار دیں۔

مانیٹر نے تمام ممالک پر زور دیا کہ وہ اسرائیل پر فوری اقتصادی اور عسکری پابندیاں عائد کریں اور اسے ہتھیاروں اور عسکری ٹیکنالوجی کی فراہمی پر مکمل پابندی لگائیں۔

اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کا ڈاکٹر حسام ابوصفیہ کی فوری رہائی کا مطالبہ

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل نے پیر کے روز اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ شمالی غزہ کی پٹی میں کمال عدوان ہسپتال کے ڈائریکٹر، فلسطینی ڈاکٹر حسام ابوصفیہ کو فوری طور پر رہا کرے۔ کونسل نے ان کی آزادی کو سلب کرنے کو "غیر قانونی اور ظالمانہ" قرار دیا ہے۔ کونسل نے اپنے بیان میں واضح کیا کہ ڈاکٹر حسام ابوصفیہ کی اسرائیلی قید "انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے اور دیگر اہم حقوقی معاہدوں کی متعدد شقوں کی خلاف ورزی ہے۔" کونسل نے اسرائیل کی جانب سے وسیع پیمانے پر اور منظم طریقے سے غیر قانونی قید کے استعمال کے امکان پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ 'ڈاکٹرز فار ہیومن رائٹس' نامی تنظیم نے ہفتے کے روز ڈاکٹر ابوصفیہ کی صحت میں خطرناک بگاڑ کے بارے میں خبردار کیا تھا، جو انہیں رملہ شہر کی نیتسان جیل کے 'رکیت' سیکشن میں منتقل کیے جانے کے بعد سامنے آیا۔ تنظیم نے بتایا کہ ان کے وکیل ناصر عودہ نے دو جولائی کو ڈاکٹر سے ملاقات کے دوران ان کے جسم پر شدید چوٹوں کے نشانات، سانس لینے میں دشواری اور بار بار بیہوش ہونے کی تصدیق کی ہے۔ تنظیم نے وکیل کے حوالے سے مزید کہا کہ ڈاکٹر ابوصفیہ کو ملاقات کے لیے ہاتھ پاؤں بندھی حالت میں لایا گیا تھا، اور ان کے اردگرد نقاب پوش جیل اہلکاروں کا پہرہ تھا۔ ان کے سر، آنکھوں کے اردگرد، کانوں اور گردن پر تازہ اور گہری چوٹوں اور زخموں کے نشانات اتنے واضح تھے کہ ان کے وکیل کو انہیں پہچاننے میں مشکل پیش آئی۔ اسی تناظر میں، اسرائیلی سپریم کورٹ نے اتوار کے روز قابض حکومت کو منگل 7 جولائی سنہ 2026ء تک ڈاکٹر ابوصفیہ کی صحت کی صورتحال ظاہر کرنے کی مہلت دی ہے۔ عدالت نے حکومت کو پابند کیا ہے کہ وہ 'ڈاکٹرز فار ہیومن رائٹس' کی جانب سے غزہ کے 14 فلسطینی ڈاکٹروں، جنہیں قابض حکام نے بغیر کسی الزام یا مقدمے کے قید کر رکھا ہے، کی رہائی کے لیے دائر کردہ درخواست پر اپنا جواب جمع کرائے۔ عدالت نے مطالبہ کیا کہ جواب میں ڈاکٹر ابوصفیہ کی زندگی سے متعلق 'سنگین الزامات' پر حکومت کا موقف بھی شامل ہو۔

برطانیہ: خاتون نے تقریباً 8 لاکھ امریکی ڈالر بلیوں کی فلاحی تنظیم کو عطیہ کر دیے

لندن: ایک برطانوی خاتون نے 6 لاکھ پاؤنڈ (8 لاکھ امریکی ڈالر) کی خطیر رقم اپنے بچوں اور پوتوں پوتیوں کو دینے کے بجائے بلیوں کی پناہ گاہ کو عطیہ کر دی ہے۔ انہوں نے اس رقم کو اپنی وفات تک اپنے پاس رکھنے سے بھی گریز کیا جس سے ان کے ورثاء مستفید ہو سکتے تھے۔

برطانوی اخبار 'میٹرو' کی رپورٹ کے مطابق لندن کے قریب سرے کاؤنٹی کی 44 سالہ پریا نے بتایا کہ ان کی ساس نے اپنی 6 لاکھ پاؤنڈ کی کل پونجی بلیوں کی فلاحی تنظیم کے نام کر دی ہے۔

پریا کا کہنا ہے کہ وہ پچھلے چھ سالوں سے اپنی ساس کو اپنے گھر میں رکھے ہوئے ہیں اور اب وہ اس بات پر شدید غصے میں ہیں کہ یہ دولت خاندان کے بجائے بلیوں کی تنظیم کو جائے گی۔ پریا نے اس معاملے پر قانونی چارہ جوئی کے امکانات جاننے کے لیے کنزیومر رائٹس ایڈوکیٹ سارہ ڈیوڈسن سے مدد طلب کی ہے۔

پریا کے مطابق وہ اور ان کے شوہر کل وقتی ملازمت کرتے ہیں اور ان کی مشترکہ سالانہ آمدنی 2 لاکھ پاؤنڈ سے کچھ زائد ہے۔ ان کے دو بچے پرائیویٹ اسکول میں پڑھتے ہیں اور ان پر ایک بڑا رہائشی قرضہ بھی ہے، لیکن وہ ایک آرام دہ زندگی گزار رہے ہیں۔

پریا نے بتایا کہ ان کی ساس نے جو مفت میں ان کے گھر کے ایک ملحقہ حصے میں رہتی ہیں، انہیں بتایا کہ وہ اپنی تمام دولت بلیوں کی پناہ گاہ کو دے دیں گی کیونکہ وہ نجی تعلیم کی حامی نہیں ہیں اور سمجھتی ہیں کہ ان کے بیٹے اور بہو اتنے امیر ہیں کہ انہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ پریا کا کہنا ہے کہ "مجھے شدید غصہ ہے، ہم نے چھ سال تک انہیں اپنے ساتھ رکھا، ان کے بلوں کی ادائیگی کی اور انہیں طبی معائنوں کے لیے لے کر گئے۔ کیا ان پر اخلاقی ذمہ داری نہیں کہ وہ اپنے پوتے پوتیوں کے لیے کچھ چھوڑ کر جائیں؟ کیا اس معاملے کو چیلنج کرنے کا کوئی قانونی راستہ ہے؟"

برطانیہ میں کنزیومر رائٹس کی ماہر سارہ ڈیوڈسن کا کہنا ہے کہ "انگلش قانون کے تحت ہر شخص کو 'وصیت کی آزادی' حاصل ہے، جس کے تحت ذہنی طور پر صحت مند شخص اپنی جائیداد جس کے چاہے نام کر سکتا ہے۔ وہ اپنی دولت بلیوں کی پناہ گاہ، کسی سیاسی جماعت یا بس میں ملنے والے کسی اجنبی کو بھی دے سکتا ہے، وہ اپنے بچوں یا پوتوں پوتیوں کو ایک پیسا دینے کا بھی پابند نہیں ہے۔"

ڈیوڈسن نے نشاندہی کی کہ وصیت کو چیلنج کرنے کی ایک قانونی گنجائش موجود ہے، جہاں قانونِ میراث مخصوص افراد کو اس صورت میں وصیت کو چیلنج کرنے کی اجازت دیتا ہے اگر وہ انہیں "معقول مالی سہولت" فراہم نہ کرتی ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ "شریکِ حیات، بچے اور وہ لوگ جو مالی طور پر متوفی پر انحصار کرتے تھے، اس حوالے سے مقدمہ دائر کر سکتے ہیں۔ عدالتیں اس قانون کا استعمال وصیت کو محض اس لیے تبدیل کرنے کے لیے نہیں کرتیں کہ وہ غیر منصفانہ محسوس ہوتی ہے ... آتا ہے، بلکہ عدالتیں یہ اقدام صرف اس صورت میں کرتی ہیں جب کسی کو حقیقی مالی مشکلات یا تنگ دستی سے بچانا ہو۔"

غزہ کے قبائلی اتحاد کا 'نیشنل کمیٹی برائے انتظام غزہ' کو کام شروع کرنے کے لیے بااختیار بنانے کا مطالبہ

غزہ: فلسطینی قبائل، عشائر اور خاندانوں کے قومی اتحاد کے سربراہ علاء الدین العکلوک نے مطالبہ کیا ہے کہ 'نیشنل کمیٹی برائے انتظام غزہ' کو فوری طور پر غزہ میں اپنے کام کا آغاز کرنے کے لیے بااختیار بنایا جائے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ سرکاری ایمرجنسی کمیٹی کے تحلیل ہونے کے بعد اب اس میں تاخیر کی "کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔" العکلوک کے یہ بیانات سرکاری ورکنگ کمیٹی کے استعفے کے اعلان اور 'نیشنل کمیٹی برائے انتظام غزہ' کو انتظامی ذمہ داریاں منتقل کرنے کی تیاریوں کی تکمیل کے بعد سامنے آئے ہیں۔ یہ کمیٹی 'کونسل برائے امن' سے نکلی ہے اور فی الحال مصری دارالحکومت قاہرہ میں موجود ہے۔ غزہ کی پٹی کے وسطی علاقے دیر البلح میں شہداء الاقصیٰ ہسپتال کے باہر پریس کانفرنس کے دوران العکلوک نے کہا کہ "انتظامی منتقلی کی راہ میں حائل جن رکاوٹوں کا ذکر کیا جاتا تھا، وہ اب ختم ہو چکی ہیں"، اور انہوں نے اناد ولو ایجنسی کے مطابق، کمیٹی کو جلد از جلد اپنے فرائض سنبھالنے کے لیے بااختیار بنانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ اتحاد نے کمیٹی کے قیام کے وقت سے ہی اس کی مکمل حمایت کا اعلان کیا تھا اور وہ اس کے کام کو کامیاب بنانے اور غزہ میں فلسطینیوں کی خدمت کے لیے ہر ممکن تعاون کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ اتحاد کو ذمہ داریوں کی منتقلی کے عمل کی تفصیلات کے اعلان کے لیے خصوصی کانفرنس کا انتظار ہے، اور امید ظاہر کی کہ کمیٹی فوری اور براہ راست اپنا کام شروع کر دے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت نے ذمہ داریاں سونپ کر قبائل اور فلسطینی دھڑوں کو یہ "تحفہ" دیا ہے، اور اس اقدام کے بعد ان فریقوں کے پاس کوئی جواز باقی نہیں رہا جو انتظام کی منتقلی میں رکاوٹوں کا دعویٰ کرتے تھے۔ العکلوک نے اس بات پر زور دیا کہ نیشنل کمیٹی کو اپنے فرائض سنبھالنے کے لیے بااختیار بنایا جائے تاکہ غزہ میں فلسطینیوں کی تکالیف کو کم کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ "عوام نے بہت کچھ برداشت کیا ہے، اب ایک ایسے نئے مرحلے کے آغاز کا وقت آ گیا ہے جو ان کے حالات کو بہتر بنانے میں معاون ہو۔"

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔ میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔